عنوان	دیدارِ محبوب
لکھاری	سائرہ رمضان
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، "آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

دیدارِ محبوب

سائرہ رمضان کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

خلاصہ :

یہ افسانہ۔۔۔، حقیقت۔۔۔۔۔یا کہانی ہے

جس میں آخر محبوب کی ہی مانی ہے

دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں کو جو دھڑکے دل

اجالے میں وہ آئی، ہاتھ میں اس کے پانی ہے

ہو معاملہ عشق کا اور کوئی دشمن نہ ہو

یہ تو سراسر محبت میں۔۔۔۔۔بے ایمانی ہے

تم لائق نہیں ہو جاناں میری محبت کے قابل

یہ بات جو پھیلائی کسی دشمن کی بدگمانی ہے

عاشق جو تڑپ جائے دیدارِ محبوب کو

حیرت ہے پھر بھی ملنے کی ہی ٹھانی ہے

اس میں ذکر ہے ایک قدیم زمانے میں بسنے والے محبت سے بھرے ملک کی۔

جس کے ہر فرد کو دوسرے کے ساتھ الگ ہی ہمدردی اور لگاؤ تھا۔اور ان سب کا کریڈٹ

ان کے رحمدل بادشاہ کو دیا جاتا ہے۔

جو اپنی سلطنت میں کسی قسم کی برائی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ مگر وہ کہتے ہیں نا کہ اللہ

اپنے پیاروں سے ہی امتحان لیتا ہے۔ پھر وہ چاہے کسی بھی صورت میں لیں۔ مگر اس میں

انسان کے لیئے کوئی نہ کوئی بہتری ضرور ہوتی ہے۔

اگر ہم اس کا ذکر کرے تو اس میں نفرت سے محبت کا سفر نہیں۔۔۔۔ بلکہ محبت سے

نفرت تک کا سفر ہے۔ جس میں پیار بھی ہے اور جنگ بھی،، خوشی بھی اور غم بھی

،،، جیت بھی اور ہار بھی،،،،،،

جس میں دو جسم محبت کے راستے پر چلتے تو ہیں۔ مگر بغیر کسی شناخت کے،،،، منزل کی فکر

کیئے بغیر۔

اب یہ تو وقت ہی بتاتا کہ ان کی زندگی کونسی مشکلات کی منتظر ہے۔

بہار کے موسم میں پھولوں نے ہر طرف اپنے چرچے کئے ہوئے تھے۔ان کی خوشبو ہر طرف آوارہ گردی کر رہی تھی۔ جگمگ کرتی روشنائی سے سارا چمن مہک اٹھا تھا۔ جیسے برسوں بعد کسی چاند نہ نکلنا ہو۔ محفل سجی ہوئی تھی ہر طرف عوام کی بھیڑ تھی۔شاید کوئی خوشی کا موقع تھا جو سارے لوگ ہی پرجوش نظر آرہے تھے۔ہاں ! یہ تو ملکِ خزانستان ہے۔دنیا کے امیر ممالک میں سے اہم ترین۔ یہاں کے بادشاہ کی صاحبزادی کی تشریف آوری کا دن تھا۔مطلب کے آج کے دن وہ اس فانی دنیا میں آئی تھی جس کا یہ لوگ جشن منارہے تھے۔ جس پر بادشاہ سلامت نے محل میں سب کو اس دن کے جشن کی دعوت دی ہے۔ خزانستان کے بادشاہ حسان کی اکلوتی صاحبزادی ہے۔ جس پر بادشاہ حسان کی زندگی بستی ہے۔ خوشی کے موقع میں سب کو شریک کرنا حسان صاحب اپنا فرئضہ سمجھتے تھے۔اسی لیے خاص اس دن پے غریبوں کو دل کھول کے تحائف دیتے۔ یہ آج کے دن پہلی بر نہیں ہوا تھا حسان اپنی شہزادی کی پیدائش کا دن ہر سال ایسے ہی مناتا تھا۔یہی وجہ

تھی کہ عوام کو بڑی بے صبری سے اس لمحے کا انتظار تھا جو کے آن پہنچا تھا۔ سفید ملائی جیسی رنگت، ہلکی بھوری آنکھیں، کمر سے نیچے تک جاتے ہوئے بال جو کے مہندی لگانے کی وجہ سے اُن کی رنگت لال ہو چکی تھی۔ ذہانت اور بہادری میں لاجواب، مگر اُن کی صحت دیکھ کر کوئی اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتا کہ وہ بہادری جیسی صفات کی مالک ہو گی۔ اور وہ اپنے حسن سے زیادہ اپنی صحت کی دیوانی اپنے ہی کمزور پن سے محبت، موٹے ہونے سے سخت چڑچڑاہٹ۔ نازک کلائیاں ہمیشہ اس کے ہم رنگ جوڑے سے ملی ہوئی چوڑیوں سے مزین، اس میں کوئی شک نہیں وہ اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہو نگی۔

عائیزل !... تم یہاں کیا کر رہی ہو کیا تم نہیں جانتی تمہیں اس وقت کہاں ہونا چاہیئے اور تم نے کیا حال بنایا ہوا ہے اپنا طبیعت ٹھیک ہے تمہاری ؟؟۔۔۔ شہزادی عائیزل محل کے باغیچے میں چل پھر رہی تھی جب وہاں زینت بیگم نے اُن کو مایوس کھڑا پایا تو اُن کے پاس چلی آئی۔ نہیں ماں بیگم آپ دیکھیے ناں سب لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اتنے لوگ اوپر سے ڈھول نگاروں کا شور،، مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے محل میں کہیں بھی سکون نہیں مل رہا مجھے، میں ایسا کرتی ہو باہر چلی جاتی ہو آپ ابا حضور کو بتا دیجئے گا۔ جب حالت ٹھیک

ہو جائے گی میں آ جاؤں گی واپس۔۔عائیزل ماں بیگم کو کہتے وہاں سے جانے کے لئے مڑی۔ کیا ہو گیا آپ کو عائیزل آپ کے لیے ہی دعوت رکھی ہے اور آپ ایسی حرکتیں کرے گی اب جا کر کمرے میں تھوڑا آرام کریں۔میں آپ کے لیے قہوہ بنوا کے بھجواتی ہو ۔ جشن میں ذرا سا وقت ہے آپ تھوڑی دیر بعد تیار ہو کے اس جایئے گا۔۔ماں بیگم نے اس کی گرل سہلاتے ہوئے اُسے پیار سے سمجھایا۔ کرو گی نہ ایسا مانو گی میری بات۔

عائیزل کے چپ رہنے پر دوبارہ پوچھنا چاہا۔

عائیزل اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے چلی گی۔

تیز تیز قدموں کے ساتھ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں آئی کھڑکی کے پاس پڑی میز کے پاس کرسی کھینچ کے بیٹھ گئی۔ کچھ دیر ایسے بیٹھے رہنے کے بعد اس کے ساتھ پڑی چھوٹی سی سندوچکی میں سے ایک کتاب اور قلم لیا۔ کافی دیر وہ کتاب کے صفحے اِدھر سے اُدھر پلٹتی رہی۔ آنکھیں نم ہوتی جا رہی تھی شاید ان بھوری آنکھوں میں سے آبشار بہنے کا لیے تیار تھے۔

ائزل کتاب کا معائنہ کر رہی تھی جب اس کے کانوں میں کچھ گونجنے کی آواز آئی۔شور سے بھرے صحن سے آتی یہ آواز اُسے اپنی طرف متوجہ کر گئی تھی۔ائیزل نے کھڑکی کا دروازہ کھولا اور باہر کا نظارہ دیکھا۔ایک دم تو وہ خود بھی حیران ہو گئی اور منجمد ہو کر سارے محل میں نظرے دوڑائی۔ مگر وہ آواز اس شور میں گم ہو چکی تھی۔وہ سر جھٹک کر دوبارہ بیٹھ گئی۔

)مجھے آج تک اُن سے شکایات ہی رہی ہے وہ مجھے سمجھ کیوں نہیں سکتے۔کیا وہ کبھی نہیں سوچے گے کہ مجھے کیا چاہیئے؟ کہ میں کس چیز کی خواہش مند ہوں۔نہیں مجھے نہیں لگتا وہ کبھی سمجھ گے اُن کے لئے اُن کی عزت، شہرت، یہ محل ہے بس! نہیں وہ نہیں سمجھے گی مجھے کبھی نہیں۔انہوں نے مجھے سب دیا ہے مگر ناں ہونے کے برابر

میں اتنے بڑے محل میں رہ کر کوئی شہزادی نہیں لگتی قیدی لگتی ہو میں بس ایک قیدی جو جیئے بھی یہیں اور مر بھی یہی جائے اس کو اس قید خانے سے نکلنے پر پابندی ہے۔میں مانتی ہو وہ بادشاہ ہے پر وہ کیوں بھول جاتے ہے کے وہ ایک باپ بھی ہے اُن کو کیوں یاد

نہیں رہتا وہ میرے ابا حضور ہیں !اُن کے لیئے دکھاوا کرنا ضروری ہے وہ کبھی نہیں سمجھے گے)۔۔۔۔۔۔۔

آنکھوں میں سے نکلتے موتی سرخ گال تک پہنچ چکے تھے۔کتاب پر چلتا قلم رک چکا تھا۔میز پے سر رکھے اس آنکھوں میں سے نکلنے والے موتی گہرے سمندر کی طرح بہنے لگے تھے۔

ائزال اس کتاب پر ہر اس دن کا واقعہ لکھتی تھی جس سے وہ اُداس ہوتی۔وہ ابھی اپنی سوچوں میں گم تھی جب اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

دروازے پر مسلسل دستک ہو رہی تھی مگر ائیزل بت بنی بیٹھی تھی دروازے پر موجود شخص کو مجبوراً اندر آنا پڑا۔اس نے پیچھے سے آتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت سے آئیزل کی آنکھیں ڈھاپ لی۔وہ ایک دم چونکی مگر ہاتھوں کے لمس کو محسوس کرکی ہونٹوں پے مسکراہٹ بکھری۔

عشاء۔۔۔تم۔۔۔۔یہاں۔۔۔کب آئی۔۔۔۔ائیزے نے اس کے ہاتھوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے اپنا رخ اس کی جانب کیا اور خوشی میں لوٹ پھوٹ ہوتے ہوئے اس گلے جا لگی۔

آج آپ کا جنم دن ہے شہزادی ائیزل آپ کیسے بھول گئی کے میں اس دن پر آپ کے ساتھ نہیں ہو نگی کمال کرتی ہے آپ بھی۔ مجھے لگا تم میرا انتظار کر رہی ہو نگی مگر تم تو یہاں ۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ کیا آنکھوں سُرخ کیوں کی ہوئی ہے کیا آپ روئی ہے؟؟۔۔۔عشاء نے ائیزے کی آنکھوں کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا!!!! نہیں عشاء میں۔۔۔۔میں کیوں روئی بھلا وہ تو بس ہوا کی نمی کی وجہ سے آنکھوں میں پانی آگیا۔۔۔ائیزے اپنی صفائی پیش کر رہی تھی جب عشاء کی نظر کتاب پر پڑی تو اس کے چہرے کا تاثرات بدلے۔اچھا تو یہ بات ہے آپ پھر سے اس کتاب میں گھس کے بیٹھی ہے آپ سے کتنی بار کہا ہے اس سے دور رہا کرے مگر آپ تو سنتی ہی نہیں ہے۔عشاء نے اس کی کتاب اٹھا کر واپس اس کی جگہ پر رکھ دی اور آئیزے کو وہاں سے اٹھا کے بیڈ تک لے آئی۔

عشاء شہزادی کی بہت اچھی سہیلی ہے جو دور کی رشتے دار میں بھی شمار ہوتی ہے۔ خزانستان کے شمالی جانب بسی سلطنت میں رہنے والی ہونہار لڑکی عشاء۔اِس سلطنت پر ایک مافیا بادشاہ کی حکومت چل رہی تھی جو اپنی ملک کے باشندوں سے اسلحہ بارود کا کام کرواتا تھا ۔جس سے عشاء بے خبر رہتی تھی۔اسے اس سلطنت میں ایک شہزادی کی حیثیت حاصل

تھی۔مافیا بادشاہ رشتے میں عشاء کا ماموں تھا۔ماں باپ کے بغیر وہ اس سلطنت میں ایک شہزادی کی حیثیت سے پلتی رہی تھی۔

ائیزل !

آج کے دن بھی اُداس ہو، یا پھر مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی اگر ایسی بات ہے تو مجھے پہلے ہی بتا دیتی میں نا آتی۔ عشاء نے میں بصورتِ بناتے ہوئے کہا۔کیا تم پاگل ہو یا جان بوجھ کے ایسی باتیں کرتی ہو پاگل لڑکی،،،اور انجان کیوں بن رہی ہو کیا تم نہیں جانتی کے میں کس سے تنگ ہو اور کیوں ؟؟ اپنے دائیں ہاتھ کے پست سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے ائیزے نے عشاء کو بغور دیکھا۔جانتی ہو مگر کیا تم اب ایسی اُداس بیٹھو گی نہیں نا چلو اٹھو باہر چلے سارے مہمان آ چکے ہیں۔ کیا مسئلہ ہے عشاء میں نہیں جانا چاہتی یہ سب دیکھتے ہی مجھے رونا آ جاتا ہے میرا دل کرتا ہے میں بس روتی رہوں۔اور سب کو بتاؤں کہ خوشیاں دولت سے کبھی نہیں ملتی،خوابوں کو پورا کرنے کے لیئے دولت کبھی ضروری نہیں ہوتی،ہر مصیبت سے چھٹکارا پانے کا لیئے کچھ لوگوں کا ساتھ اور دعائے ضروری ہوتی ہے بس۔!! مگر دولت نہیں۔۔۔

ائیزل حسرتِ دل میں ہی عشاء کو بتا رہی تھی۔۔ائیزے کو کہ شہزادی آئیزل تھی دولت جیسی ہر چیز اس کہ پاس تھی تو اس کے لیے یہ کہنا شاید آسان تھا۔ مگر اس دور میں ایسا نہیں ہے زندگی جینے کہ لیے انسان کا تعلق صرف معاشیات سے ہوتا ہے اور معاشی نظام کو چلانے کے لیئے دولت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ معاشیات کا اصل عنصر دولت پر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر انسان دولت کو صحیح معنوں میں استعمال کریں۔ تو وہ کبھی بھی غلط زمرے میں نہیں جائے گا وہ کبھی لالچ کا دائرے میں نہیں اے گا اور ایسا شاید کہیں ممکن ہو"۔ ضرورت سے زیادہ پیار اور دولت انسان کو اندھا بنا دیتی ہیں"۔

یہ دو چیزے انسان کو جتنی مل جائے ان کی حسرتِ مزید بڑھتی چلی جاتی ہے جو کہ آنے والوں نسلوں میں بربادی کا سبب بھی بن چکی ہے۔

نہیں، ائیزے ایسا نہیں ہے انسان ہر محنت کا کام دولت کہ لیے ہی کرتا ہے جس سے ثابت ہے کہ زندگی جینے کے لیے ہے بھی ضروری ہے۔ عشاء نے ائیزے کے غلط تجربے پر بیان دیا۔

وہ تمہاری بات ٹھیک ہے عشاء مگر میرے ابا حضور کو لگتا ہے کہ ایسی بڑی بڑی تقریبات کو منعقد کر کے وہ اپنی شان و شوکت میں اضافہ کر لے گے۔ مگر وہ شاید نہیں جانتے کہ ان عارضی لوگوں کی عارضی توجہ پانے سے بہتر ہے کہ وہ معاشی نظام میں ترقی کروائے جس سے سلطنت میں بھی بہتری پیدا ہو اور وہ سکون کی زندگی جیئے۔

اور تم جانتی ہو عشاء اس دوران ہمارا ملک خطرے میں ہے جن سے ابا حضور ناواقف ہیں۔ غیر ملکی جاسوس ہمارے ملک میں آچکے ہیں اور شاہی خزانے پر قبضے کے طریقوں میں لگے ہوئے ہیں ابو کو میں نے بتانے کی کوشش بھی کی ہے مگر ہم سے زیادہ اُن کو اپنے سپاہیوں پر بھروسہ ہے کہ وہ اُن کو کچھ نہیں ہونے دے گے۔ جب کہ وہ نہیں جانتے کہ راز صرف تب تک راز رہتا ہے جب تک اپنے پاس ہو کسی دوسرے کو پتہ لگتے ہی وہ بات ہوا کی طرح پھیلتی ہے کبھی راز نہیں رہ سکتی مگر افسوس !!!!

میں ان سب میں آکر تھوڑی سی پریشان ہوا اور ایک تم ہو پتہ نہیں کیا کیا سوچ لیتی ہو مانا یہ آپ کا ملک نہیں ہے جہاں ہر وقت امن قایم رہے گا۔

یہ تو تمہاری بھول ہے آئیزے کہ میر املک امن سے ہے۔۔ائیزے کی بات پر جیسے عشاء کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

کیا مطلب عشاء؟؟؟!!! کیوں ایسا کیا ہو رہا ہے اُدھر۔ائیزے کو حیرت ہوئی۔ تم یہ سب چھوڑو ہم اتنے دنوں بعد ملیں۔اور پتہ نہیں کون سی بات کو لے کر بیٹھ گئے ہے۔اب میں تمہاری ایک بات نہیں سنو گی ادھر دیکھئے میری طرف۔عشاء جب سے یہاں ائی تھی آئیزے نے اُسے ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔

ائیزے نے اپنی گردن گھما کر عشاء کو دیکھا۔

چاندنی جیسی خاموش روشنی، ہلکی سبز آنکھیں کمر سے اوپر تک ہلکے بھورے بال، سر مئی رنگ کا قدموں کو چھوتا ہوا لمبا فراک میں وہ آئیزے کی توجہ پانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ائیزے نے ایک دم آنکھیں دبا کر دوبارہ کھولی۔ کیا بات ہے عشاء افف یار بہت کمال لگ رہی ہو۔آج کی دعوت میں کسی کو مارنے کا ارادہ ہے کیا؟؟ آئیزے اپنے شرارتی انداز میں آئی۔ شکر ہے آپ کو فرصت تو ملی ہمیں دیکھنے کی۔

بس عشاء تم تو مجھے سمجھا کرو مجھے سلطنت کی ذمداریاں اٹھانی ہے ناں!!!! خیریت تو ہے نا یار ٹھیک ہے میں تمہاری ہر بات سمجھتی ہو مگر کم سے کم خوشی کے موقع پر تو خوش ہو لیا کرو۔ پہلے بھی تو میں آتی تھی تمہاری پاس ہم مل کے آپس میں بہت خوش ہوتے تھے مگر آج ایسا بلکل بھی نہیں ہوا۔ کیا ہم سے کوئی غلطی ہوئی ہے اگر ہوئی ہے تو بتادے ہم آپ سے معافی مانگ لئے گی سزا دے گی تو وہ بھی منظور ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

عشاءءءءءءءءءءءء!!!!!!! ائیزل کی زوردار آواز پر اس کی بولتی بند ہوئی جو وہ اتنی دیر سے فر فر بول رہی تھی ایک دم خاموش ہو گئی۔ آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے عشاء میں کیوں آپ سے ناراض ہو گی کیا مجھے کسی پاگل کتے نے کاٹا ہے جو تم جیسی معصوم آفت سے ناراض ہو جاؤ۔ عشاء کو گلے لگاتے ہوئے اس کی غلط فہمیاں دور کی۔

اگر ایسی بات ہے تو چلے نیچے چلتے ہے سب آپ کا انتظار کر رہی ہونگے۔

نہیں عشاء مجھے کہیں نہیں جانا میں نہیں جا سکتی مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے مج،، مجھ،،، مجھے نہیں جاناناں۔۔۔۔ آئیزل کی آواز اس کے گلے میں دم توڑنے لگی۔ عشاء نے ساتھ پڑی ہوئی میز سے پانی کا جگ اٹھایا اس میں سے پانی نکال کر ائیزے کو پلایا۔ کچھ دیر اس کو

حوصلہ دیا تو وہ کافی حد تک مطمئن ہوئی۔ آخر کار آئیزے دعوت میں شریک ہونے کے لیے مان ہی گئی۔

دونوں سہیلیوں میں بہتری آئی ائیزے بھی اُداسی کے دنیا سے باہر آئی۔ دونوں خوشدلی سے ابھی محوِ گفتگو تھے جب دروازے اور دستک ہوئی تھی۔

شہزادی ائیزل کے لیے پیغام ہے کہ بادشاہ سلامت آپ کو بلا رہے ہے۔ ٹھیک ہے تم جاؤ ہم آرہے ہیں۔ سپاہیوں کو بھیجنے کے بعد وہ بھی جانے کے لیئے پلٹی ہی تھی جب عشاء نے اس کا ہاتھ تھام کر اُسے روک لیا۔ کیا مسئلہ ہے عشاء اب جا تو رہی ہوں ناں،،،، اِدھر اپنی حالت تو دیکھئے ذرا کیا آپ ایسی حالت میں باہر جائے گی۔ آئینے کے سامنے آئیں بزے کو کھڑا کرتے اس کو اسی کا عکس دکھایا۔ ہاں تو کیا ہے میری حالت ہو دیکھو کپڑے بھی صحیح ہے کہیں سے بھی نہیں پھٹے ہوئے۔ اپنی پوشاک کو اِدھر اُدھر سہلاتے ہوئے عشاء کو دکھایا۔ بس ہو گیا اب اِدھر بیٹھو اور سنو تم فلحال کوئی ائیزے نہیں ہو۔ تم شہزادی ائیزل ہو شہزادی،،، جس کے لیے پورے محل میں ایک جشن رکھا گیا ہے کیا تم اس حالت میں

جاتی اچھی لگو گی نہیں نا ہر گز نہیں ! ! اس دوران تو سپاہیوں کی بیویاں بھی تم سے زیادہ اچھی لگ رہی ہو گی۔اب سکون سے بغیر آواز کے بیٹھو جیسا میں بولتی جاؤں تم کرتی جانا۔

نہیں نہیں یار بس کچھ دیر اور اس کے بعد چلتے ہے۔عشاء نے ائیرے کے بالوں کو خشک کر کے ایک خوبصورت ڈیزائن بناتے ہوئے بالوں کا جوڑا تیار کیا اور ماتھے سے گرتی لیٹو کے درمیان سفید تاج کو منجمد کیا۔چہرے کے اطراف سے نکلتے بال گالوں کو چھو رہے تھے۔معلوم ہوتا تھا جیسے کالے بادلوں نے چاند کو بند کیا ہو۔ائیزے بلکل سج دھج چکی تھی،اتنا تو طے تھا کے دیکھنے والا پلک جھپکنا بھول جائے گا۔

ائیزے قدم بڑھاتے آگے چل رہی تھی جب کہ اس کی جوڑے سے منسلک پوشاک اس کو قدموں کو چھوتی زمین بوس ہو رہی تھی۔۔ نہیں نہیں یار بس کچھ دیر اور اس کے بعد چلتے ہے۔عشاء نے ائیرے کے بالوں کو خشک کر کے ایک خوبصورت ڈیزائن بناتے ہوئے بالوں کا جوڑا تیار کیا اور ماتھے سے گرتی لیٹو کے درمیان سفید تاج کو منجمد کیا۔ چہرے کے اطراف سے نکلتے بال گالوں کو چھو رہے تھے۔معلوم ہوتا تھا جیسے کالے

بادلوں نے چاند کو بند کیا ہو۔ ائیزے بلکل سج دھج چکی تھی، اتنا تو طے تھا کے دیکھنے والا پلک جھپکنا بھول جائے گا۔

ائیزے قدم بڑھاتے آگے چل رہی تھی جب کہ اس کی جوڑے سے منسلک پوشاک اس کو قدموں کو چھوتی زمین بوس ہو رہی تھی۔

ائیزے کو تیار کرنے کے بعد عشاء ائیزے کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنے کمرے سے باہر نکلی اور نیچے صحن کی طرف بڑھنے لگے۔ عشاء اور ائیزے ایک دوسرے سے محوِ گفتگو تھے جب عائزے کے کانوں میں پھر سے وہی آواز گونجی اور وہ آواز سنتے ہی ائیزے کے قدم وہی رک گئے۔ ائیزے اپنے اِرد گرد نظر دوڑائیں جا رہی تھی۔ کیا ہوا ائیزے آپ رک کیوں گئی کچھ ہوا ہے کیا؟؟ ائیزے کو ایک جگہ کھڑا پا کر عشاء حیران ہوئی اور ائیزے سے پوچھنے لگی کہ کیا ماجرا ہے؟؟؟ عشاء کیا آپ کے کانوں تک کوئی سریلی سی آواز آ رہی ہے؟ آئیزے نے اطراف میں نظریے دوڑاتِے ہوئے عشاء سے پوچھا۔ کیا یار ائیزے کمال کرتی ہے آپ بھی ابھی تو آپ کو بے ڈھول نگاروں کی آواز بری لگ رہی تھی اور اب آپ ان کو سریلی بول رہی ہیں کوئی حال نہیں آپ کا بھی۔ عشاء زوردار قہقہے کے ساتھ ایزے

کو بتا رہی تھی کہ اس نے اسی کوئی آواز نہیں سنی۔ نہیں عشاء وہ ڈھول نگاروں کی آواز نہیں ہیں آپ ایک بار غور سے سُن کہ دیکھئے وہ بہت حسین اور دلکش آواز ہے مجھے تھوڑی دیر پہلے بھی سنائی دی تھی اور اب بھی۔ عشاء وہ سچ میں بہت اچھی ہے جو میرے جذبات میں آکر سما رہی ہے۔ بادشاہ سلامت آپ کو نیچے بلا رھے ہے اور مہمان کب سے آپ لوگوں کا انتظار کر رھے ہیں۔ ائیرے عشاء کو اپنے احساس کا بتا تھی تھی جب ایک سپاہی نے وہاں آکر بادشاہ حسان کا حکم سنایا تھا۔ جاؤ تم ہم آتو رھے ھیں ناں!!!! جیسے وہ ایک دم غصے میں آکر بولی تھی۔ گستاخی معاف کیجیۓ گا شہزادی ائیزل مگر بادشاہ نے آپ کو ساتھ لانے کے لیے بولا ہیں۔ اور بادشاہ کے حکم کے مطابق آپ کو ہمارے ساتھ جانا ہو گا ،اچھا ٹھیک ہے ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہی چلتے ہیں مگر آپ ہمارے پیچھے رھے کوئی ضرورت نہیں ہے سایہ بن کے ہمارے آگے چلنے کی۔ عشاء نے چڑچڑاہٹ پن کے ساتھ سپاہیوں کو گھورتے ہوئے کہا تھا جب کہ آئیزے اس کی اس حرکت پر اُسے آنکھ اُٹھائے دیکھ رہی تھی۔ ایسے مت دیکھو مجھے ٹھیک ہی تو بولا ہے اتنا سج دھج کے ہم نکلی ہیں باہر اور عوام کی پہلی نظر ان منحوس سپاہیوں پر پڑے مجھ سے یہ نہیں دیکھا جائے گا عوام کی پہلی نظر ہم پر ہی آنی چاہیے۔ عشاء کی یہ بات سنتے ہی ائیزے نے بامشکل اپنی ہسی پر ضبط کیا تھا اور

دل ہی دل میں عشاء کو پاگل لڑکی کے خطاب سے بھی نواز دیا۔اب عشاء اور ائیزے آگے آگے چل رہیں تھیں جب کے سپاہی اُن کے پیچھے تھے۔ جیسے ہی عشاء اور آئیزے نے نیچے اترنے کے لیے سیڑھیوں پر اپنا پہلا قدم رکھا تو ہر طرف سے خوبصورت خوشبو والی پھولوں کی برسات ہونا شروع ہو گئی جو کہ اگلے ہی لمحے محل کے فرش کو لال کر چکا تھا۔ ہال میں موجود سب لوگ ائیزل کو دیکھتے ہوئے دنگ رہ چکے تھے۔سب کی نظریں ابھی تک ائیزے پر جمی ہوئی تھی۔ہال میں ہر طرف سرگوشی کا عالم ہو چکا تھا۔چونکہ شہزادی ائیزل کبھی بھی اپنے محل سے باہر نہیں نکلی تھیں تو لوگ اُن کو دیکھنے کے لیئے ترس جاتے تھے اگر وہ باہر جاتی بھی صحیح تو اس طرح جاتی کے کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ ہستی شہزادی کا درجہ رکھتی ہو نگی۔اور اب اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ عوام کا انتظار ختم ہو چکا تھا۔ائیزے سیڑھیوں سے اُترتی ہوئی اور اس کی پوشاک زمین پر بل کھاتی ہوئی بیچ میں ظالم منظر تھا وہاں پر موجود کوئی بھی ائیزل کے حسن پر تبصرے نہیں کر سکتا تھا۔آئیزے صحن میں آ پہنچی تھی۔ بادشاہ نے اُسے گلے لگاتے ہوئے کافی دعاؤں کے ساتھ اپنا خاندانی ہار پیش کیا اور ساتھ نے سلطنت کو سنبھالنے کی کچھ ذمہ داریاں بھی اس میں کوئی شک نہیں

تھا کہ ائیزے کو خاندانی ہار سے زیادہ یہ تحفہ پسند آیا ہو گا۔ کیوں کے وہ شروع سے چاہتی تھی کہ اُن کے ابو کے بعد ان کی حکومت سے نے کہ کسی لڑکے کی۔

بلکہ خزانستان کی وارث خود آئیزل حسان سلطنت کو سنبھالے۔ عشاء بیٹا!! سفر کیسا گزرا آپ کا آنے میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا۔ حسان عشاء کی طرف متوجہ ہوا تھا، نہیں بادشاہ سلامت سب سفر خیریت سے تھا۔ عشاء نے جواب دیا۔ عشاء کیا تم ابا حضور کو بار بار بادشاہ سلامت، بادشاہ سلامت کہتی رہتی ہو کیا تم ہم سب کو اپنا نہیں سمجھتی تم تو میری چھوٹی بہنوں جیسی ہو ناں۔ مہربانی شہزادی آئیزے آپ تو پہلے ہی مجھے کم ڈانتی ہے کیا جو میں آپ کو بڑی بہن کا درجہ دے دوں۔ اسطرح تو آپ مجھے کچا چنبا جائے گی توبہ توبہ آپ رہنے دے آئیزے میں ایسے ہی ٹھیک ہو۔ ائیزل کی بات ختم ہونے کے بعد عشاء فرافر بول رہی تھی جب ائیزے نے اپنی بھوری آنکھوں سے اس کو بغور دیکھا تو عشاء کی چلتی زبان کو جیسے لگام لگی تھی اس سے پہلے کہ آئیزے کا آتش فشانی پہاڑ اس بیچاری عشاء پر پھوٹ پڑتا۔ محفل میں ابھی بھی ہر طرف گہما گہمی تھی لوگ باتوں میں مگن ہر چیز کے مزے لوٹ رہے تھے حسان اپنے خاص مہمانوں سے آئیزل کا تعارف کروا رہے تھے۔

ابو جان! امی کہی نظر نہیں آ رہی خیریت تو ہے اُن کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں۔ جی جی چندا وہ بلکل ٹھیک ہے بھلا آپ کی خوشی کے موقع پر کون بیمار ہو سکتا ہے۔ آپ کچھ دیر انتظار کریں وہ بس آتی ہی ہو نگی۔ ائیزے جب سے یہاں آئی تھی اس کو کہیں بھی ملکہ عالیہ نظر نہیں آ رہی تھی اسی لیئے ناچاہتے ہوئے بھی حسان سے پوچھ ہی لیا۔ آپ کو سالگرہ کا دن بہت بہت مبارک ہو چندا آپ کی عمر چاند ستاروں سے بھی زیادہ لمبی ہو۔ حسان اور ائیزے ابھی محوِ گفتگو تھے جب ملکہ وہاں آئی اور ائیزل سے گلے لگتے ہوئے اُن کو کافی ساری دعاؤں سے نوازا۔

بس بس کر دیں امی جان اب اتنی بھی عمر لمبی نہ کروائیں کہ سارے اس دنیا سے چلے جائیں اور میں اکیلی رہ جاؤں اس پر محفل میں موجود لوگ کھکالگا کر ہنسنے لگے شہزادی نے دیکھا کہ کچھ سپاہی ایک بڑا سا ڈبہ دیا رہے ہیں اور ائزل کے سامنے رکھ دیا ملکہ نے ائیزل کو وہ ڈبہ کھولنے کو کہا۔ ڈبہ کھولنے پر اس میں سے قد اور بانسری نکلی جو کہ پھول پتیوں سے سجائی گئی تھی ملکہ عالیہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ ائزل کو بانسری بجانا کتنا پسند ہے وہ الگ بات تھی کہ ائیزل کو اج تک بانسری بجانا کسی نے نہیں سکھائی تھی۔ ائزل بچے اب اپ کو

کیک کاٹنا چاہیے ہمارے عزیز کب سے اس لمحے کا انتظار کر رہے ہیں عائزے ہر ایک چیز کا معائنہ کرتے ہوئے بانسری کو دیکھ رہی تھی جب بادشاہ نے اس کو کہا۔ بادشاہ کی بات کو نظر انداز کیے ہوئے ائزل اپنی امی جان کا دیے ہوئے تحفہ کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ دل ہی میں خود سے گفتگو کرنے لگی کہ صرف اس کی ماں ہی اس کو سمجھتی ہے اس کی خوشیوں کا خاص خیال رکھتی ہے اس کے دکھ سکھ تقریبا ہر وقت اس کے ساتھ رہتی ہے اسی کے بر عکس وہ ہمیشہ اپنے والد کے لیے ان فطرات کے متضاد الفاظ دوران لگی جو کہ ہمیشہ کی بات بن چکی تھی کیا عائزے یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی کہ اس کے ساتھ صیح معنوں میں کون مخلص ہے اور اخر کس حد تک یا پھر وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی پر کیوں یہ تو وقت ہی بتاتا؟؟ بادشاہ بھی اپنے الفاظ دہرا ہی رہے تھے کہ اچانک سے پورے محل میں اندھیرا ہو گیا ائزل کے پیچھے سے کسی نے ائزے کی انکھوں پر سرخ رنگ کے پٹے باندھ دی ائزے ایسی بہادر تھی کہ ڈر کی وجہ سے چلانے کی بجائے دھمکی دینا شروع کر دی کہ ابھی میرے ہاتھ چھوڑو پھر میں تمہیں بتاتی ہوں کچھ ہلا میں بعد محل میں اجالا کیا گیا اور ملکا عالیہ نے جب انکھیں کھولی تو ان کے سامنے اپنے قد جتنا دیکھنے میں ہی شاندار اور لذیذ کے ایک رکھا ہوا تھا جسے ہر طرح سے سجایا گیا تھا شہزادی خوشی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ

اخر میرے ساتھ ابھی ہوا کیا ہے عائزے کے ہاتھ میں عشاء نے کیک کو کاٹنے کے لیے چھری تھمادی اور شہزادی کیک کاٹنے لگی اور وہ کیک کاٹتے کاٹتے رک گئی بادشاہ نے پوچھا کیا ہوا چندا رک کیوں گئی ہو عائزے کہنے لگی نہیں ابو جان میں اس کے کو زینت بیگم کے ساتھ مل کر کاٹنا چاہوں گی اس پر عشاء نے پوچھا کون زینت بیگم ؟؟ مجھے لگتا ہے تمہاری یادداشت بہت کمزور ہے وہ زنت بیگم جنہوں نے مجھے امی جتنا تو نہیں پر امی جیسا ہی پیار دیا چاہے وہ ہمارے محل کے ایک معمولی سی بزرگ لگتی ہیں لیکن سچ مانو عشاء وہ بس معمولی لگتی ہیں مگر میرے لیے بہت ہی زیادہ خاص ہیں یہ ایسی خاص بزرگ ہیں جس نے مجھے اچھے اور برے کی پہچان کروائی ایک شہزادی کے دل میں اپنی سلطنت کے لیے جو محبت ہونی چاہیے وہ محبت میرے دل میں زینت بیگم نے دلوائی ہے ایک کونے میں کھڑی ہوئی شمع اور رانی شاہزادی کی بات سن کر رونے لگی جو شہزادی بڑے ہی جذبات لیے عشاء کو اور محفل میں موجود سب لوگوں کو بتا رہی تھی۔ زینت بیگم چونکہ ایک بزرگ تھی تو ان کو چلنے میں ذرا دقت محسوس ہوتی تھی اور وہ لاٹھی کے سہارے سے چلا کرتی تھی ائیزل خود زینت بیگم کے پاس گئی اور ان کو اپنے کندھوں کا سہارا دے کر لے ائی ائیزل نے زینت بیگم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کے کیک کاٹا کیک کاٹتے ہی ہر طرف تالیوں کی اواز گونجنے لگی

اور اپنی امی جان اور بادشاہ سلامت کو کھلایا عشاء.جی جو کہ زیادہ مستی کے موڈ میں ہی رہتی ہیں کہ کیک اٹھایا اور تھوڑا سا عائزے کے چہرے پر لگا دیا۔ عشاء یہ تمہاری کیا بد تمیزی ہے میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ میں مستی مذاق کے موڈ میں نہیں ہو اور میں اسی شرط پر تمہارے ساتھ نیچے ائی تھی کہ تم کوئی شرارت نہیں کرو گی ائیزے ایک دم سے غصے میں ائی تھی محل پر موجود لوگوں کو لگ رہا تھا کہ شہزادی ائیزل کو عشاء کی یہ حرکت بری لگی جبکہ ایسا نا ممکن تھا شاہزادی نے چھپ کے سے ہاتھ اٹھا کے واپس کیک عشاء کے چہرے پہ لگا دیا اور پھر دونوں کے قہقہے مار کر ہنسنے لگے۔

وہ دونوں قہقہہ کا حال مار کے ہنسنے میں مگن تھی جبکہ دوسرے لوگوں کی سانس میں سانس ہے کہ شہزادی کو کچھ بھی برا نہیں لگا تھا مکمل طور پر کنیزوں کے ناچنے کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس پر خوب جشن ہوا موسیقی کا مقابلہ بھی کیا گیا اور جتنے والے کو ایزل نے خود انعام سے نوازا سب لوگ ائزے سے ملے اور عائزے کو تحائف دیے شہزادی نے سچے دل سے قبول کیا سارے تحائف کو ایک کمرے میں رکھوا دیا رات گئے تک جشن ہوتا رہا پھر بادشاہ حسان کے حکم پر پوری سلطنت میں انعام بانٹیں گئے اور غریبوں کی مدد کی گئی سب لوگ

اج کے اس دن پر بہت زیادہ خوش تھے بادشاہ بہت رحم دل ہونے کی وجہ سے بھی اپنی سلطنت کا بہت زیادہ خیال رکھتا تھا لیکن اس موقع پر ان کو زیادہ سے زیادہ تحائف سے نواز دیتا تھا جشن کے ختم ہونے کے بعد سب اپنے اپنے کمرے میں گئے اور ارام کرنے لگے اسی طرح ایزے بھی اپنے کمرے میں گئی اور ائینے کے سامنے خود کو دیکھ رہی تھی کہ کچھ دیر ایسا دیکھنے کے بعد انہوں نے اپنے زیورات اتارنا شروع کیے۔اور لباس تبدیل کر کے بستر پر لیٹ گئی کچھ ہی دیر میں ان کی انکھ لگ گئی اور وہ گہری نیند سو گئی ادھر ملکہ عالیہ اور بادشاہ حسان اپنے کمرے میں بیٹھے جشن کے متعلق سے گفتگو کر رہے تھے۔بادشاہ حسان معذرت مگر اپ کو شہزادی کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ ابھی اس قابل نہیں ہے نادان ہے معصوم بچی ہے اس کے کھیلنے کودنے کے دن ہیں اور اپ نے اس کے ساتھ ایسا کر دیا۔بادشاہ حسان جو پہلے سے ہی انگوروں کو ہاتھ میں لیے بیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے جب ملکہ عالیہ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ان سے تبصرہ کیا۔خدا خیر کرے ملکہ اب ایسا بھی میں نے کیا کر دیا معصوم بچی کے ساتھ جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا جس کو لے کر اپ اتنی پریشان ہو رہی ہیں مجھے بتائیں کیا بات ہے ؟؟؟میرا ماننا تھا کہ اپ کو ائزل کے سر پر سلطنت کی ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے تھا ابھی وہ بچی ہے اس کی عمر ہی کتنی ہے وہ تو ابھی بہت

چھوٹی ہے اس کو ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے اتنی وہ بہادر بھی نہیں ہے جتنا اپ نے اس کو سمجھ کر اور اس کی سر پر اتنی ساری ذمہ داریاں ڈال دی ہیں وہ ایک ننھی سے جان کیا کیا کرے گی۔ بادشاہ کے اگلے سوال کے بعد ملکہ نے اپنا دوسرا سوال بادشاہ کی طرف اچھالا۔

ملکہ میرا نہیں خیال کہ اپ کو اس بارے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑے اور کیا اپ بچے بچی کہہ کر اس کی توہین کر رہے ہیں اتنی بہادر تو ہے ہماری بچی ہر چیز کی سمجھ ہے اور اگر ابھی سے ہم اس کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس نہیں دلائیں گے تو آگے چل کر وہ ہمارے لیے ہی مصیبت بن جائے گی میں نہیں چاہتا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے انجان رہے میں چاہتا ہوں کہ میرے بعد میری بیٹی کی حکومت اس سلطنت پر آئے اور وہ سب کچھ سنبھال سکے۔ اور میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ لیا ہے اور اس میں میں پورا مطمئن ہوں میرا خیال ہے کہ اپ کو بھی مثبت سوچ رکھنی چاہیے۔ مگر بادشاہ سلامت اپ یہ کیوں بھولے بیٹھے ہیں کہ وہ ایک لڑکی ذات ہے اگر کل کو کچھ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملکہ عالیہ کی گفتگو ابھی جاری تھی کہ ان کے اگلے فقرات زبان میں ہی رہ گئے جب بادشاہ سلامت غصے سے چلاتے ہوئے ان کو مزید ایسی گفتگو سے روکا ملکہ عالیہ جبکہ بہت اچھے

سے جانتی تھی کہ ائیزے بہت بہادر لڑکی ہے وہ بہت اسانی سے سلطنت سنبھال لگی مگر ان سب کے باوجود بھی وہ کیوں اپنی ہی بیٹی عائزے کی خوشیوں میں خوش کیوں نہیں ہو سکی کیا کچھ ایسا تھا کہ جس کے باعث اس کو شہزادی ائیزل کے عہدے سے اگے بڑھنا نہیں دیکھنا چاہتی تھی کوئی مجبوری یا پھر سوچی سمجھی چال خیر جو بھی تھا مگر کیا؟؟؟ ملکہ عالیہ اور بادشاہ حسان کے درمیان کچھ دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر ان دونوں نے مخالف سمت منہ کرتے ہوئے بیڈ پر ہی اپنی نیند کی وادیوں میں چلے گئے۔ اسمان کو چیرتی ہوئی روشن کرنوں کے ساتھ صبح نے اپنا اجالا دکھایا سب درباریوں کو بادشاہ نے صبح کے ناشتے پر بلانے کا حکم دیا۔ لگتا ہے ابھی تک ان محترمہ کی رات والی تھکاوٹ ہی نہیں اتری جو ابھی تک یہ گھوڑے گدھے بیچ کر ابھی تک یہ سو رہی ہیں عشاء جب نیچے گئی تو اس نے شہزادی کو وہاں نہ پا کر اس کے کمرے میں ائے تا کہ اس کو جگا کر اس کے ساتھ ہی ناشتہ کر سکے۔ عشاء نے ایزل کو جگانے کے لیے اواز دینا مناسب نہ سمجھا بلکہ ان کے بستر کے سامنے والی کھڑکی سے پردہ ہٹایا تو بل کھاتی ہوئی روشن کرنے عائزے کی انکھوں میں چبھنے لگی ائیزے نے اپنی انکھیں کھولی تو اپنے سامنے عشاء کو پایا۔ کیا مصیبت ہے یار میری کیوں نیند کی دشمن بنی پھرتی ہو ذرا سا تو سونے دو مجھے۔ وہ جناب وہاں نیچے سب کھانے پر اپ کا انتظار کر

رہے ہیں اور اپ محترمہ یہاں پر پتہ نہیں کس کے خوابوں کی لالچ میں سوئے جا رہی
ہیں۔ عشاء نے شہزادی کے اوپر سے کمبل کو ہٹاتے ہوئے بات کی مگر شہزادی نے واپس
دوسری کروٹ پر لیٹتے ہوئے اپنے اوپر بستر ڈال دیا۔ اچھا نہ عشاء اپ صبح صبح بحث نہ کرو
اور جاؤ تم جا کر کھانا کھا لو میں نے ابھی سونا ہے میں بعد میں کھا لوں گی۔ صدقے جاؤں
کتنی اسانی سے تم یہ بولنا شروع ہو جاتی ہو کہ یہاں سے جاؤ وہاں سے جاؤ کیا میں یہاں
جانے کے لیے واپس ائی ہوں اتنے عرصے بعد میں تم سے ملی اور تم محترمہ کے نخرے ہی
ختم نہیں ہوتے تھوڑا سا وقت لے اور ابھی ہاتھ منہ دھو کر تیار ہو جائیں میں اپ کو یہاں
سے ساتھ لیے بغیر نہیں جاؤں گی۔ عشاء کی اکڑیل ضد کے اگے اخر کار ائزل کو ہار ماننی پڑی
اور وہاں انگڑائی لیتے ہوئے اپنے بستر سے اٹھی اور عیشا کو گھورتے ہوئے غسل خانے میں
گئی وہاں سے ہاتھ منہ دھو کر لباس پہنا کمرے میں اکر انہوں نے اپنی زلفیں سنواری اور
تیار ہو کر کھڑی ہو گئی عشاء کب سے شہزادی کدھر سے ادھر جانا کب سے دیکھے جا رہی
تھی عشاء نے خفا ہوتے ہوئے کہا کہ اب کس کا انتظار ہیں چلنا ہے یا نا ہیں۔ ارادہ تو نہیں ہے
پر تم میرا دماغ کھاؤ اس سے پہلے میں خود ناشتہ کر لوں ائیزل نے بمشکل اپنی مسکراہٹ
ضبط کرتے ہوئے عشاء کو کہا۔۔۔ شکر ہے ہماری چندا کا چاند غائب ہوا اور ان کی انکھ کھلی

ورنہ ہمیں تو لگ رہا تھا کہ اج دوپہر اور صبح کا ناشتہ ایک ساتھ کریں گے ملکہ نے بھوک سے نڈھال ہوتے ہوئے اپنا فقرہ کہنا ضروری سمجھا شہزادی جوابا بولی نہیں امی بس تھوڑی تھکاوٹ تھی اسی لیے۔ شکر کریں ملکہ ابھی تو اس کی تھوڑی سی تھکاوٹ تھی پتہ نہیں زیادہ تھکاوٹ ہوتی تو اس محترمہ نے کیا کارنامہ سرانجام دینا تھا ایشا نے ائیزل کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا تھا۔ عشاء اس سے پہلے کہ اور زیادہ چپڑ چپڑ کرتی ائیزل نے اس کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارتے ہوئے اس کو اور زبان کھولنے سے روکا۔ چلیں اب سب اپنی گفتگو کو روکیں اور کھانا کھانا شروع کردیں مزید گفتگو سے روکتے ہوئے بادشاہ حسان نے سب کو کھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ کنیز نے سب کے اگے کھانا پیش کیا سب کھانا کھا رہے تھے مگر شہزادی چمچ کو پلیٹ پر بجائے جا رہی تھی اور گہری سوچوں میں گم تھی بادشاہ کافی دیر سے ائزل کو دیکھ رہے تھے۔ چندا کھانا تو تناول فرمایئے پریشانی ہے تو بعد میں اس معاملے میں بات کر لیں گے وہ جو بادشاہ کب سے ائیزل کو اس حرکت پر بغور دیکھ رہا تھا۔ نہیں نہیں ابوجان کوئی پریشانی نہیں ہے میں تو بس ایسے ہی بس مجھے بھوک نہیں تھی کوئی بات نہیں۔ ائیزل بچے کھانے کو اس طرح سے ظاہر نہیں کرنا چاہیے اپ اپنی بھوک کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی کھانا تناول فرمائے شہزادی نے چوکتے ہوئے بولا جب کہ بادشاہ سلامت

نے اس کو کھانے پر مزید نہ اکسایا۔ سب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے عشاء اور ائزل بھی دونوں گفتگو کرتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے کمروں کی طرف ائیں کہاں کا ارادہ ہے میری شہزادیوں کا کیا گفتگو چل رہی ہے ذرا اپنے باپ کو بھی تو بتانا ضروری سمجھیں عشاء اور عائزے ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی جب بادشاہ حسان نے ان کو روکتے ہوئے پوچھا۔ ابا حضور میں سوچ رہی تھی کہ عشاء ہماری مہمان ہیں یا جب سے بھی یہاں ائی ہیں محل میں پڑی ہے میں اس کو اپنے ملک کی سیر کرانا چاہتی ہوں اور اپنے مشہور باغ ادن میں اس کو لے کر جانا چاہتی ہوں یہ ہماری مہمان ہے میرا پورا حق بنتا ہے کہ اس کی مہمان نوازی کو اچھے طریقے سے کروں لیکن اگر اپ کو کوئی اعتراض ہو گا تو ہم نہیں جائیں گے۔ نہیں ائزے بچے یہ اپ کیسی باتیں کر رہی ہیں میں کیوں اپ کو روکوں گا مجھے تو خوشی ہے کہ اپ اپنی مہمان کے خود مہمان نوازی کر رہی ہیں۔ ائزل جو مایوسی حسان کو اپنی مجبوری بتا رہی تھی بادشاہ نے اس کی غلط فہمی کو دور کیا۔ جی ابا حضور اب اپ خود دیکھیں یہ روز روز تو ہمارے ہاتھ اتی نہیں ہے کبھی کبھی اتی ہے تو میرا تو پورا حق بنتا ہے کہ میں اس کی مہمان نوازی کروں عشاء کی طرف دیکھتے ہوئے ائیزل کا انداز پورا شرارتی تھا۔ بڑا خیال ایا ہے

اپنے مہمان کا کل سے تو میں اپ کی مہمان نوازی کا انتظار کر رہی ہوں مگر اپ محترمہ کو نہ تو ہم سے بات کرنے کا وقت ہے اور نہ ہی ہمارے ساتھ مل بیٹھنے کا۔ ایشا نے ائزل کی باتوں کا جواب اس کے کانوں میں سر گوشی دیتے ہوئے کہا۔ زیادہ کچھ بولنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ یہ جو سب میں کر رہی ہوں نا یہ ابھی ابھی یہی رک جاؤں گی ائزے نے عشاء کو بازو مارتے ہوئے مزید گفتگو سے روکا۔ چلیں اب اپس کی یہ خسر پھوسر بند کر رہے ہیں میرے پوچھنے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ اگر اپ لوگوں نے باہر جانا ہے تو حسان صاحب نے کمر کے پیچھے سے ہاتھ کھولتے ہوئے ان کو فکر مندیاں لہجے میں جواب دیا ے تو اپ سپاہیوں کے ساتھ جائیں گے اور سپاہیوں کے ساتھ ہی واپس ائیں گی اپ ان کی نگرانی میں ہی رہیں گی۔۔۔۔

عائزے کی انکھیں جیسے نم ہوئی تھی اس نے کہنا مناسب نہ سمجھا مگر دل میں تبصرہ کر لیا کہ اب یہاں سے نکلنے کے لیے بھی وہی سپاہی مترادف ہے کہ یہاں کی قید سے نکلنے والے بنے تھے کہ قید خانہ ساتھ ہی چل پڑا ائزے کے کچھ جواب نہ دینے پر عشاء نے بولنا مناسب سمجھا اپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت اپ کو ہماری کسی نادانی کی کوئی شکایت نہیں

ملے گی بر وقت بادشاہ کے مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور خوشی سے ان کو تیاری کرنے کے لیے
کہا۔ بادشاہ کے جاتے ہی عشاء نے عائزے کو بہت خوشی سے گلے اچھل کر گلے سے لگایا
عشاء کی خوشی کے انتہا نہیں تھی مگر عائزے،، وہ نہ تو بہت زیادہ خوش ہوئی اور نہ ہی اداس
مگر عشاء کی خوشیوں کی خاطر وہ ابھی تیاریاں کرنے لگی۔ اوعیشا ہم جلدی سے تیاری کرتے
ہیں اور جلدی سے فر ہو جانے کا سوچتے ہیں یہ نہ ہو کہ ابو جان کا ارادہ بدل جائے اور وہ
ہمیں جانے سے منع کر دے وہ بھاگتی دوڑتی اپنے کمروں میں گئی اور جلدی سے تیاری کی۔
اس تھیلے کو ضرورت کے سامان کے ساتھ رکھ دو اور اس میں کوئی ایک خروچ بھی نہیں انی
چاہیے ائیزے نے ایک کالا سیاہ تھیلا ایک سپاہی کو پکڑاتے ہوئے اسے ہدایت کی تھی جبکہ
عشاء ناگواری سے اس کو دیکھ رہی تھی اب اس میں کیا چھپا رکھا ہے ائزے؟؟؟ اس تھیلے
میں میرا تیر کمان ہے جو بابا نے بہت پہلے ہمیں بنا کے دیا تھا ہمیں نشانہ بازی کرنا بہت پسند
ہے۔ عشاء کے پوچھنے پر عائزے نے اسے معلومات دی۔ کمال ہے ائیزے کتنے کتنے ہنر تم
میں بھرے ہوئے ہیں مجھے تو کبھی سمجھنے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔ کیا خاک کمال ہو گا عشاہ
میں نے تمہیں کہا ہے کہ مجھے نشانہ بازی کا شوق ہے یہ نہیں کہا کہ مجھے اتا ہے بہت الٹے
سیدھے نشانے مارتی ہوں مارنا مشرق میں ہوتا ہے تو چلا مغرب میں جاتا ہے اس لیے تو محل

میں میں نشانہ نہیں مارتی بلکہ کسی سنسان جگہ یا ایسی جگہ جہاں کسی جاندار کو نقصان نہ پہنچے وہاں اپنے شوق کو آزما لیتی ہوں۔ چلیں ائیزے اداس مت ہوں ہم ایک ساتھ مل کر نشان بازی کریں گے دونوں محل سے باہر آئی اور دونوں شاہی پالکی میں بیٹھ گئی۔ چند سپاہیوں نے پالٹی اٹھائی اور سفر جاری کیا کچھ سپاہی پالکی کے پیچھے کچھ ضروری سامان کے ساتھ سفر میں روانہ تھے یہ شاہی باغ جو کہ خزانستان میں تلتے چمن کے نام سے مشہور تھا محل سے تقریبا ایک ہزار میل کے فاصلے پر موجود تھا جو کہ سفر بہت ہی زیادہ لمبا تھا عائزے اور عشاء نے پہلے تو دل کھول کر باتیں کی اور پھر سونے کا ارادہ کر لیا۔ ابھی کے ابھی پالکی روکو ابھی تم لوگوں کو ایک بات سمجھ میں نہیں اتی کہ ابھی کے ابھی اسے روک دو شہزادی اور ان کے لشکر کا گزر ایک جنگل سے ہو رہا تھا جب کہ ائیزے ارام کر رہی تھی کہ ان کے کانوں میں پھر سے وہی بانسری کی اواز سنائی دی شہزادی جھٹ سے اٹھی سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ عشاء جو کہ گہری نیند میں سو رہی تھی اس کو وہاں چھوڑا ہی وپالکی سے نیچے اتری کیا تم لوگوں کو کوئی اواز آرہی ہے کچھ بانسری طرح کی کوئی مجھے بتا سکتا ہے کہ یہ اواز واقعی میں بانسری کی ہے ان میں سے ایک سپاہی بولا جی ائیزے شہزادی یہ اواز بانسری کی ہے ائیزے حیران کن انداز میں بولی میں نے اج تک اتنی سریلی آواز نہیں

سنی اچانک وہ آواز بند ہو گئی عائزہ نے جنگل کی طرف دیکھا اور اپنے قدموں کو جنگل کی طرف بڑھانے لگی سپاہیوں نے پیچھے سے ائزے کو روکتے ہوئے کہا عائزے جی یہ جنگل کسی خطرے سے خالی نہیں ہے اپ کا یہاں پر جانا مناسب نہیں ہے ائیزے نے سپاہیوں کو کہا میں کوئی بچی نہیں ہوں جو ڈر جاؤں گی اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں اور ویسے بھی میں زیادہ اگے تک نہیں جاؤں گی تم میں سے کوئی بھی عشاء کو نہیں جگائے گا جب تک کہ میں خود واپس نہیں اجاتی عائزہ جنگل میں داخل ہوئی سپاہیوں کے سر پر چونکہ عائزے کی حفاظت کی ذمہ داری تھی تو ان میں سے کچھ سپاہی ائزے کے ساتھ ہی چلنے لگے ائیزے نے جنگل میں جا کر اگے پیچھے دیکھنے لگی مگر کچھ نہ پایا نہ تو کوئی انسان نہ کوئی جاندار سے سپاہیوں نے شہزادی سے کہا عائزے اب تو اپ کو یقین ہو گیا ہے کہ نا کہ یہ اتنے خطرناک جگہ ہے کہ یہاں کوئی اتا جاتا نہیں ہے۔ائزے کہاں گئی ہے تو مطلب چپ کیوں کھڑے ہو مجھے جواب کیوں نہیں دے رہے ادھر پیچھے سے عشاء جی کہ جب انکھ کھلی تو انہوں نے پالکی میں خود کو اکیلے پا کر اچانک سے چونک گئی وہ پالکی سے باہر ائی موجود کھڑے سپاہیوں سے پوچھا سپاہی نے جواب میں کہا کہ عشاء وہ چند سپاہیوں کو ساتھ لے کر جنگل کی طرف گئی ہے کیا تم لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے پر کیوں وہ ایسی بھی کیا ضرورت پیش اگئی کہ وہ

جنگل میں چلی گئی اور تم لوگوں نے ان کا روکا نہیں۔ عشاء کب سے فر فر سپاہیوں پر چلائی جا رہی تھی اور ان بیچاروں کو بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہی تھی عشاء جی ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم خود ان کو خطرے کے منہ میں پھینکنے کے لیے تیار ہو جائیں جب سب نے ان کو منع کیا تو وہ اکیلے جانے پر ضد کرنی کرنے لگی اسی لیے کچھ سپاہی ان کی حفاظت کے لیے ان کے ساتھ گئے ہیں۔ آؤ ساتھ مل کر ان کو ڈھونڈتے ہیں یہ نہ ہو کہ ہمیں دیر ہو جائے اگر وہ کسی مصیبت میں پھنس گئی اور اسے ایک کھروچ بھی ائی تو میں تم لوگوں میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گی عشاء سپاہیوں کے ساتھ لے کر ائیزے کو ڈھونڈنے کے لیے جنگل میں داخل ہوئی۔ عشاء بہت گھبراہٹ میں ہے عائزہ کو ڈھونڈنے کے لیے جنگل میں داخل ہو رہی تھی تو اس نے دیکھا کہ شہزادی بالکل صحیح حالت میں سپاہیوں کے ساتھ ایسے ا رہی ہے جیسے کوئی جنگ فتح کر کے ا رہی ہو چہرے پر نہ تو کوئی ڈر اور نہ ہی خوف تھا اسے بھاگتے ہوئے شہزادی کے پاس ائی اور ان کے گلے لگ لگی اور محترمہ کہاں چلی گئی تھی ٹھیک تو ہو نا تمہیں پتہ ہے میں کتنا زیادہ گھبرا گئی تھی ان میں سے ایک سپاہی بولا شکر ہے شہزادی اپ جلدی ہی آ گئی ورنہ عشاء تو ہماری جان ہی لینے والی تھی

۔عائیزے مسکراتے ہوئے بولی نہیں عشاہ گھبراتی کیوں ہو میں کچھ لمحے کے لیے ہی تو گئی

تھی۔پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ اپ گئی کیوں تھی۔ایشا نے ائزے کی کوئی بھی اور بات سننے سے پہلے اپنے سوال کو پوچھنا ضروری سمجھا۔وہ عشاہ بانسری کی اواز سنائی دی جو میں نے محل میں سنی تھی بس وہی میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا اس اواز میں کچھ ایسا ہے جو مجھے اپنی طرف کھینچ لاتی ہے مگر جب میں وہاں گئی میں نے اسے کچھ نہیں پایا شہزادی ہچکچاتے ہوئے ہاتھ کی دونوں انگلیوں کو اپس میں رگڑتے ہوئے عشاء کو بتارہی تھی۔مجھے لگتا ہے شاید تمہاری طبیعت خراب ہے اسی لیے بہکی بہکی باتیں کررہی ہو ایسے سنسان جنگل میں کون بانسری بجائے گا یہ تمہارے دل کا ضرور کوئی وہم ہوگا۔ہاں عشاء تم ٹھیک کہہ رہی ہو مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے میرا ابھی بس پتہ نہیں کیا دماغ خراب ہوتا ہے جو منہ اٹھا کے کہیں بھی چلی جاتی ہوں لیکن معذرت اب تمہیں میری ایسی کوئی شکایت نہیں ملے گی وہ مسکراتے ہوئے عشاء کو اپنی صفائی پیش کررہی تھی جس میں وہ معصوم سی شکل بنائے بہت پیاری لگ رہی تھی۔ہاں جی اور اب اپ کی کوئی بھی شکایت مجھے ملنی نہیں چاہیے اب ہم اپنے سفر پر روانہ ہوتے ہیں پہلے ہی کافی دیر ہوچکی ہے سب جنگل سے باہر پالکی کی طرف آئیں شہزادی ائزل اور عشاء جی پالکی میں بیٹھی ہے ایک سپاہی نے پالکی کا پردہ ہٹاتے ہوئے ان دونوں کا اندر بیٹھنے کو کہا کچھ ہی دیر کے فاصلے پر اخر کار وہ اپنی منزل پر پہنچ گئے

شہزادی ائیزل اور عشاء جی کا چمن تلت میں خوب جوش و جذبے سے استقبال کیا گیا وہاں کے سر براہ نے ان کے لیے خاص طور پر خیمہ لگوایا اور سکون کرنے کو کہا۔ نہیں نہیں ہم یہاں پر سیر کرنے ائے ہیں ارام تو اپنے پورے راستے میں ہی کر لیا تھا عشاء نے جلدی سے ٹانگ اڑاتے ہوئے بات کی جس پر شہزادی نے اسے گھور کر دیکھا پھر وہاں کے سر براہ جس کو جونی کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ دل کے نہایت اچھے ادمی تھے عزت کرنے کے معاملے میں وہ بہت ہی زیادہ سخت تھے خاص طور پر عورتوں کی عزت کرنا وہ اس کا ایک فرض سمجھتے تھے۔ سر براہ جونی نے عائزے اور عیشاء کے لیے خاص طور پر دستر خوان لگوایا اور کھانا پیش کیا عائیزے اور عشاء کو ان کا اخلاق اور ان کی مہمان نمازی بہت پسند ہے۔ سر براہ ہے جونی سے مخاطب ہو کر بولی ہمیں اپ کی عادات بہت پسند ائی ہیں چنانچہ ہم اپنے ابا حضور سے کہہ کر اپ کو انعام دینے کی تلقین کریں گے نہیں شہزادی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ ہمارا فرض ہے اگر اس میں کوئی کمی کوتاہی رہ گئی ہو تو ہماری گستاخی کو معاف کیجئے گا اپ لوگ ہمارے یہاں پر مہمان ہیں اور یہ ہمارا فرض ہے جو میں نے بخوبی سر انجام دیا۔ بات کاٹنے کے لیے معذرت لیکن اگر اپ لوگوں کی مہمان نوازی ختم ہو گئی ہو تو طلت چمن کی ہمیں سیر کرنی چاہیے عشا نے ان دونوں کی گفتگو میں بات کو کاٹتے

ہوئے کہا۔ہاں کیوں نہیں آؤ چلتے ہیں شہزادی نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اگے کی طرف سفر روانہ کیا وہ بھاگ کے داخلی دروازے سے ہوتے ہوئے اندر آئی۔دیکھو عشاء یہ ہمارے خزانستان کی شان تلتے چمن ہے جو کہ ہر قسم کے پھولوں سے بھرا ہوا ہے جو کہ تم دیکھ سکتی ہو شہزادی عائزل مسکراتے ہوئے اپنے تلتے چمن کی تعریفوں کا بوجھاڑ عاسنا رہی تھی جس پر وہ مسکراتے ہوئے ہر چیز کا معائنہ کر رہی تھی اور ہر پھول کو اپنے ہاتھوں سے چھو کر اس کی خوشبو میں لوٹ ہو رہی تھی۔جی جی میں جانتی ہوں یہ خزانستان ہے اور یہاں کی ہر چیز ہی قابل نظر ہے ہر چیز پر ہی دل فدا ہونے کا دل چاہتا ہے اج تک میں نے خواب میں بھی ایسی جگہ نہیں دیکھی یہ تو سچ میں خزانستان کی شان ہے مجھے اپ کا باغ بہت پسند ایا میرا بس چلے تو میں تو ساری زندگی یہی رہ جاؤں لیکن ماموجان اف وہ بہت غصے والے ہیں میرے بغیر ایک دن بھی نہیں رہتے یہ تو بادشاہ کے زور زبردستی کرنے پر انہوں نے مجھے کچھ دن کے لیے یہاں بھیج دیا ورنہ وہ تو مجھے حویلی سے باہر ہی نہیں نکلنے دیتے۔یار ایسا بھی کیا مسئلہ ہے تمہارے ماموں کو میرے ہاتھ دو ذرا میں ان کو سیدھا کر کے بھیجوں گی وہ تم پہ اتنی سختی کرتے ہیں۔نہیں عائیزل ایسی بات نہیں ہے وہ میرا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں وہ میری حفاظت کے بارے میں سوچ کے بہت سخت ہوتے جا رہے ہیں وہ

میری ہر چیز کا خیال رکھتے ہیں میں ان کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سنوں گی البتہ تم مجھے ڈانٹ سکتی ہو۔ نہیں عشاء۔ میں تمہیں کیوں ڈانٹوں گی یہ تمہارا اور تمہارے ماموں کی پیار محبت ہے خدا تم لوگوں کی محبت کو ایسے قائم رکھے اور وہ ایسے ہی تمہاری حفاظت کرتے رہے۔ باقی سیر مکمل ہو چکی تھی سورج ڈھلنے والا تھا ائیزے نے جلدی سے سامان وغیرہ سمیٹنے کو کہا اور روانہ ہونے کی تیاری کرنے لگی اپ کو اپنے یہاں ٹھہرنے کے لیے کہہ رہا ہوں ائیزا اور اپ اتنی ضد کر رہی ہیں اپ کافی عرصے بعد ہمارے باغ میں ائی ہیں اور میری ذمہ داری ہے کہ میں اپ کا خاص خیال رکھوں اپ میری بیٹی جیسی ہے۔ نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے میں بھی اپ کی بہت ہی عزت کرتی ہوں اور مجھے اپ کی عزت کرنا پسند بھی ہے لیکن اپ کو سمجھنا چاہیے بابا بہت زیادہ پریشان ہوں گے اور امی امی کو تو میرے بغیر نیند نہیں آئے گی اس لیے میرا محل میں جانا بہت زیادہ ضروری ہے اور عشاء کو تو یہاں ویسے ہی نیند نہیں ائے گی۔ چلیں چندا کوئی بات نہیں اپ خیریت سے جائیں اور باحفاظت جائیں اور پہنچ کر ہمیں ضرور پیغام بھجوایئے گا اگر کوئی شکایت رہ گئی ہو تو معاف کر دیجئے گا بادشاہ کو کوئی شکایت نہیں لگایئے گا ہماری ورنہ وہ تو ہمیں بس چھوڑیں گے نہیں سمجھا کریں نہ شہزادی وہ مسکراتے ہوئے عائیزے کو اپنی مجبوری بتا رہے تھے۔ گفتگو کا

سلسلہ تمام ہوا سر براہ جونی نے ائیزل اور عشاء کو تحائف دیتے ہوئے وہاں سے روانہ کیا۔ کافی لمحے کے بعد وہ دونوں محل میں آ پہنچی چونکہ آج تک شہزادی ائیزل نے اپنی امی کے بغیر کہیں سفر نہیں کیا تھا مگر آج انہوں نے اتنا لمبا سفر اپنی سہیلی کے ساتھ کیا تو جھٹ سے آ کر اپنی امی کے گلے لگی جیسے برسوں بعد اج دونوں کی ملاقات ہوئی ہو۔ ائزل کو محل میں صحیح سلامت پاک کر جیسے ملکہ کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے کچھ ایسا ہو چکا تھا جو نہیں ہونا چاہیے تھا کیا ملکہ کو کوئی مقصد ادھورا رہ چکا تھا مگر کیا نہ جانے کب مگر کیا کیا گیا کہ راز باہر انے تھے۔ ہاں جی چندہا اب آپ لوگ ہمیں بتانا پسند کریں گے کہ اپ لوگوں کو خزانستان کی تلتے چمن کی سیر کیسی لگی؟؟؟؟؟ عشاء کا منہ ابھی کھلنے ہی والا تھا کہ جب ائیزل نے اس کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارتے ہوئے اسے روکا کہ وہ جنگل والی کسی بھی بات کا ذکر نہ کرے یا جس سے بادشاہ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے اور وہ پھر سوال پر سوال پوچھیں گے۔ سفر بہت ہی زیادہ لطف اندوز گزرا اور ہمیں اپ کا شاہی باغ بھی بہت پسند آیا بادشاہ چہرے پر معمولی سے مسکراہٹ لائے عشاء بیٹا ہمیں یہ سن کر اچھا لگا کہ آپ کو سیر پسند آئی شہزادی کہ آپ تھک چکی ہیں۔ بادشاہ عشاہ کے ساتھ میں گفتگو تھے جب شہزادی عائزل کو نڈھال پا کر ان سے پوچھا۔ نہیں ابو جان مجھے تھکاوٹ ہو چکی ہے اور مجھے

آرام کرنے کے لیے کمرے میں جانا ہے یہی کہتے ہوئے وہ سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی بادشاہ سلامت چھت پر کھڑے کچھ خاص سپاہیوں سے سلطنت کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ بادشاہ سلامت ہمیں اپ سے بات کرنی ہے بادشاہ سلامت کچھ سپاہیوں کے ساتھ محو گفتگو تھے جب عشاء نے وہاں آکر بادشاہ سے بات کرنے کی درخواست کی۔۔جی عشاء بیٹا بتایئے کیا کام کچھ خاص کام تھا اپ کو،، تو ہمیں بلوا لیا ہوتا اس طرح اوپر انے کی کیا ضرورت تھی وہ سپاہیوں کو بھیجتے ہوئے عشاء سے مخاطب

ہوئے۔ بادشاہ سلامت دراصل بات یہ ہے کہ مجھے یہاں رہتے ہوئے کافی دن گزر چکے ہیں اور میرے ماموجان پیغام بھجوا بھجوا کر مجھے بار بار وہاں بلا رہے ہیں اپ مجھے جانے کی تیاری کرنی چاہیے میں عائزے کو میں مایوس نہیں کرنا چاہتی مگر وہ ضد لگا کر بیٹھی ہے کہ مجھے ابھی نہیں جانا نہیں جانا لیکن اپ میری بات کو سمجھیں گے اور مجھے یہاں سے جانے دیں۔ ٹھیک ہے عشاء بیٹا جس طرح سے اپ کو مناسب لگے لیکن اگر اپ کچھ دنوں اور ٹھہر جاتی تو عائیزے کو بھی کچھ اچھا محسوس ہو جاتا اپ کے جانے کے بعد وہ پھر سے اپنی مایوسی میں آجائیں گی اور کسی سے بات نہیں کریں گی آپ کے ساتھ ہنستا کھیلتا دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے میں اپ سے درخواست کرتا ہوں کہ کچھ دن اور ٹھہر جائیں تاکہ میں

اس کو ہنستا کھیلتا دیکھ سکوں۔جی بادشاہ سلامت میں اپ کے بعد سے اتفاق رکھتی ہوں لیکن میں ان دنوں میں اتنی مگن ہو گئی کہ اپ نے پیچھے کا سب کچھ جیسے بھول گئی ہوں بادشاہ سلامت اپ تو جانتے ہیں نا کہ مجھے اپنے ماموجان کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا ہوتا ہے کیونکہ ایک مرد کے لیے اس کی بیٹی جیسی عورت کی خدمت کرنا بہت پسند ہے ماں کی عظمت کے ساتھ تو بہت پہلے ہی ہمارے سروں سے غائب ہو چکا ہے اور باباجان کا بھی میرے پاس میرے ماموں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور ان کی ناساز طبیت کی وجہ سے مجھے وہاں جانا ہو گا وہ بہت مصروف رہتے ہیں مجھے ان کا خیال رکھنا پڑتا ہے میں ان کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔وہ تو مجھے یہاں بھیجنے پر آمادہ بھی نہیں تھے یہ تو آپ کے دباؤ کی وجہ سے انہوں نے مجھے یہاں آنے دیا تھا کہ میں ائیزل سے مل کر کچھ دن خوش رہ سکوں لیکن اب وہ چاہتے ہیں کہ میں واپس اپنے ملک میں چلی جاؤں تو بادشاہ سلامت معاف کیجئے گا لیکن اب مجھے جانا ہو گا ٹھیک ہے عشاء بیٹا جیسے آپ کی مرضی۔ چلیں عشاء ایبٹا میں اپ کے سفر کا انتظام کرواتا ہوں عشاء جی مایوسی کے ساتھ کھڑی بادشاہ کے بعد پر اسبات میں سر ہلا دیا۔جی بادشاہ سلامت شکریہ ادھر اؤ شہزادی کو جا کر اطلاع دو کہ۔عشا جی اپنے سفر کے لیے روانہ ہو رہی ہیں ایک سپاہی کو اپنے پاس بلاتے ہوئے بادشاہ نے اسے حکم دیا۔سپاہی اگے جانے

کے لیے بڑا ہی تھا کہ جب عشاء نے اسے جھٹکے سے روکا نہیں بادشاہ سلامت یہ آپ کیا کر رہے ہیں اگر میں نے اپنی جانے کی خبر دینی ہوتی تو میں اسے خود ہی دے دیتی لیکن اپ ایسا نہیں کریں گے وہ بہت ضدی لڑکی ہے وہ اپ کی بیٹی ہے اپ اسے جانتے ہیں وہ مجھے نہیں جانے دیں گی لیکن میرا وہاں جانا کتنا ضروری ہے یہ میں اپ کو پہلے ہی بتا چکی ہوں۔ پر وہ ناراض ہو جائیں گے اور سارا الزام میرے سر پہ ڈال دیں گے کہ میں نے جان بوجھ کر نہیں بتایا بادشاہ عشاء کی طرف ناگواری سے دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس کے اس طرح جانے کے بعد ائیزل ان کے سر پر چڑھ کر ناچے گی کہ وہ ان کو کبھی خوش نہیں دیکھ سکتے جو کہ ہمیشہ کی بات تھی۔ نہیں بادشاہ سلامت آپ میری بات کو سمجھیں بعد کی بعد میں دیکھ لیں گے زیادہ سے زیادہ وہ ایک دو دن ناراض ہوں گی پھر صحیح ہو جائے گی ویسے بھی ہم زیادہ ایک دوسرے سی اتنے دن ناراض نہیں رہ سکتے آخر کار بادشاہ عشاء کی یہی بات پر آمادہ ہو گیا۔ دو سہیلیوں کے درمیان جو محبت پیدا ہوتی ہے اس کو اکثر لوگ سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں اور یہی عشاء اور شہزادی کے درمیان بھی تھا عشاء چھپکے سے عائیزے کے کمرے میں گئی اور عائزے کو دیکھنے لگی عائزے کو عشاہ کے بچھڑنے کا کچھ علم تو نہیں تھا اس لیے وہ بڑے آرام سے سو رہی تھی عشاء شہزادی کے

پاس گئی کچھ دیر اس دیکھنے کے بعد وہاں سے جانے کے لیے پلٹی جیسے ہی عشاء آگے بڑھی عشاء کی پوشاک شہزادی کی چوڑیوں سے اٹک گئی عشاء چونک گئی اور ڈر سے سہم گئی۔ اس کو لگا کہ شاید اس کی پوشاک کو شہزادی نے پکڑا ہے عشاء نے لپک کر دیکھا تو اس کی پوشاک عائزے کی چوڑیوں سے اٹکی ہوئی تھی یہ دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی پھر انہوں نے بہت ہی آرام سے اپنی پوشاک کو عائزے کی چوڑیوں سے الگ کیا وہ ائزے سے دور نہیں جانا چاہتی تھی اس کو ائزے کے ساتھ گزارے ہوئے مستی کے پل یاد آ رہے تھے اور ساتھ میں عشاء کی انکھوں میں آنسو بھی آنے لگے وہ دوڑتی ہوئی باہر آ گئی اتنے میں ایک سپاہی عشاء کو بلانے کے لیے آیا۔ عشاء حسان کو الوداع کرنے گئی حسان عشاء کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے ان کو دعائیں دی بادشاہ نے عشاء کے خاندان کے لیے کچھ عمدہ تحائف بھجوائے اور عشاء کو روانہ کیا۔

خیریت حسان صاحب کیا آج ہم شہزادی کو کھانے پر نہیں بلائیں گے ملکہ نے حیرانی سے بادشاہ سے پوچھا بادشاہ نے کنیز کو اپنے پاس بلایا اور شہزادی عائزے کو کھانے پر بلانے کے لیے کہا۔ کنیز سیڑیاں چڑھتی ہوئی عائیزے کے کمرے میں گئی اور عائزے کو جگایا

ائیزے اسی وقت اٹھی غسل وغیرہ کر کے کھانے کی میز پر آگئی اور کرسی پر بیٹھی۔ کیا بات ہے آج تو سارا کھانا عشاء کی پسند کا بنایا ہوا ہے بتاؤ عیشا کیسا لگ رہا ہے کھانا۔ کھانا کھاتے ہوئے جب وہ عشاء سے مخاطب ہوئی مگر تھوڑی دیر بعد جب وہاں پر کوئی آواز نہ ائی تو اپنے ارد گرد نظر دوڑائی بابا عشاء کہاں ہیں وہ بادشاہ سے مخاطب ہوتے ہوئے عشاء کا پوچھنے لگی۔ چندا آپ کھانا کھائیں عشاء بھی آجائے گی بادشاہ نے کھانا پلیٹ میں ڈالتے ہوئے عائزے کو دیکھا۔ نہیں باباجان آپ اس کی لاپرواہی دیکھیں کل میں تھوڑا سا کھانے میں لیٹ کے ہو گئی تو اس نے پورا ایک گھنٹہ مجھے وہاں پہ ذلیل گیا اور آپ دیکھیں کیسے آرام سے سو رہی ہو گی میں ابھی جاتی ہوں اور اس کو کان سے پکڑ کر یہاں لاتی ہوں وہ مسکراتے ہوئے کرسی سے اٹھ کر واپس کمرے کی طرف جانے لگے کہ جب بادشاہ نے اسے روکا۔ عشاء یہاں پر موجود نہیں ہے بادشاہ سلامت نے اپنی نظریں جھکاتے ہوئے اپنے صاحبزادی کو جواب دیا بے شک وہ اس کے غصے سے واقف تھے کہ اب اور کیا دھماکہ ہونے والا ہے نہیں ابو جان میں جانتی ہوں وہ یہاں نہیں ہے میں اس کے کمرے میں جا کر اس کو بلا کر لاتی ہوں آپ بس تھوڑا سا انتظار کریں ہم سب مل کر ایک ساتھ کھانا کھائیں گے۔ ائزے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ وہ یہاں نہیں ہے۔ نہیں باباجان ایسے کیسے

ہو سکتا ہے وہ کمرے میں ہی ہو گی ملکہ بھی مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے بولی نہیں چند اوہ گھر کو روانہ ہو گئی ہیں شہزادی ائیزل کی انکھوں سے آنسو نکلنے لگے آپ سب مذاق کر رہے ہیں وہ ضرور اپنے کمرے میں ہو گی میں خود دیکھ کر آتی ہوں آپ لوگ بھی نہ بس پتہ نہیں صبح صبح مذاق کے موڈ میں بیٹھے ہوتے ہیں میں بس بھلا کھانا کھاتے وقت بھی کوئی مذاق کرتا ہے۔ وہ تیز تیز قدموں کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی جبکہ ملکہ عالیہ اور بادشاہ حسان ایک دوسرے کو ناگواری کی صورت میں دیکھ رہے تھے کہ اب نہ جانے کیا ہونے والا ہو گا۔ ائیزل بھاگتی ہوئی عشاء کے کمرے میں آئی اور ہر طرف سے اس کو تلاشنا شروع کیا کبھی پردوں کے پیچھے کبھی دروازوں کے پیچھے۔ دیکھو عشاء صبح کے وقت ایسے مذاق نہیں کرتے اگر تم مجھے پریشان کرنے کا سوچ رہی ہو تو ایسا سوچنا بھی مت جلدی سے نیچے کھانے پہ اجاؤ عشاءءءء۔۔۔ وہ چلائے جا رہی تھی مگر اس کو عشاء کی کوئی آواز نہ آئی۔ جب اتنی ساری اوازوں کے بعد بھی عشاء کو نہیں پایا تو شہزادی آنکھوں پر ہاتھ رکھے جلانا شروع ہو گئی اتنی دیر میں ملکہ اور بادشاہ بھی وہاں تشریف لے آئے اور اس کو چپ کروانے لگے مگر وہ تو چپ کرنے کا نام نہیں لے رہی تھی ملکہ کو دھکا دیتے ہوئے وہ بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں گئی اور اندر سے دروازہ بند کر کے اپنا سامان توڑنے لگی حسان

صاحب چپ کھڑے تھے کہ وہ غصے میں کوئی تلخ الفاظ کا استعمال نہ کریں جس کی وجہ سے
ائیزے کو اور زیادہ دکھ ہو۔دیکھو عائیزل میں تمہاری مزید کوئی ایسی حرکت اور برداشت
نہیں کروں گا وہ عشاء کو اپنے گھر جانا تھا اور وہ چلی گئی ہے بس اتنی سی ہی بات ہے اس میں
اتنا چلانے اور غصہ کرنے والی کوئی بات نہیں ہے وہ بھی اشپ کی طرح اپنے ملک کی
شہزادی ہے اس کو بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہے وہ اخترکب تک اس گھر میں رہ سکتی ہے
آپ کو اس طرح سے بلاوجہ کا تماشہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ بات کو
سمجھیں اور چپ چاپ باہر آجائیں۔آپ تو خاموش ہی رہیے ابا حضور آپ تو چاہتے ہی
یہی ہیں کہ میں کبھی خوش رہوں ہی نہ میں جانتی ہوں آپ نے اس کو جان بوجھ کر یہاں
سے بھیجا ہوگا آپ کو میں ہستی کھیلتی بالکل اچھی نہیں لگتی آخر کب تک۔۔۔میں آپ کی
بیٹی ہوں باباجان آپ کیوں نہیں سمجھتے آپ کیوں میری خوشیوں میں ہر وقت خلل
ڈالتے رہتے ہیں وہ سسکیوں سے روتے ہوئے بھی حسان کے دل میں تیر چلا رہی تھی۔
مجھے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی باباجان کیا آپ نے بچپن سے لے کر مجھے اب تک دیا ہی
کیا ہے آپ نے مجھے سب کچھ دے کر بھی مجھے کچھ نہیں دیا اور کچھ نہ لے کر بھی آپ مجھ
سے بہت کچھ لے چکے ہیں ہر وقت پریشانی اداسی مصیبت پر مصیبت اور پھر سے یہ مصیبت

اصل میں مصیبت ہی یہی ہے کہ میں ایک بادشاہ بادشاہ حسان کی شہزادی عائزل ہوں اگر میں ایک معمولی عائزے ہوتی تو شاید آج خوش ہوتی بادشاہ کا دل بہت نرم تھا وہ دل کے تو بہت اچھے تھے مگر شہزادی آج تک ان کو سمجھ نہیں پائی تھی بادشاہ چپ چاپ وہاں سے چلے گئے۔ ملکہ عالیہ بادشاہ کے پیچھے چلتے ہوئے اپنی سوچوں میں گم تھی بادشاہ سلامت زبان درازی کے لیے معذرت مگر آج سب کچھ آپ کو سمجھنا ہوگا یہ سب کچھ آپ کی محبت اور زیادہ لاڑ پیار کا انجام ہے جو وہ آپ سے اتنی بدتمیزی پر اتر آئی ہے کیا اس کو ذرا خیال نہیں آیا کہ اس کا بزرگ باپ سلطنت کی ذمہ داریوں کے ساتھ اس کی ہر خواہش کا خیال کرتا ہے میں اسی لیے آپ سے کہتی تھی کہ اس سے تلوار بازی تیر کمان اور شکار جیسی چیزوں سے دور رکھیں وہ بہت زیادہ آزاد خیال ہو گئی ہے آپ کے بے وجہ لاڑ پیار نے اس کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے آج اس نے آپ سے بدتمیزی کی کل کو مجھ سے بھی کرے گی اور پھر بغاوت پر اتر آئے گی عین ممکن ہے کہ وہ پھر ہم سے ہی تنگ آ کر بھاگ جائے ملکہ کے ان آخری فقرات نے بادشاہ کا دماغ گھما دیا ان کا غصہ ان کے کنٹرول سے باہر ہو چکا تھا اس سے پہلے ملکہ اور کچھ کہتی بادشاہ حسان کے بھاری بھرکم ہاتھ سے بڑا زوردار تھپڑ ملکہ کے حسین چہرے کو چار چاند لگا چکا تھا محل کی دیواروں سے ٹکراتے

ہوئے تھپڑ کی آواز گونج گونج کر زلزلہ پیدا کر رہی تھی ملکہ جب سے بادشاہ حسان کی زندگی میں آئی تھی یہ ان کا پہلا تھپڑ تھا اور شاید آخری بھی۔اج کے بعد ایسے گھٹیا کلمات میری عائزے کے لیے استعمال کیے تو تمہارے حلق سے زبان کھینچ لوں گا اور بھول جاؤں گا کہ تم سے میرا کوئی رشتہ ہے۔اور اپ شہزادی ائیزل کو بالکل اکیلا چھوڑ دیں کچھ دیر آرام کرنے پر اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور شاید تب ہی وہ کسی کی سنیں گی ابھی اس کو اس کی مرضی کرنے دو یہ چند فقرات غصے میں کہتا وہ تنفن کرتا وہاں سے بڑے بڑے قدم اٹھائے ملکہ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا اور ملکہ تو جیسے زمین بوس ہو کر رہ گئی۔

دوسری جانب ایزل سے ابھی تک زمین پر بیٹھ کر روئے جا رہی تھی میرے ساتھ آج غلط تو نہیں کیا عشاء نے مگر صحیح بھی نہیں کیا اگر وہ مجھے بتا کر جاتی تو شاید میں اتنی مایوس نہ ہوتی آخر کار ایسا بھی کیا سوچا اس نے جو وہ مجھے بغیر بتائے یہاں سے چلے گئی گھٹنوں میں سر دبائے وہ روتے ہوئے یہی سوچ رہی تھی عشاانے مجھ سے ایک بار بھی ملنا درست نہیں سمجھا وہ جانتی تھی کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہو سکتی ہے مگر پھر بھی وہ مجھ سے بغیر ملاقات کے ہی چلی گئی میں دوستی میں کیا گیا یہ دھوکہ برداشت نہیں کروں گی پتہ نہیں ائیزل کو ئی اتنی چھوٹی سی بات اتنا بڑا دھواں کیوں لگ رہی تھی؟؟؟

کافی رات ہو چکی تھی عائزے ابھی تک بھی کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی بادشاہ حسان اور ملکہ عالیہ بہت زیادہ پریشان ہونے لگے بادشاہ سلامت نے سپاہیوں کو عائزے کے کمرے کا دروازہ توڑنے کا حکم دیا اور سپاہی دروازہ کو توڑنے کے لیے جیسے ہی وہ آگے بڑھے کہ شہزادی خود ہی اجڑی ہوئی حالت میں نمودار ہوئی۔ حسان اور ملکہ اس کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ سب لوگ نیچے چلیے رات کے کھانے کا وقت ہو چکا ہے اور مجھے ویسے بھی بہت بھوک لگ رہی ہے دوپہر کا کھانا بھی ایسے ہی برباد ہو گیا کھا ہی نہیں سکے بابا جان جلدی چلے نہ نیچے میرے تو پیٹ میں بھوک کی وجہ سے چوہے دوڑ لگا رہے ہیں وہ ہستے مسکراتے ہوئے ملکہ کا کو دیکھ رہی تھی جبکہ ملکہ اور بادشاہ اس کے غیر ارادی اس حرکت پر حیران تھے۔ ائیزل کو واقع کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا وہ پل میں کیا سے کیا بن جاتی تھی کسی کو کچھ اندازہ نہیں ہوتا تھا۔ وہ ایک جنونی لڑکی تھی جنونیت میں آکر وہ کبھی کبھی ایسے فیصلے لے لیتی تھی جس میں ایک لمبے عرصے تک وہ خود بھی پچھتاتی رہتی تھی اور ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا وہ آج سے پہلے بھی کئی مرتبہ ایسی حرکت کر کے پچھتا چکی تھی وہ خود کبھی کبھی ایسے فیصلے لیتے جس پر وہ ایک لمبے عرصے تک پچھتاتی

رہتی تھی۔ائزے چہرے پر جھوٹی مسکان لیے کھانے کے میز کی طرف بڑھ رہی تھی جبکہ بادشاہ اور ملکہ وہیں پر ساکن کے ساکن کھڑے تھے شہزادی ائیزل ان کو پکارتے ہوئے میز کے پاس آگئی اور کنیزوں سے کہنے لگی کہ جلدی سے دستر خوان لگا کنیزوں نے کھانا پیش کیا اور شہزادی ائیزل کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگی اتنے میں حسان اور ملکہ بھی اپنے اپنی کرسیوں پر اکر بیٹھ گئے اور کھانا کھانے لگے بادشاہ اور ملکہ نوالا تو پلیٹ میں سے اٹھاتے مگر ان کی نظریں عائزے کے چہرے پر ہی ٹکی رہی ائیزئے کی آنکھوں میں سے آنسو تو رواں دواں تھے مگر ان کے لبوں پر جھوٹی مسکراہٹ موجود تھی عائزے کھانے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی کہ حسان نے شہزادی کو آواز دیتے ہوئے روکا اور ائزے سے کہنے لگے چندا اگر تم چاہو تو تم عشاء کے ملک جا سکتی ہو عائزے اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی کون عشاء،،،، بادشاہ حسان حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے چلانے لگے اور بولے ائیزے آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے آج نہیں تو کل اس نے جانا ہی تھا اور یہ بات میں آپ کو ہزار مرتبہ پہلے بھی بتا چکا ہوں اس میں کوئی دھوکے والی بات ہی نہیں ہے عائزے آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے سچ میں میں آپ کو سمجھنے سے قاصر ہو گیا ہوں عشاء آپ کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی اور نہ آپ کو مایوس کرنا چاہتی تھی اپ تو ایسے کرتی

پھر رہی ہیں جیسے آپ کا کوئی محبوب آپ کو چھوڑ کر چلا گیا ہو۔۔۔یہ ساری باتیں عائزے کے دل پر جا لگی اور اس کی آنکھوں میں سے آبشار بہنے لگے لیکن وہ ضد کی تو ایسی پکی تھی کہ اگر کسی بات پر اڑ جائے تو مطلب اڑ جائے جب تک خود اپنی ضد سے نہیں ہٹیں گی کوئی جتنا بھی سمجھا دیتا مگر عائزے کے دماغ میں کوئی بات نہیں آتی تھی حسان کو عائزے کی یہی عادت لگتی تھی یہی وجہ تھی کہ عائزے کے دل میں بادشاہ کے لیے نفرت تھی مگر ملکہ عالیہ ان کی تو بات ہی کچھ اور تھی وہ عائزے کی ہر الٹی حرکت اور ضد میں ان کا ساتھ دیا کرتی تھی۔۔بادشاہ تو ایسے نہ تھے کہ عائزے کے بے فضول سی خواہشات کو پورا کرتے وہ ہمیشہ اس کے لیے وہی چیز منتخب کرتے جو مستقبل میں اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مفید ثابت ہوں مگر ملکہ ملکہ تو ایسی نہیں تھی وہ ہمیشہ اس کے مقصد سے ہٹ کر اس کو کسی نہ کسی بہانے سیل سپاٹے کے لیے لے جایا کرتی اس کے باوجود بھی شہزادی کو ملکہ بہت ہی پسند تھی اور رہی بات اس کے ابا حضور کی ان کے لیے تو پیار محبت کا لفظ کہنا بھی گناہ نظر آتا تھا مگر ایسا تھا کیوں؟؟؟اس کی دو وجہ ہو سکتی تھی ایک : یا تو عائزے سب سے انجان تھی اور دوسری: کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ سلطنت کی جال میں پھنسے بلکہ عام لڑکیوں کی طرح سج سنور کر اپنے راجکمار کا انتظار کرے جو آئے گا اور اسے لے جائے

گا۔۔اپنی محفل میں کسی کو بولنے کا موقع اور دوستی میں کیا گیا دھوکہ ہم کبھی نہیں

بھولتے یہی الفاظ بول کر ائیزے اپنے کمرے میں چلی گئی اور سپاہیوں سے کہا کہ میرے

کمرے میں اس ہر چیز کو ہٹا دیا جائے جس کو عشاء نے ہاتھ تک لگایا ہو اور ہر وہ چیز جس کو

عشاء نے ہاتھ لگایا تھا وہاں سے اٹھا کر باہر پھینک دی گئی تھی۔اور بادشاہ سلامت بیچارے

معصومیہ سے کھڑے اس کی اس بجانی ضد کو دیکھتے رہ گئے جس میں وہ کچھ نہیں کر سکتے

تھے۔بچاؤ بچاؤ بچاؤ جب رات کو روتے روتے شہزادی سو گئی تاروں سے بھرے آسمان

میں وہ خواب کی وادیوں میں لوٹ پوٹ ہو رہی تھی تو اسے عشاء کی آواز سنائی دی چنانچہ وہ

کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہی تھی جس میں وہ عشاء کے ساتھ اس جنگل سے گزر رہی تھی جو

باغ سے ہوتے ہوئے گزرتا تھا عشاء پر کچھ لوگوں نے حملہ کیا اور ایسے میں عشاء غائب ہو

گئی ائیزے نے اچانک سے چیخ ماری اور اٹھ بیٹھی وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی ان کا دل بہت

گھبرانے لگا وہ کمرے سے باہر آئی اور ٹلہنے لگی ٹلہتے ہوئے وہ چھت پر گئی اور وہاں گہری

سوچوں میں گم ہو گئی کہ عائزے کو ایک دم سے اپنے جیسی ایک پرچھائی اپنے سامنے کھڑی

ہوئی نظر آئی۔سامنے دکھنے والی پرچھائی بالکل ائزل کی طرح اس کے عکس میں تھی کہ وہ

اس سے محو گفتگو ہوئی کہ تم سمجھنے کیا لگی ہو خود کو ائیزل بولی تم ہو کون اور یہاں آنے کا کیا

مقصد ہے سامنے کھڑے عکس سے وہ گفتگو کرتے ہوئے بہت پاگل لگ رہی تھی میں جانتی ہوں کہ عشاء کے لیے تو تمہارے دل میں کتنی اندھی محبت ہے وہ سچ میں بے قصور ہے اگر کوئی قصور وار ہے تو وہ ہو تم جوان کے آئینے جیسی صاف دوستی پر پتہ نہیں کون کون سے الزام لگا بیٹھی ہو ابھی بھی وقت ہے کچھ نہیں بگڑا اپنی غلطیوں کو سدھار لو عائزے ہم شکل عکس کو پکڑنے کے لیے آگے بڑھی تو وہ غائب ہو گیا اس وقت عائزے کو معلوم ہوا کہ وہ انہی کا عکس اور وہم تھا اگرچہ عائزے بطور ایک وہم تھا مگر ان کی باتیں در حقیقت میں درست تھی آخر کار عائزے کو اپنی بچگانی حرکت کی سمجھ تو آگئی لیکن اسے آگے کیا کرنا چاہیے وہ ابھی تک سوچ میں گم تھی۔ ائزل کے دل میں گھبراہٹ بڑھتی جا رہی تھی اسے لگا عشاء کسی مصیبت میں ہے اور اسے اس کی ضرورت ہے ورنہ ایسا خواب اور پھر ویسا ہی وہم ایسا ہی اتفاق تو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

رات تو جیسے تیسے کر کے ایزل نے گزاری لی مگر صبح ہونے سے پہلے ہی ہلکی ہلکی چاندنی کے سائے میں ابھی اندھیرا ختم نہیں ہوا تھا کہ وہ اپنے بدن کو کالے لباس سے مزین کر کے ایک بیگ تیار کرنے لگی بیگ تیار کرنے کے بعد جب اسے محسوس ہوا کہ وہ اپنی ان آوارہ

اور لمبی زلفوں کو قید کرنا بھول گئی ہے جس کی لٹے اڑ کر اس کے چہرے پر پردہ ڈال رہی تھی عائزے نے جلد ہی اپنی زلفوں کو گول مٹول کر کے ایک تہ دار جوڑا بنایا۔ کیونکہ چوٹی کرنے کے لیے اس کے پاس فضول وقت نہ تھا ورنہ صبح کے کرنے نکلتے ہی اس کا راستہ روک لیتی ایک مخصوص سی سیاہ رنگ کے سوٹ بوٹ میں ملبوس وہ ایک بلند حوصلے کے ساتھ وہاں سے چل پڑی۔ حسان اور ملکہ عالیہ کو بغیر بتائے وہ محل سے روانہ ہوئی چلتے چلتے وہ اسی جنگل میں داخل ہوئی وہ خطروں سے بھرے جنگل میں عشاء کو تلاش کرنے لگے ادھر جب محل میں یہ بات ظاہر ہوئی کہ شہزادی لاپتا ہو چکی ہیں اور محل کے کسی بھی فرد کو کچھ نہیں معلوم کہ اگر شہزادی ائیزل گئی تو گئی کہاں ہے۔ تم سب اندھے ہو کر پہرے داری کرتے ہو کیا تم لوگوں سے اتنا نہیں دیکھا جا سکتا کہ محل میں کون آرہا ہے اور کون جا رہا ہے تم اپنی ذمہ داریوں سے ایسے بے شناس ہو کر گھوڑے بیچ کر سوتے رہے ہو کیا تمہیں سونے کی ذمہ داری دی ہے بادشاہ غصے سے سپاہیوں پر چلا رہا تھا۔ اب تم سب یہاں کھڑے کھڑے تماشہ دیکھتے رہو گے یا ائزل کو ڈھونڈنے کی کوشش بھی کرو گے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے میری بیٹی مجھے محل میں نہ ملی تو تم سب کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دوں گا۔ حسان کی ایک گرجدار آواز پر سارے سپاہی پورے خزانستان میں پھیل گئے اور

شہزادی کی تلاش جاری کی۔ کیا ائزے کیا ضرورت تھی جوش میں آ کے یہاں تک آنے کی مگر یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں کہ وہ تو محض ایک خواب تھا ہو سکتا ہے عشاء صحیح سلامت اپنی منزل تک پہنچ گئی ہو لیکن مجھے اتنی عقل نہیں آئی کہ میں عشاء سے ایک مرتبہ پتہ ہی کروا لیتی لیکن اب اب کیا کروں میں شہزادی جنگل کے بیچوں بیچ بیٹھی ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھے ہوئے خود سے محو گفتگو تھی۔ نہیں نہیں ائیزے تمہیں اتنا برا ابھی نہیں سوچنا چاہیے اگر عشاء سچ میں مصیبت میں ہوئی اور اسی جنگل میں ہوئی تو یہاں آ کر میں نے بالکل درست قدم لیا ہے۔ ائزے ابھی تک اپنے فیصلے میں درست اور غلط کا فیصلہ نہیں کر سکی تھی مگر سوچ اسے سچ میں یہاں تک لے آئی تھی وہ تو عشاء کو بچانے آئی تھی اپنی دوستی کا فرض نبھانے آئی تھی مگر اسے یہ سوچ ذرا نہ آ سکی کہ وہ پہلے اس کے ملک سے ہی پتہ کروا لیتی کہ وہ وہاں ہے یا نہیں اگر نہیں تو جب جا کر اسے یہ قدم اٹھانا چاہیے کیا انسان سچ میں اتنا جذباتی ہوتا ہے جو جذبات میں آ کے اتنے بڑے بڑے قدم اٹھا لیتا ہے۔۔۔ ائزے ابھی تک سوچو میں گم سم اپنے آپ سے محو گفتگو تھی کہ اس کو کسی چیز کے دھاڑنے کی آواز آنے لگی پہلے تو اس نے یہ آواز نظر انداز کر دی مگر جب اس کو جھاڑی ہلتی ہوئی نظر آئی تو وہ چونکنا ہو گئی۔ دھاڑنے کی آواز بلند ہونے لگی اور ایک دم سے وہاں ایک شیر نمودار

ہوا اس کے پاؤں زمین پر ٹکے کے ٹکے رہ گئے اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ اس مصیبت میں کس طرح بھاگے اور کیا کرے ائزے نے پہلے اپنے تیر کمان سے نشانہ لگایا مگر چونکہ وہ نشانے میں بڑی کچی تھی تو نشانہ چونک گیا پھر وہ اپنی دائیں جانب بھاگنے لگی وہ کافی دور تک بھاگی اب ائزے کو شیر نہیں دکھائی دیا اور ائیزے نے سکون کا سانس لیا وہ ہر طرف بھاگی مگر جنگل سے باہر جانے کا راستہ نہ مل سکا۔شہزادی بہادر تو تھی مگر وہ لوگوں سے مقابلہ کرنا جانتی تھی نہ کہ جنگل کے اندھیرے سے اور نہ ہی جانوروں سے اب تو اس کو بہت زیادہ گھبراہٹ ہونے لگی تھی اسے ایک تو جنگل سے باہر جانے کا راستہ نہیں مل رہا تھا اور نہ ہی عشاء کی کوئی خبر۔۔کافی دیر وہ ناکام عاشقوں کی طرح ہر طرف بھٹکتی رہی چلتے چلتے اس کی دودھیا رنگت کی نازک پاؤں پر چھالے پڑنے لگے ہاں وہ نازک بھی تھی بہت نازک مگر اس کا دل نہیں اس کی جسامت نازکی سے بھری تھی مگر ارادے نہیں اس کے ارادے اتنے ہی مضبوط تھے جتنی اس کی جسامت نازک تھی اس کو ہر مصیبت سے لڑنا آتا تھا دوسروں کا منہ توڑ جواب دینا تھا ہاں وہ ایک نازک سی لڑکی تھی مگر اس کے پختہ ارادے اس کے اندر تقریبا مضبوطی کو ظاہر کرتے تھے اگر اس کی کوئی کمزوری تھی تو وہ محض اس کے اپنے تھے تھوڑی دیر خود کو ہی حوصلے دیتے ہوئے اب وہ آگے بڑھی۔۔۔وہ

اب آہستہ آہستہ مرے ہوئے قدموں کے ساتھ چل رہی تھی کہ عائزے کو پھر سے وہی بانسری کی آواز سنائی دی عائزے غور سے بانسری کی آواز سنتے ہوئے اسی جانب بڑھنے لگی آج تو میں اس بانسری کی آواز کا پردہ اٹھا کر ہی رہوں گی آخر کب تک یہ آواز مجھ سے دور بھاگے گی اور آخر کب تک اور کیوں بار بار لگاتار مجھے ہی سنائی دیتی ہے عائزے بانسری کی آواز کی طرف دوڑنے لگی عائزے جب تک دوڑتی رہی جب تک ان کے قدموں میں جان تھی پھر وہ تھک گئی اس کو شدید پیاس اور بھوک نے بھی تنگ کرر کھا تھا۔ مجھے جلدی سے جلدی محل پہنچنا چاہئے میں وہاں جا کر بابا جان سے بات کروں گی اور پھر یہاں پر آکے عشاء کو دوبارہ ڈھونڈنے کی کوشش کروں گی بلکہ نہیں میں یہ حرکت دوبارہ نہیں دہراؤں گی میں پہلے عشاء کے محل سے پتہ کرواؤں گی کہ وہ وہاں ہیں اگر وہاں ہے تو بس بات ختم!!! صبح کی روشن کرنی اپنے گھروں کو لوٹ رہی تھی وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو رہی تھی اور وہ اپنے قدم تیز چلانے لگی اچانک اس کا پاؤں پھسلا اور سامنے ایک گہری کھائی تھی وہ اس کھائی میں بل کھاتی ہوئی جا گری۔

کافی رات ہو چکی تھی عائزے ابھی تک بھی کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی بادشاہ حسان اور ملکہ عالیہ بہت زیادہ پریشان ہونے لگے بادشاہ سلامت نے سپاہیوں کو عائزے کے کمرے کا دروازہ توڑنے کا حکم دیا اور سپاہی دروازہ کو توڑنے کے لیے جیسے ہی وہ آگے بڑھے کہ شہزادی خود ہی اجڑی ہوئی حالت میں نمودار ہوئی۔ حسان اور ملکہ اس کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ سب لوگ نیچے چلیے رات کے کھانے کا وقت ہو چکا ہے اور مجھے ویسے بھی بہت بھوک لگ رہی ہے دوپہر کا کھانا بھی ایسے ہی برباد ہو گیا کھا ہی نہیں سکے باباجان جلدی چلے نہ نیچے میرے تو پیٹ میں بھوک کی وجہ سے چوہے دوڑ لگا رہے ہیں وہ ہستے مسکراتے ہوئے ملکہ کا کو دیکھ رہی تھی جبکہ ملکہ اور بادشاہ اس کے غیر ارادی اس حرکت پر حیران تھے۔ ائیزل کو واقع کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا وہ پل میں کیا سے کیا بن جاتی تھی کسی کو کچھ اندازہ نہیں ہوتا تھا۔ وہ ایک جنونی لڑکی تھی جنونیت میں آکر وہ کبھی کبھی ایسے فیصلے لے لیتی تھی جس میں ایک لمبے عرصے تک وہ خود بھی پچھتاتی رہتی تھی اور ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا وہ آج سے پہلے بھی کئی مرتبہ ایسی حرکت کر کے پچھتا چکی تھی وہ خود کبھی کبھی ایسے فیصلے لیتے جس پر وہ ایک لمبے عرصے تک پچھتاتی رہتی تھی۔ ائزے چہرے پر جھوٹی مسکان لیے کھانے کے میز کی طرف بڑھ رہی تھی جبکہ

بادشاہ اور ملکہ وہیں پر ساکن کے ساکن کھڑے تھے شہزادی ائیزل ان کو پکارتے ہوئے میز کے پاس آگئی اور کنیزوں سے کہنے لگی کہ جلدی سے دستر خوان لگا کنیزوں نے کھانا پیش کیا اور شہزادی ائیزل کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگی اتنے میں حسان اور ملکہ بھی اپنے اپنی کرسیوں پر آکر بیٹھ گئے اور کھانا کھانے لگے بادشاہ اور ملکہ نوالا تو پلیٹ میں سے اٹھاتے مگر ان کی نظریں عائزے کے چہرے پر ہی ٹکی رہی ائیزے کی آنکھوں میں سے آنسو تو رواں دواں تھے مگر ان کے لبوں پر جھوٹی مسکراہٹ موجود تھی عائزے کھانے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی کہ حسان نے شہزادی کو آواز دیتے ہوئے روکا اور ائزے سے کہنے لگے چندا اگر تم چاہو تو تم عشاء کے ملک جا سکتی ہو عائزے اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی کون عشاء،،،، بادشاہ حسان حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے چلانے لگے اور بولے ائیزے آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے آج نہیں تو کل اس نے جانا ہی تھا اور یہ بات میں آپ کو ہزار مرتبہ پہلے بھی بتا چکا ہوں اس میں کوئی دھوکے والی بات ہی نہیں ہے عائزے آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے سچ میں میں آپ کو سمجھنے سے قاصر ہو گیا ہوں عشاء آپ کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی اور نہ آپ کو مایوس کرنا چاہتی تھی اپ تو ایسے کرتی پھر رہی ہیں جیسے آپ کا کوئی محبوب آپ کو چھوڑ کر چلا گیا ہو۔۔۔ یہ ساری باتیں عائزے

کے دل پر جا لگی اور اس کی آنکھوں میں سے آبشار بہنے لگے لیکن وہ ضد کی تو ایسی پکی تھی کہ اگر کسی بات پر اڑ جائے تو مطلب اڑ جائے جب تک خود اپنی ضد سے نہیں ہٹیں گی کوئی جتنا بھی سمجھا دیتا مگر عائزے کے دماغ میں کوئی بات نہیں آتی تھی حسان کو عائزے کی یہی عادت لگتی تھی یہی وجہ تھی کہ عائزے کے دل میں بادشاہ کے لیے نفرت تھی مگر ملکہ عالیہ ان کی تو بات ہی کچھ اور تھی وہ عائزے کی ہر الٹی حرکت اور ضد میں ان کا ساتھ دیا کرتی تھی۔۔ بادشاہ تو ایسے نہ تھے کہ عائزے کے بے فضول سی خواہشات کو پورا کرتے وہ ہمیشہ اس کے لیے وہی چیز منتخب کرتے جو مستقبل میں اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مفید ثابت ہوں مگر ملکہ ملکہ تو ایسی نہیں تھی وہ ہمیشہ اس کے مقصد سے ہٹ کر اس کو کسی نہ کسی بہانے سیل سپاٹے کے لیے لے جایا کرتی اس کے باوجود بھی شہزادی کو ملکہ بہت ہی پسند تھی اور رہی بات اس کے ابا حضور کی ان کے لیے تو پیار محبت کا لفظ کہنا بھی گناہ نظر آتا تھا مگر ایسا تھا کیوں ؟؟؟ اس کی دو وجہ ہو سکتی تھی ایک : یا تو عائزے سب سے انجان تھی اور دوسری: کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ سلطنت کی جال میں پھنسے بلکہ عام لڑکیوں کی طرح سج سنور کر اپنے راجکمار کا انتظار کرے جو آئے گا اور اسے لے جائے گا۔۔۔ اپنی محفل میں کسی کو بولنے کا موقع اور دوستی میں کیا گیا دھوکہ ہم کبھی نہیں

بھولتے یہی الفاظ بول کر ائیزے اپنے کمرے میں چلی گئی اور سپاہیوں سے کہا کہ میرے کمرے میں اس ہر چیز کو ہٹا دیا جائے جس کو عشاء نے ہاتھ تک لگایا ہو اور ہر وہ چیز جس کو عشاء نے ہاتھ لگایا تھا وہاں سے اٹھا کر باہر پھینک دی گئی تھی۔اور بادشاہ سلامت بیچارے معصومیہ سے کھڑے اس کی اس بجانی ضد کو دیکھتے رہ گئے جس میں وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔بچاؤ بچاؤ بچاؤ جب رات کو روتے روتے شہزادی سو گئی تاروں سے بھرے آسمان میں وہ خواب کی وادیوں میں لوٹ پوٹ ہو رہی تھی تو اسے عشاء کی آواز سنائی دی چنانچہ وہ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہی تھی جس میں وہ عشاء کے ساتھ اس جنگل سے گزر رہی تھی جو باغ سے ہوتے ہوئے گزرتا تھا عشاء پر کچھ لوگوں نے حملہ کیا اور ایسے میں عشاء غائب ہو گئی ائیزے نے اچانک سے چیخ ماری اور اٹھ بیٹھی وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی ان کا دل بہت گھبرانے لگا وہ کمرے سے باہر آئی اور ٹلہنے لگی ٹلہتے ہوئے وہ چھت پر گئی اور وہاں گہری سوچوں میں گم ہو گئی کہ عائزے کو ایک دم سے اپنے جیسی ایک پرچھائی اپنے سامنے کھڑی ہوئی نظر آئی۔سامنے دکھنے والی پرچھائی بالکل ائزل کی طرح اس کے عکس میں تھی کہ وہ اس سے محو گفتگو ہوئی کہ تم سمجھنے کیا لگی ہو خود کو ائیزل بولی تم ہو کون اور یہاں آنے کا کیا مقصد ہے سامنے کھڑے عکس سے وہ گفتگو کرتے ہوئے بہت پاگل لگ رہی تھی میں

جانتی ہوں کہ عشاء کے لیے تو تمہارے دل میں کتنی اندھی محبت ہے وہ سچ میں بے قصور ہے اگر کوئی قصور وار ہے تو وہ ہو تم جو ان کے آئینے جیسی صاف دوستی پر پتہ نہیں کون کون سے الزام لگا بیٹھی ہوا ابھی بھی وقت ہے کچھ نہیں بگڑا اپنی غلطیوں کو سدھار لو عائزے ہم شکل عکس کو پکڑنے کے لیے آگے بڑھی تو وہ غائب ہو گیا اس وقت عائزے کو معلوم ہوا کہ وہ انہی کا عکس اور وہم تھا اگرچہ عائزے بطور ایک وہم تھا مگر ان کی باتیں در حقیقت میں درست تھی آخر کار عائزے کو اپنی بچگانی حرکت کی سمجھ تو آ گئی لیکن اسے آگے کیا کرنا چاہیے وہ ابھی تک سوچ میں گم تھی۔ائزل کے دل میں گھبراہٹ بڑھتی جا رہی تھی اسے لگا عشاء کسی مصیبت میں ہے اور اسے اس کی ضرورت ہے ورنہ ایسا خواب اور پھر ویسا ہی وہم ایسا ہی اتفاق تو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔رات تو جیسے تیسے کر کے ایزل نے گزاری لی مگر صبح ہونے سے پہلے ہی ہلکی ہلکی چاندنی کے سائے میں ابھی اندھیرا ختم نہیں ہوا تھا کہ وہ اپنے بدن کو کالے لباس سے مزین کر کے ایک بیگ تیار کرنے لگی بیگ تیار کرنے کے بعد جب اسے محسوس ہوا کہ وہ اپنی ان آوارہ اور لمبی زلفوں کو قید کرنا بھول گئی ہے جس کی لٹے اڑ کر اس کے چہرے پر پردہ ڈال رہی تھی عائزے نے جلد ہی اپنی زلفوں کو گول مٹول کر کے ایک تہ دار جوڑا بنایا۔کیونکہ چوٹی کرنے کے لیے اس کے پاس فضول وقت نہ تھا

ورنہ صبح کے کرنے نکلتے ہی اس کا راستہ روک لیتی ایک مخصوص سی سیاہ رنگ کے سوٹ بوٹ میں ملبوس وہ ایک بلند حوصلے کے ساتھ وہاں سے چل پڑی۔ حسان اور ملکہ عالیہ کو بغیر بتائے وہ محل سے روانہ ہوئی چلتے چلتے وہ اسی جنگل میں داخل ہوئی وہ خطروں سے بھرے جنگل میں عشاء کو تلاش کرنے لگے ادھر جب محل میں یہ بات ظاہر ہوئی کہ شہزادی لاپتا ہو چکی ہیں اور محل کے کسی بھی فرد کو کچھ نہیں معلوم کہ اگر شہزادی ائیزل گئی تو گئی کہاں ہے۔ تم سب اندھے ہو کر پہرے داری کرتے ہو کیا تم لوگوں سے اتنا نہیں دیکھا جا سکتا کہ محل میں کون آ رہا ہے اور کون جا رہا ہے تم اپنی ذمہ داریوں سے ایسے بے شناس ہو کر گھوڑے بیچ کر سوتے رہے ہو کیا تمہیں سونے کی ذمہ داری دی ہے بادشاہ غصے سے سپاہیوں پر چلا رہا تھا۔ اب تم سب یہاں کھڑے کھڑے تماشہ دیکھتے رہو گے یا ائزل کو ڈھونڈنے کی کوشش بھی کرو گے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے میری بیٹی مجھے محل میں نہ ملی تو تم سب کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دوں گا۔ حسان کی ایک گرجدار آواز پر سارے سپاہی پورے خزانستان میں پھیل گئے اور شہزادی کی تلاش جاری کی۔ کیا ائزے کیا ضرورت تھی جوش میں آ کے یہاں تک آنے کی مگر یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں کہ وہ تو محض ایک خواب تھا ہو سکتا ہے عشاء صحیح سلامت اپنی منزل تک پہنچ گئی ہو لیکن مجھے اتنی عقل نہیں

آئی کہ میں عشاء سے ایک مرتبہ پتہ ہی کروالیتی لیکن اب اب کیا کروں میں شہزادی جنگل

کے بیچوں بیچ بیٹھی ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھے ہوئے خود سے محو گفتگو تھی۔ نہیں نہیں

ائیزے تمہیں اتنا برا ابھی نہیں سوچنا چاہیے اگر عشاء سچ میں مصیبت میں ہوئی اور اسی

جنگل میں ہوئی تو یہاں آکر میں نے بالکل درست قدم لیا ہے۔ ائزے ابھی تک اپنے فیصلے

میں درست اور غلط کا فیصلہ نہیں کر سکی تھی مگر سوچ اسے سچ میں یہاں تک لے آئی تھی

وہ تو عشاء کو بچانے آئی تھی اپنی دوستی کا فرض نبھانے آئی تھی مگر اسے یہ سوچ ذرا نہ آسکی

کہ وہ پہلے اس کے ملک سے ہی پتہ کروالیتی کہ وہ وہاں ہے یا نہیں اگر نہیں تو جب جا کر

اسے یہ قدم اٹھانا چاہیے کیا انسان سچ میں اتنا جذباتی ہوتا ہے جو جذبات میں آ کے اتنے

بڑے بڑے قدم اٹھالیتا ہے۔۔۔ائزے ابھی تک سوچو میں گم سم اپنے آپ سے محو گفتگو

تھی کہ اس کو کسی چیز کے دھاڑنے کی آواز آنے لگی پہلے تو اس نے یہ آواز نظر انداز کر دی

مگر جب اس کو جھاڑی ہلتی ہوئی نظر آئی تو وہ چونکنا ہو گئی۔ دھاڑنے کی آواز بلند ہونے لگی

اور ایک دم سے وہاں ایک شیر نمودار ہوا اس کے پاؤں زمین پر ٹکے کے ٹکے رہ گئے اسے

سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ اس مصیبت میں کس طرح بھاگے اور کیا کرے ائزے نے پہلے

اپنے تیر کمان سے نشانہ لگایا مگر چونکہ وہ نشانے میں بڑی کچی تھی تو نشانہ چونک گیا پھر وہ

اپنی دائیں جانب بھاگنے لگی وہ کافی دور تک بھاگی اب ائزے کو شیر نہیں دکھائی دیا اور ائیزے نے سکون کا سانس لیا وہ ہر طرف بھاگی مگر جنگل سے باہر جانے کا راستہ نہ مل سکا۔ شہزادی بہادر تو تھی مگر وہ لوگوں سے مقابلہ کرنا جانتی تھی نہ کہ جنگل کے اندھیرے سے اور نہ ہی جانوروں سے اب تو اس کو بہت زیادہ گھبراہٹ ہونے لگی تھی اسے ایک تو جنگل سے باہر جانے کا راستہ نہیں مل رہا تھا اور نہ ہی عشاء کی کوئی خبر۔۔کافی دیر وہ ناکام عاشقوں کی طرح ہر طرف بھٹکتی رہی چلتے چلتے اس کی دودھیا رنگت کی نازک پاؤں پر چھالے پڑنے لگے ہاں وہ نازک بھی تھی بہت نازک مگر اس کا دل نہیں اس کی جسامت نازکی سے بھری تھی مگر ارادے نہیں اس کے ارادے اتنے ہی مضبوط تھے جتنی اس کی جسامت نازک تھی اس کو ہر مصیبت سے لڑنا آتا تھا دوسروں کا منہ توڑ جواب دینا تھا ہاں وہ ایک نازک سی لڑکی تھی مگر اس کے پختہ ارادے اس کے اندر تقریبا مضبوطی کو ظاہر کرتے تھے اگر اس کی کوئی کمزوری تھی تو وہ محض اس کے اپنے تھے تھوڑی دیر خود کو ہی حوصلے دیتے ہوئے اب وہ آگے بڑھی۔۔۔وہ اب آہستہ آہستہ مرے ہوئے قدموں کے ساتھ چل رہی تھی کہ عائزے کو پھر سے وہی بانسری کی آواز سنائی دی عائزے غور سے بانسری کی آواز سنتے ہوئے اسی جانب بڑھنے لگی آج تو میں اس بانسری کی آواز کا پردہ اٹھا کر ہی

رہوں گی آخر کب تک یہ آواز مجھ سے دور بھاگے گی اور آخر کب تک اور کیوں بار بار لگاتار مجھے ہی سنائی دیتی ہے عائزے بانسری کی آواز کی طرف دوڑنے لگی عائزے جب تک دوڑتی رہی جب تک ان کے قدموں میں جان تھی پھر وہ تھک گئی اس کو شدید پیاس اور بھوک نے بھی تنگ کرر کھا تھا۔ مجھے جلدی سے جلدی محل پہنچنا چاہئے میں وہاں جا کر بابا جان سے بات کروں گی اور پھر یہاں پر آکے عشاء کو دوبارہ ڈھونڈنے کی کوشش کروں گی بلکہ نہیں میں یہ حرکت دوبارہ نہیں دہراؤں گی میں پہلے عشاء کے محل سے پتہ کرواؤں گی کہ وہ وہاں ہیں اگر وہاں ہے تو بس بات ختم!!! صبح کی روشن کرنی اپنے گھروں کو لوٹ رہی تھی وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو رہی تھی اور وہ اپنے قدم تیز چلانے لگی اچانک اس کا پاؤں پھسلا اور سامنے ایک گہری کھائی تھی وہ اس کھائی میں بل کھاتی ہوئی جا گری۔

زمن تمہیں میری ایک بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی تم کیوں میری کہی باتوں کا کہنا نہیں مانتے بعض دفعہ میری کئی باتوں کو نظر انداز کر کے تم خود کو مصیبت میں پھنسا چکے ہو مگر ہم معصوم لوگوں کو کیا قصور ہے رحم کر وزمن اب تو بھوک کی وجہ سے فرانے رو رو کر برا حال کیا ہوا ہے اور جو مجھے ذلیل کر رہی ہے وہ الگ دارین خفگی کے اندر بول رہی تھی آپا

آپ کچھ دیر صبر کریں میں اسی کا انتظام کر رہا ہوں زمن جیسے جان چھڑاتے ہوئے بولا تھا

اچھا تم یہاں بیٹھ کر کیا کر رہے ہو؟؟ کیا تمہارا ارادہ زمین میں سے لکڑیاں نکالنے کا ہے دو

دن پہلے کا تم سے کہہ رہی تھی کہ زمن لکڑیاں ختم ہو چکی ہیں مگر تم کو سنائی دے تب

نہ،،،، آپا آپ کو شاید پتہ نہیں یا پھر اپ بھول گئی ہیں گزشتہ رات ہی میں پاس میں موسلا

دھار بارش ہوئی یہاں ساری لکڑیاں گیلی ہو چکی تھی اگر میں لے بھی آؤں تو بھی کسی کام

کے نہیں زمن نے تفصیل دیتے ہوئے دارین آپا کو آگاہ کرنا چاہا اچھا وہ تو ٹھیک ہے مگر اب

تم اسی لکڑی اور کلہاڑے سے بیٹھے کیا بنا رہے ہو کیونکہ میں اور تم مل کر اور جگہ تلاش

کرتے ہیں دارین نے زمن کے ہاتھ میں نوک دار لکڑی دیکھتے ہوئے کہا دارین بی بی جی

آپ بھی نا بس بال کی کھال اتار کر ہی دم لیتی ہیں۔اب میں نے جہاں لکڑیاں لینے جانا ہے

وہاں پر جنگلی جانوروں کا خدشہ ہے اسی لیے بالا بنا رہا ہوں زمین سے نوکدار لکڑی کے پیچھے

ڈنڈے کو جوڑتے ہوئے بولا۔اچھا ٹھیک ہے خیال سے جانا اور اندھیرا ہونے سے پہلے ہی

لوٹ آنا۔۔ معلوم ہے آپا بس آپ فرا کا خیال رکھئے گا میں شام سے پہلے ہی آجاؤں گا یہ

کہتے ہوئے وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا چلا گیا دارین آپا دارین آپا۔۔۔۔۔ کیا ہو رہا ہے

فرا،،دارین کو ڈھونڈتے ہوئے ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی جی آپا کی جان کا عذاب یہاں ہوں میں توبہ توبہ میں کیا عذاب ہوں آپ لوگوں کے لیے

فرا منہ بناتے ہوئے زمین کو گھورنے لگی۔ہاں اس میں کوئی شک تو نہیں دارین نے مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے کہا۔اگر مجھے اگلے کچھ وقت تک کھانا نہ ملا تو اپ سے یہ عذاب ٹل جائے گا گھومتے پھرتے اس کی زبان کی رفتار ابھی بھی تیز تھی۔ نہیں فرا ایسی خوشیاں میری قسمت میں کہاں اپ فرہا چڑچڑے ہوتے ہوئے بولی فر بس کچھ دیر صبر کرو زمن بھائی لکڑیاں دے کے آتے ہی ہوں گے دارین فرا کو سینے سے لگائے ہوئے تسلی دینے لگی کیا مطلب زمن بھائی جنگل گئے ہیں کیا جی ہاں گئے تو ہیں اوہو وہ ماتھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے افسوس کا اظہار کرنے لگی کیوں تمہیں کوئی کام تھا آبرو اچکائے دارین نے فرا سے سوال کیا۔ نہیں مجھے جانا تھا طبیعت ٹھیک نہیں ہے حکیم سے دوائی لے لیتی فرا معصوم سی شکل بنائے کہنے لگی یہ جو تمہاری روز روز طبیعت خراب ہو جاتی ہے نا سب سمجھتی ہوں میں ذرا قابو میں رہو زمن کو پتہ لگا نا تو جان سے مار دے گا تمہیں ہاں خود کو تو کبھی ہوئی نہیں محبت اس میں ہمارا کیا قصور فرا جیسے اداس ہوئی تھی۔اچھا تم جا کر ذرا سو جاؤ بھوک کا احساس نہیں ہو گا فرا کا کندھا تھپاتے ہوئے اسے گھر لے آئی۔ جنگل کے بیچ و بیچ بنے ایک

جھوپڑی جیسے خوبصورت گھر میں تین بہن بھائی رہتے تھے ایک بھائی شاہ زمان اور اس کی دو بہنیں فرا اور دارین۔ دارین سلجھی ہوئی طبیعت کی مالک تھی ہر چیز پر نہایت سیدھی سادھی اور سادگی پسند جبکہ فرا بہت ذہین اور مہارتوں میں اول نمبر پر تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا تو کوئی حال ہی نہ پوچھے ہر ایک کو منہ توڑ جواب دینے والی شرارتوں میں بہت ماہر گھر میں سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے سب کی بہت زیادہ لاڈلی تھی شاہ زمان اور دارین بڑے ہونے کے ناطے سے پورے گھر کو سنبھالتے تھے ان کے گھر کی ایک بڑی ان کی دادی تھی مگر وہ کام کے سلسلے میں عرصے سے باہر رہتی تھی۔ شاہ زمان دارین اور فرا تینوں ایک معمولی سے گھر میں بہت پیاری زندگی گزار رہے تھے جن میں کوئی مصیبت تکلیف کوئی نہیں تھی اگر کوئی مصیبت آ بھی جاتی تو اس کو شاہ زمان پر سے گزرنا پڑتا تھا اپنی بہنوں تک پہنچنے کے لیے وہ اس مصیبت کا گلا وہیں گھوٹ دیتا تھا۔ اپنی بڑی بہن کی صحبت میں رہ کر شاہ زمان نے سادگی تو پسند کر لی لیکن وہ اس کی طرح نہ تو صبر کرنا سیکھا اور نہ ہی اپنے غصے پر قابو پانا سیکھا وہ بہت ہی خاموش طبیعت کا سلجھا ہوا اونچا لمبے قد کا تھا جس کی رنگت بہت گوری تھی۔ سیاہ کالی آنکھوں والا وہ کوئی شہزادہ معلوم ہوتا تھا جس کے چہرے پر کالی ہلکی ہلکی داڑھی تھی اور اس کے بالوں کا رنگ بھی بہت سیاہ تھا جس کی وجہ

سے اس کا چہرہ چودھویں کا چاند نظر آتا تھا جس کو رات کے کالے بادلوں نے گھیر رکھا ہو۔اس کو دیکھ کر کوئی بھی اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ صرف ایک جنگل میں رہنے والا ایک عام سا باشندہ ہے جو کہ شہزادے کی صورت رکھتا تھا۔فرا اور دارین اپنے بھائی کی بہت لاڈلی تھی اس لیے وہ اس کو شاہ زمان کی بجائے زمن کے نام سے پکارتی تھی جو کہ شاہ زمان کو بہت پسند تھا لیکن اس کے علاوہ وہ اپنا یہ نام کسی اور کے منہ سے سننا پسند نہیں کرتا تھا۔زمن اپنی دھن میں چلتا جا رہا تھا سفر زیادہ لمبا تھا تو اپنے پاس سے رکھی بانسری نکال کر بجانے لگا بانسری کے دلکش سر جیسے ہی فضا میں بلند ہوئے اسے جھاڑی کے پاس کچھ محسوس ہوا دل کو مضبوط کرتے ہوئے جھاڑی کے پاس گیا کسی کے تیز تیز سانسوں کی آواز آنے لگی کانٹے دار جھاڑیوں کو ایک طرف کرتے اس سے ہاتھوں سے ہٹانا شروع کیا۔جھاڑیوں کے پتے ہٹانے پر اس سے زمین پر اوندھے منہ گری ہوئی ایک لڑکی ملی سر پر چوٹ کی وجہ سے لال سیال مایا بہہ رہا تھا اس کی تیز سانسوں کی آواز اس کے کانوں تک باآسانی پہنچ رہی تھی مطلب وہ زندہ تھی۔زمن نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بالا کو ایک طرف اچھالتے ہوئے اس کو اپنی باہوں میں بھرے اٹھا کے چلتا گھر کی جانب بڑھا شاید وہ بھول گیا تھا کہ وہ یہاں کیا کرنے آیا تھا۔گھر میں آکر شاہ زمان نے اس

لڑکی کو بستر پر لٹا دیا اتنے میں زمن کی بہنیں بھاگتی ہوئی آئی اور زمن سے ان گنت سوال کرنے لگی کہ یہ لڑکی کون ہے کہاں سے ملی زخمی کیسی ہوئی وغیرہ وغیرہ زمن نے ان سب کو چپ کرواتے ہوئے کہا کہ سب کچھ بعد میں پوچھنا ابھی تم اس کا خیال رکھو اتنے میں میں جلدی سے حکیم صاحب کو بلا کر لاتا ہوں زمن دوڑتے ہوئے حکیم صاحب کو بلانے چلا گیا۔ شاہ زمان حکیم کو بلانے جا چکا تھا جبکہ دارین اور فرا کی خون دیکھ کر بری سے بری حالت ہو رہی تھی وہ اس کے ہاتھ پاؤں مسل رہی تھی تا کہ اس کو ہوش اسکے جبکہ دارین اس کے سر پر بیٹھے ہوئے کپڑے سے خون کو صاف کر رہی تھی۔ دارین جو سب سے زیادہ پریشانی میں ڈوبی ہوئی تھی کہ یہ لڑکی آخر کون ہے اور زمن اس کو کیوں اٹھا کر لایا ہے جبکہ فرا شرارتوں کا دواخانہ لڑکی کو غور سے دیکھے جا رہی تھی اور کہنے لگی دارین آپا ویسے نا یہ لڑکی ہے تو پیاری۔۔۔ لڑکی تو پیاری ہے ہی مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بھائی کو ملی کہاں سے وہ ابھی بھی پورے گور و شور سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے اپنے سوال کے منتظر تھی کہ جب دارین نے اسے ڈانٹا تمہاری زبان کو سکون نہیں ہے پہلے اس بیچاری کو ہوش میں آنے دو اس کی حالت اتنی بری اور تم پتہ نہیں کون کون سے خیال ذہن میں لیے بیٹھی ہو ۔ ہو سکتا ہے یہ راستہ بھٹک گئی ہو دارین نے فرا کو ڈانٹتے ہوئے اسے چپ کروایا جو کہ ابھی

بھی بولنے کے ہی موڈ میں کھڑی تھی۔۔ نہیں نہیں دارین باجی مجھے تو لگتا ہے اس لڑکی کو کوئی اغوا کر کے لے جا رہا ہو گا اور زمن بھائی نے ڈاکو سے خوب لڑائی کر کے اس لڑکی کو بچا لیا۔ فرا بھی بھی اپنی ضد پر اڑے ہوئے تلملاتے ہوئے بولے جا رہی تھی جب کہ دارین اس کو چپ کروانے کے لیے ہاتھ جوڑ رہی تھی مہربانی فرماؤ اور چپ ہو جاؤ بہت زیادہ بولتی ہو تم اگر لڑکی کو ہوش آیا تو اس نے تمہیں ایسے بولتے دیکھ کے دوبارہ سے بھی ہوش ہو جانا ہے کہ کس پاگل لڑکی کے سامنے مجھے لا کر رکھ دیا ہے۔۔ دارین آپی آپ مجھے ایسے چپ نہ کروایا کریں دیکھیں ایک دن آئے گا جب آپ میری میری آواز سننے کو ترسیں گے مگر آپ کو میری آواز نہیں ملے گی وہ بچوں کے جیسے لاڈ دکھاتے ہوئے منہ بسورتے رہ گئی جبکہ دارین اس لڑکی کے پاس اٹھ کر فرا کے پاس آئی اور اس گلے لگا کر کہا کہ کب سے ایسا سن ہی رہی ہوں کبھی ایسا ہوا کہ نہیں کہ میں تمہاری آواز سننے کو ترس جاؤں پتہ نہیں وہ دن کب آئے گا جب میں تمہاری آواز سننے کو بھی ترس جاؤں گی۔۔۔ دارین آپ بھی اب ہنس کر میرے ساتھ مذاق مت کریں مجھے پتہ ہے وہ دن آئے گا وہ انکھیں نم کیے دارین سے اور زیادہ لاڈ اٹھوا رہی تھی میری جان ایسی باتیں کی نہیں جاتی بلکہ کر کے دکھائی جاتی ہیں یہ بات تم برسوں سے بولتی آ رہی ہو مگر آج تک کر کے نہیں دکھائی دارین نے

فرا کا منہ دیکھتے ہوئے اور زیادہ مذاق کرنا چاہا۔ان دونوں بہنوں کی ابھی لاڑ ڈپیار والی گفتگو جاری ہی تھی کہ جب زمن حکیم صاحب کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوا حکیم عدیل نے اس لڑکی کی نبض دیکھنے کے لیے اس کا ہاتھ پکڑا تو فرا ایک دم سے بولی معاف کیجئے گا مگر آپ لڑکی کا ہاتھ چھوڑے ہم پہلے سے ہی اس کی نبض دیکھ چکے ہیں زمن فرا کو گھورتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا موشی حکیم صاحب کو اپنا کام کرنے دو حکیم صاحب نے زمن کو کچھ جڑی بوٹیوں سے بنی ادویات دی اور ہدایت دی کہ اس کا خاص طور پر خاص خیال رکھا جائے کیونکہ یہ ذہنی طور پر بہت کمزور ہیں اور ادویات وقت پر رے دماغ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کے یادداشت جانے کا بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے حکیم عدل اٹھ کر وہاں سے جانے لگا زمن حکیم کے پاس گیا اس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے حکیم عدیل نے اس کا تہہ دل سے خیال رکھنے کو کہا سنو زمن صاحب مجھے ایسے لگتا ہے کہ میں نے اس لڑکی کو کہیں دیکھا ہے پر یاد نہیں آرہا کہ کہاں۔۔؟؟ تم فکر نہیں کرو عدیل اگر اسے میری مدد کی ضرورت ہوئی تو میں کردوں گا۔ جتنی تمہاری کھڑوسوں والی شکل ہے نا شکل دیکھ کے لگتا ہے کہ تم کسی کے ساتھ اتنی اچھی ہمدردی نہیں کر سکتے۔عدیل اچھے سے جانتا تھا کہ شاہ زمان بہت سخت طبیعت کا مالک ہے وہ بہت جلدی کسی کے ساتھ ایسی ہمدردی نہیں کر سکتا

آج تک اتنے عرصے بعد بھی بچپن سے لے کر اب تک صرف اس کی عدیل کے ساتھ دوستی ہوئی تھی اس کے علاوہ اس نے نہ تو کسی کو اپنا ہمدرد بنایا نہ دوست عدیل کی اچھائیوں کی وجہ سے وہ اس کا بہت اچھا دوست بن چکا تھا مگر کسی اور کا اس کی زندگی میں آنا یہ تو ناممکن ہی تھا یا شاید نہیں۔زمن حکیم عدیل سے بات کر کے واپس جا چکا تھا اتنے میں فرا پیچھے سے بھاگتی ہوئی آئی حکیم عدیل۔۔۔اس نے زوردار آواز لگائی جس پر عدیل کے لب مسکرائے جی ضرور،،اس نے تہ دل سے جواب دیا. چھوڑو فرا کیا کر رہی ہو مجھے درد ہو رہا ہے فرا جس نے آتے ہی عدیل کا کان پکڑ لیا تھا اور زور سے موڑے جا رہی تھی اور وہ بیچارہ درد سے کراتے ہوئے بول رہا تھا کہ فرا میرا کان چھوڑ دو فرا کی ضد پکی تھی بولی نہیں پہلے مجھے بتاؤ گے تم نے اس لڑکی کو کہاں دیکھا ہے تم نے ابھی ابھی کہا کہ تم نے اس لڑکی کو کہیں دیکھا ہے تمھاری بڑی آنکھیں ہیں دنیا میں ہر جگہ دیکھتے پھر رہے ہو فرا انسان کی آنکھیں دیکھنے کے لیے ہی بنائی ہیں کسی جگہ دیکھ لیا ہو گا پر ابھی مجھے یاد نہیں کہ میں نے کہاں دیکھا وہ بیچارہ معصومیت سے اپنی صفائی پیش کر رہا تھا جبکہ فرا اس کے کان پر اپنی گرفت سخت سے سخت کرتی جا رہی تھی۔۔۔اگر ایسی بات ہے تو میں تمہاری آنکھیں ہی نوچ لیتی ہوں نہ آنکھیں رہیں گی نہ کوئی مصیبت کان پکڑ کر مزید سخت کرتے کا کچھ تو

خوف کرواتنی جلدی اندھا کروگی مجھے وہ جیسے مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

اندھے تو تم ویسے بھی ہو اس میں کوئی شک نہیں عدیل کے کان کو چھوڑتے وہ ہاتھ جھاڑنے لگی یہ تو ہے ایک جیتی جاگتی آفت کو اپنے گلے بندھنے والا اندھا ہی ہوگا۔۔۔

ایک ایک لفظ پر زور دیتے وہ شرارتی انداز میں بولا۔۔ تمہیں اپنے دل میں بسانے والی لڑکی ایک محبت میں ٹوٹ کر چاہنے والی لڑکی تمہیں مصیبت نظر آتی ہے وہ جیسے تقریباً چلاتے ہوئے عدیل کے کان پھاڑتی تھی ان دونوں کی گفتگو اس سے آگے بڑھتی کہ اتنے میں دارین کی آواز فرا کے کانوں میں گونجی فرا ادھر آؤ۔۔۔ فرا منھ بناتے ہوئے جواب دینے لگی آئیءءءءءءءء۔ دعا کرو دارین اپی کو جس نے اس وقت تمہیں بچا لیا ورنہ میں اپنے ان ہاتھوں سے تمہارا گلا گھونٹنے والی تھی وہ غصے میں آتی اسے شہادت کی انگلی دکھا کر دھمکیاں دے رہی تھی جبکہ عدیل اپنے مسکراہٹ ضبط کیے ہوئے دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا اس کی بچگانی حرکتوں پر فرا عدیل کو دائی نظر سے دیکھتے ہوئے گھر میں داخل ہو چکی تھی جب کہ عدیل ابھی بھی وہیں کھڑا اس کی محبت کے بارے میں سوچوں میں گم تھا۔

کافی دیر بعد اس لڑکی کو ہوش آیا تو اس نے نیند میں ہی عشاءءءءءءعشاءءء چلانا شروع کر دیا زمن وہیں پر کھڑا اسے بغور دیکھ رہا تھا جبکہ دارین بھاگتی ہوئی آئی اور اس کو سہارا دیتے

ہوئے اٹھایا۔۔دیکھیں آپ کی حالت بہت نازک ہے آپ مہربانی کریں چلائیں نہیں اور تھوڑا آرام کریں میں آپ کے لیے ابھی قہوہ بنا کر لاتی ہوں دارین نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے اس کو نرم کرنا چاہا جو کہ ابھی بھی غصے میں چلائی جا رہی تھی نہیں ایسے کیسے ہو سکتا ہے میں کیسے آرام کر سکتی ہوں مجھے عشاء کے پاس جانا ہے عشاء کی جان خطرے میں مجھے عشاء کو بچانا ہے مجھے اپنی دوستی کا فرض نبھانا مجھے عشاء کے پاس جانا ہے وہ چلاتے چلاتے تقریباً رونے پر اتر آئی تھی اور زار و قطار روتے روتے وہ نیم بے ہوش حالت میں جا چکی تھی۔۔دارین اس لڑکی کے پاس بیٹھی اس کا سر دبا رہی تھی جبکہ زمن دبے دبے قدموں سے کمرے سے باہر جانے کے لیے مڑا ہی تھا کہ جب دارین نے اسے روکا کہاں جا رہے ہیں زمن آپ کو پتہ ہے ہمیں ایسے حالات کی بالکل عادت نہیں ہے اس لڑکی کی طبیعت بالکل خراب ہے اگر یہ دوبارہ ہوش میں آئی تو ہم سے نہیں سنبھالی جائے گی۔ تم مہربانی فرماؤ اور ہمارے ساتھ رہو اور جب اس لڑکی کو ہوش آئے تو تم اسے خود ہی سنبھال لینا۔۔بہت سنجیدہ انداز میں وہ زمن کو کہہ رہی تھی جبکہ زمن دونوں آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا دارین آپی آپ کمال کرتی ہیں اور آپ کو کیا لگتا ہے میرے لیے یہ سب کچھ پہلے جیسا ہے جیسے میں روزانہ جنگل سے کسی نہ کسی لڑکی کو اٹھا کے یہاں لے

آتا ہوں جیسے کہ مجھے ان سب کی عادت ہو چکی ہوں میں بھی نہیں جانتا اس لڑکی کو وہ انجانہ بنتے ہوئے پتہ نہیں کیسے یہ باتیں کہہ رہا تھا جب دارین نے اسے گھورتے ہوئے دیکھا کیا بد تمیزی ہے یہ زمن تم اٹھا کر لائے تھے نہ اسے اگر اتنی تھوڑی سی ہمدردی دکھائی ہے تو اور بھی دکھاؤ اور اس کو ٹھیک کر کے اس کی منزل تک پہنچانا اب تمہارا کام ہے میں نہیں جانتی۔۔دیکھو کتنی معصوم ہیں وہ ابھی اس کی معصومیت کا ذکر کر رہی تھی جبکہ فرا نے بیچ میں ٹانگ اڑائی دیکھیں نا بھائی اس کے بال کتنے لمبے ہیں بہت لمبے بال ہیں اس کے اور کتنے پیارے ہیں بھائی جب یہ اٹھے گے نا میں اس سے پوچھوں گی یہ اپنے بالوں میں کون سی دوائیاں لگاتی ہیں میں بھی وہی دوائیاں لگاؤں گی آپ نا حکیم عدیل سے بات کریئے گا وہ مجھے ایسی دوائیاں بنا کر دیں گے وہ جو اپنے بالوں کی خواب سجائے فرار بول رہی تھی دارین اپ کے گھورنے پر ایک دم چپ کھڑی ہو گئی۔۔دارین آپی آپ مجھے گھور کر مت دیکھیں بلکہ آپ ایک اور بات سنیں ہائے میں مر جاواں اس لڑکی کو تو اپنے محبوب کی تلاش ہے مجھے تو لگا تھا یہ اغوا ہو گئی ہو گی مگر یہ لڑکی اس کی شکل معصوم اور یہ اپنے محبوب کو ڈھونڈنے کے لیے نکل آئی ہے وہ پتہ نہیں اپنی معصومیت میں کون سے جملے بولے جا رہی تھی جب دارین نے اس کو کہا بکواس بند کرو کیا سوچ رہی ہو عشاء لڑکی کا نام

ہوتا ہے اور اس نے خود کہا کہ وہ اس کی دوست ہے اور اسے دوستی کا فرض نبھانا ہے تمہارے اس نکمے دماغ میں کوئی ایک بات گھستی نہیں ہے تم کیا سمجھتی ہو تمہارا محبوب ہے تو کیا سب کا ہو گا وہ جو بول رہی تھی ایک دم دارین کی آواز ر کی زمن کے گورنے پر اس نے کہا نہیں میرے منہ سے نکل گیا ایسے ہی بس میں کچھ کہنا نہیں چاہتی تھی میں فرا کو سمجھا رہی تھی کہ ایسا کچھ نہیں ہوتا لڑکیوں کا محبوب ہونا تھوڑی ضروری ہے ان کی سہیلیاں بھی ان کے محبوب سے بڑھ کر ہوتی ہیں۔۔ شام کا اندھیرا ڈھلنے لگا تھا لڑکی کو ہوش آچکا تھا فرا اور دارین اس کے پاس بیٹھی اس کو پانی پلاتے ہوئے اس کا حال چال دریافت کر رہی تھی جبکہ لڑکی کے سر میں ابھی بھی درد کی ٹھیس اٹھ رہی تھی آپ جب سے بھی یہاں آئی ہیں ہم آپ کی طبیعت کا خاص خیال رکھ رہے ہیں کہ ہماری طرف سے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے لیکن آپ مجھے اپنا نام بتا سکتی ہیں فرا کے دل میں جو ہلچل ہو رہی تھی اس نے باتوں کے ذریعے وہ پوچھنا چاہی تو لڑکی نے سر اسبات میں ہلایا۔۔ میرا نام شیے ے ے وہ کہتے کہتے رکی اور پھر بتایا میرا نام عائزل ہے اور میرے گھر والے مجھے پیار سے عائیزے بلاتے ہیں۔۔ ائزل نے بہت دھیمی آواز میں ان کو اپنا نام بتایا اور ساتھ میں دوسرے نام کی وجہ بھی بتائی جس پر فرا نے مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی کیا ہم

اپ کو عائزے کے نام سے بلا سکتے ہیں؟؟؟ائزل نے سر اسبات میں ہلایا تو فرا کی مسکراہٹ اور زیادہ گہری ہوتی گئی اور پوچھنے لگی کہ ائزے اگر تم برا نہ مانو تو میں کیا تم سے پوچھ سکتی ہوں کہ تم اپنے بالوں میں کیا لگاتی ہو بہت بہت لمبے بال بہت پیاری ہو تم۔فرا کی بچ کانی حرکت پر عائزے کی بھی مسکراہٹ آئی تو اس نے کہا نہیں میں ایسا کچھ نہیں کرتی بس ایسے ہی خاندانی بال ہیں ہمارے۔۔یہ ایسے کیسے نہیں کچھ کرتی ایسے بال تو ہمیشہ شہزادیوں پہ خوبصورت لگتے ہیں اور تم تمہارے نئے نقش تمہاری یہ گوری رنگت اتنے لمبے بال اور یہ اپنی آنکھیں آنکھیں تو دیکھو یار کتنی پیاری تمہاری آنکھیں لگ رہی ہیں قسم سے اگر یہ تھوڑی اور موٹی ہوتی ہے نا بہت زیادہ بہت زیادہ پیاری لگتی ہے وہ اس کی خوبصورتی کے تعریف کرتے ہوئے بھی اس میں تھوڑا سا نقص نکال کے اپنی بچگانی حرکتوں میں مزید کھوئی جا رہی تھی۔۔۔ان تینوں میں مسکراہٹ کا سلسلہ جاری تھا جب زمن اندر داخل ہوا۔لو جی اگئے زمن بھائی عائزے ان سے ملو یہ ہیں ہمارے بھائی یعنی کہ آپ کے لیے خیر خواہ بہت ہی پیارے والے خیر خواہ ان کو غور سے دیکھو یہ بھی بہت پیارے ہیں نا تمہاری طرح وہ زمن کے بازو کو پکڑتے ہوئے اپنے بھائی کی خوبصورتی سے اس کی خوبصورتی کا مقابلہ کر رہی تھی جبکہ زمن نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا تو فرا خاموش ہو

گئی جی اب آپ کی طبیعت کیسی ہے اس نے بہت ہی ہمدردی والے انداز سے ائزے سے اس کی خیریت دریافت کرنی چاہی ائیزے نے مسکراہٹ سے جواب دیتے ہوئے اسے نے کہا میں ٹھیک ہوں اور اب شاید مجھے جلنا چاہیے میں اس سے مزید اگے نہیں رک سکتی ۔۔وہ اپنے سہارے پر چلتے ہوئے دو قدم پر کھڑی ہی تھی کہ اس کو اپنی انکھوں کے سامنے اندھیرا نظر آتا ہوا نظر آیا تو وہ واپس اسی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔دیکھیں!! آپ خود کو تکلیف مت دے آپ اپنی طبیعت کا خیال رکھیں ہمیں پتہ ہے کہ آپ جس مقصد کے لیے آپ آئی بے چینی سے اس مقصد کو پورا کرنا چاہتی ہیں لیکن فی الحال آپ کی یہ حالت نہیں ہے کہ آپ باہر جا کر کسی کا مقابلہ کریں اپ دو قدم چل نہیں سکتی مقابلہ تو دور۔۔۔زمن کی پوری اصرار کوشش پر ائیزل ٹھہرنے کے لیے تیار ہو گئی وہ رکنا تو نہیں چاہتی تھی مگر عائزے کو خود بھی یقین ہو گیا تھا کہ اس کی طبیعت بہت نہ ساز ہے گھر میں ٹھہرنے پر آمادہ ہو گئی زمن اور اس کی بہن نے عائزے کا بہت زیادہ خیال رکھنے لگی کچھ دن کیسے گزرے اور کتنا وقت ہو چکا تھا اس بات کا اندازہ اسے خود بھی نہیں ہوا مگر اس کی حالت پہلے سے زیادہ بہتر ہو چکی تھی یا وہ بالکل ہی ٹھیک ہو چکی تھی۔پورے گھر میں ان چاروں کا ایک ساتھ رہنا ایک دوسرے سے گفتگو کرنا میل جول رکھنا اتفاق سے کھانا کھانا سب

کچھ ایک ساتھ کرنا ہے کیسے کیسے ان میں دوستیاں چلتی گئی اس بات کا اندازہ نہ زمن کو ہو سکا نہ اس کی بہنوں کو نہ ائیزل کو وہ تین جو ہمیشہ خوش رہتے تھے اب ان میں ایک شخص کا مزید اضافہ ہو چکا تھا ائیزے بار بار کہتی کہ اسے گھر جانا چاہیے گھر جانا چاہیے لیکن زمن کی بہنوں کی پر اصرار کوشش کے بعد وہ پھر بھی رک جاتی پتہ نہیں ایسا کیا تھا جو اسے جانے سے روکے رکھا تھا۔۔۔ایک لمبے عرصے سے لے کر اب تک ائی عائیزے ان کے ساتھ رہ رہی تھی لیکن اس نے اپنی اصلیت بتانا بالکل بھی مناسب نہ سمجھا وہ ابھی تک ایک عام لڑکی کی طرح ان کے ساتھ زندگی گزار رہی تھی اس نے بالکل بھی ضروری نہیں سمجھا کہ وہ ان کو بتائے کہ وہ خزانیستان کی شہزادی ہے جو ان کے درمیان موجود ہے لیکن اس نے بالکل بھی بتانا گوارا نہ کیا۔۔۔وہ شروع سے ہی ایک عام لڑکی کی زندگی گزارنا چاہتی تھی جو کہ اس کے لیے ناممکن تھا لیکن اب قسمت اس کو یہ موقع دے رہی تھی تو وہ کیسے اس کو ہاتھ سے جانے دیتی اسے ڈر تھا کہ اگر وہ ان کو اپنی اصلیت بتائے گی تو یہ ڈر سے اس کی خدمت کریں گے یا ان سے ڈرنے لگیں گے اور ان کی خدمتوں میں اضافہ کرے گے اس سے کوئی کام نہیں کروائیں گے وغیرہ وغیرہ جیسے خیالات اس کے ذہن میں آنے لگے مگر وہ عام لڑکی کی زندگی گزارتے ہوئے بہت زیادہ خوش تھی یہاں تک کہ شہزادی والی

زندگی کو واپس پانے سے ڈر رہی تھی۔۔ حسان آپ نے اپنی صحت دیکھی ہے دن بدن ڈھلتی جا رہی ہے ایک ڈھانچے کی طرح بن کر رہ گئے ہیں اب آپ کو اپنی صحت کا بالکل خیال نہیں ہے آپ کھانا کھائیں میں کب سے کھانا لے کر آپ کے پاس بیٹھی ہوں مگر آپ کو تو کچھ سنائی نہیں رہا جب سے ایزل گئی ہے اپ تو بے سد ہو گئے ہیں اپ کو اپنی صحت کا کوئی خیال نہیں ہے ایک زندہ لاش بن کر رہ گئے ہیں ہم اور آپ کی بیٹی اگر اس کو آپ کا خیال ہوتا وہ جاتے ہی نہ وہ واپس آتی۔۔ ملکہ اپنی زبان کو لگام دو میں دکھ میں آ کے کچھ کہتا نہیں اس کا کیا مطلب ہے کہ تمہارے منہ میں جو آئے گا تم وہ اگلتی جاؤ گی پتہ نہیں میری بیٹی کس حال میں ہو گی اور تم ابھی تک اپنے اس کڑوے میں منہ سے کڑوی باتیں نکال نکال کر میرا دل خراب کر رہی ہو۔۔ پتہ نہیں میری بیچاری معصوم بیٹی کس مصیبت میں پھنسی ہوئی ہو گی وہ اپنے باپ کو بلا رہی ہو گی اور کمبخت اس کا باپ یہاں پہ بیٹھا ہوا بے بس پڑا ہوا ہے اتنی سپاہیوں کی فوج اس کے کسی کام کی نہیں آ رہی دل تو کر رہا ہے پورے خزانستان کو آگ لگا دوں اور اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا گھونٹ دوں یقین کرو ملکہ کہ میرے ہاتھوں میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ میں تمہارا گلا دبا سکوں ورنہ اب تک تمہیں یہی زمین پر ڈھیر کر دیتا وہ غصے سے تیش میں آیا۔۔ گستاخی معاف کیجئے گا بادشاہ سلامت مگر

آپ بھی جانتے ہیں کہ شہزادی کو کوئی بھی یہاں سے اٹھا کے نہیں لے کر گیا محل میں سپاہیوں کا اتنا آنا جانا ہے کہ کوئی بھی غیر ضروری شخص ہمارے محل کے اندر قدم نہیں رکھ سکتا شہزادی خود اپنی مرضی سے محل سے باہر گئی ہیں اور یہ بات آپ اچھے طریقے سے جانتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ وہ خود اس قید کو جو بچپن سے سمجھتی رہی تھی کہ یہ محل اس کے لیے قید ہے وہ اس محل سے بھاگنا چاہتی تھی اور وہ بھاگ گئی آپ کو یہ بات سمجھ نہیں آرہی وہ الگ بات ہے سچائی ہمیشہ کڑوی ہوتی ہے میں سچ بولتی ہوں اور اپ کو یہ زہر لگتا ہے تو یہ آپ کی غلطی ہے لیکن یہ حقیقت ہے اور آپ کو ایک نہ ایک دن اس حقیقت کو ماننا پڑے گا۔۔ ملکہ عالیہ جانتی تھی کہ اس کی بے ہودہ باتوں کے بعد بادشاہ اس پر ضرور ہاتھ اٹھائے گا اس لیے وہ ادھے الفاظ منہ پہ رکھتے ہی وہاں سے تنفن کرتی لمبے لمبے قدم اٹھاتی وہاں سے غائب ہو گئی جبکہ پیچھے حسان اپنی مٹھیاں بھیچے ہی رہ گیا مگر وہ سوچ رہا تھا کہ واقع اس محل میں اس کی مرضی کے بغیر کوئی بھی قدم نہیں رکھ سکتا آخر شہزادی اپنی مرضی سے باہر گئی تو گئی ہی کیوں وہ گہری سوچوں میں گمسم سا بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں اس سے اشک بہہ رہے تھے اپنی شہزادی کو دیکھنے کے لیے وہ جو ایک پل بھی اس کے بغیر نہیں جی سکتا تھا کتنے دنوں سے وہ اس کے بغیر جی رہا تھا زندہ لاش بن کر۔۔۔

آپ جس انسان کو ڈھونڈنے آئی ہیں وہ آپ کا کیا لگتا ہے جس کو ڈھونڈنے کے لیے آپ اتنی بے تاب ہیں رات کو بے چین رہتی ہیں میں نے اکثر دیکھا ہے آپ کو نیند بھی نہیں آتی آپ راتوں کو اٹھ اٹھ کر تارے گننے لگ جاتی ہیں فراعائیزے کو کشماتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔زمن جوان سب کے ساتھ بیٹھا کھانے کھانے میں مصروف تھا فرا کے اس سوال پر چونک کر ائیزل کی طرف بغور دیکھ رہا تھا۔دیکھیں راتوں کی نینداسی کے پیچھے گوائی جاتی ہے جو شخص آپ کو عزیز ہو عزیز اتنا کہ جان سے بھی زیادہ آپ اس کے لیے جان لے بھی سکتے ہوں اور دے بھی سکتے ہوں وہ اپنی دوستی کا فخر سے بتا رہی تھی جبکہ زمن کے حلق میں نوالا اٹک کے رہ چکا تھا اور وہ زور سے کھاتے ہوئے اس بات کا احساس دلا رہا تھا کہ اس کے گلے میں چبھن کس بات سے ہو رہی ہے۔۔گھبرائیں تو نہیں زمن بھائی ائزل اپنی سہیلی کی بات کر رہی ہے جو اس کو جان سے بھی زیادہ عزیز ہے جیسے کہ آہستہ آہستہ ہم بھی ہو رہے ہیں ناعائزے۔۔۔وہ عائزے کی طرف دیکھتی ہوئی زمن کو پانی اٹھا کر دینے لگی جس نے دو ہی سانس میں پورا گلاس گٹک کر پی لیا۔۔اگر تم لوگوں کے سوال جواب ختم ہو گئے ہوں تو ذرا آج جنگل کی سیر کو چلتے ہیں بس گھر میں ہی بند پڑی رہتی

ہو آخر یہ لڑکی میرا مطلب عائزے جی ہماری مہمان ہیں یہ ویسے بھی اداس رہتی ہیں چلو اسی بہانے ان کا من بہل جائے گا۔۔ زمن نے سب کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے آج کے دن کا پروگرام ان کے سامنے پیش کیا جو کہ وہ پہلے سے ہی منصوبہ بنا چکا تھا۔ پتہ نہیں سورج کہاں سے نکلا کہاں سے زمن بھائی کو اپنی بہنوں کا خیال آ گیا کہ وہ ایک لمبے عرصے سے اپنے گھر میں بند پڑی ہوئی ہیں جو ان کو آج جنگل کی سیر کرنی چاہیے۔ فرا نے زمن کو کندھا مارتے ہوئے کہا جس کا انداز بالکل شرارتی تھا ہمیشہ کی طرح۔۔ خیر مسکرانے ہنسنے کھلکھلانے شرارتیں کرنے کا انداز تو ان کے یہاں ہمیشہ ہی چلتا رہتا تھا جن کو ایک محسوس کر کے وہ لوگ جنگل کی سیر کو نکل پڑے۔۔ کیا آپ لوگ شروع سے ہی جنگل میں رہتے ہیں کیا آپ لوگوں کو ڈر نہیں لگتا ائزے نے زمن کو مخاطب کرتے ہوئے اس سے سوال کیا جس پر زمن نے مسکراہٹ ضبط کی جب کہ ہنسنے والی کوئی بات ہی نہیں تھی۔ مگر یہ بات بھی ظاہر تھی کہ جب بھی ائیزے یہاں پر آئی تھی اس نے ایک بار بھی اس کو مخاطب کر کے کوئی بات نہیں کی تھی وہ جب سے یہاں پر آئی تھی ایک لمبے عرصے کے بعد اس کا زمن سے یہ پہلا سوال تھا تو مسکراہٹ کرنا تو بنتا ہے۔۔ جو بچپن سے خطروں سے کھیلنا جانتے ہوں ان کو بھلا کسی چیز کا کیا ڈر ہو گا ویسے ہم شروع سے تو جنگل

میں نہیں رہتے پہلے ہمارا بہت ہی خوبصورت گھر تھا جس میں میری ایک دادی اور امی ابو

اور ہم سب رہتے تھے مگر ہمارے ایسے ہنستے کھیلتے گھر میں ایسا اندھیرا آیا کہ آج تک اجالا

نہیں لا سکا لیکن میرا وعدہ ہے کہ میں اپنی قسمت کو دوبارہ پلٹوں گا اور اپنی بہنوں کو ایک

خوبصورت زندگی واپس لا کر دوں گا عائزے اس کی یہ بات سن کر مایوس ہو گئی عائزے

کے اس طرح کے سوال کے بعد زمن کی حالت غصے اور افسوس سے بھری ہوئی تھی جو

کہ وہ اپنی مٹھیاں بھیجے کھڑا تھا جس کو عائزے نے بغور دیکھا۔۔ دیکھیں مجھے معاف کر دیں

میں نے تو ایسے ہی سوال پوچھ لیا میں بھی فرا کی طرح اپنے گھر کی سب سے لاڈلی لڑکی ہوں

اور بہت شرارتی ہوں میں نے تو اسی لیے پہلا سوال آپ سے پوچھا اور پہلے سوال پر یہ آپ

کو اداس کر دیا مجھے معاف کر دیجیے وہ پچھتاتی ہوئی نظروں سے اس سے اپنی اسے لگا اس

نے غلطی کی ہے اور وہ اس غلطی کی معافی مانگ رہی تھی۔۔ دیکھیں آپ اس طرح سے

معافی مانگ کر ہمیں شرمندہ مت کریں ہوتا ہے ہر انسان کی زندگی میں مصیبت آتی ہے

اور مصیبتوں کو جیتنا انسان کا فریضہ ہے اس کو صبر کرنا چاہیے اور وہ ایک نہ ایک دن ہی

صبر کے ذریعے اپنی منزل تک پہنچ ہی جاتا ہے اور ویسے بھی اس مقام پر لانے والے اکثر

اس کے اپنے ہی ہوتے ہیں میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا بلکہ ہمارے پورے گھر والوں

کے ساتھ۔ایک گرفت میں آکر ہم نے اپنا سب کچھ برباد کر دیا لیکن میرا خود سے وعدہ ہے اپنی قسمت سے وعدہ ہے کہ میں سب کچھ واپس لاؤں گا اس بادشاہ کو ضرور اس چیز کا احساس دلاؤں گا کہ جو اس نے کیا وہ ہم سب کے قابل نہیں تھا تاکہ وہ آنے والی نسلوں میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا سلوک نہ کر سکے جو ہمارے ساتھ کیا۔۔زمن کے بتاتے ہوئے غصے سے آنکھیں لال ہو گئی تھیں اور آنکھوں میں نمی ابھری آرہی تھی جس کو ائزے دیکھ چکی تھی عائزے مزید اس سے کوئی سوال نہیں کرنا چاہتی تھی وہ اس کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی اس لیے وہ چپ ہو گئی جبکہ اس کے دل میں بے شمار سوالوں نے جنم لیا جو وہ پوچھنا چاہتی تھی لیکن چاہ کر بھی وہ نہیں پوچھ سکی۔فرا اور دارین کچھ قدم پیچھے رہ چکے تھے کہ وہ کچھ جڑی بوٹیوں کا معائنہ کر رہے تھے جن پر خوبصورت جامنی رنگ کے پھول اگے ہوئے تھے اور فرا ان کو ہاتھوں سے توڑ توڑ کر پاگلوں کی طرح خوش ہو رہی تھی اور چہک رہی تھی اور دل میں سوچ رہی تھی کہ وہ ان کا گلدستہ بنا کر عدیل کے متھے مار دے گی۔زمن اور عدیل بچپن سے ہی بہت اچھے دوست تھے اور اسی وجہ سے ان کا ایک دوسرے کے ساتھ ملنا جلنا لگا رہتا تھا جس کی وجہ سے فرا کی بھی ملاقات عدیل سے ہوتی رہتی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ فرا عدیل کو بے پناہ چاہتی تھی اور اس سے محبت

کرتی تھی لیکن اس بات کا پتہ صرف دارین کو تھا اور اب عائزے بھی شاید اس بات سے واقف تھے لیکن زمن کو ابھی تک اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اور نہ ہی وہ جانتا تھا۔وہ جڑی بوٹیوں سے پھولوں کی مہک میں ابھی ڈوبے ہوئے تھے لیکن زمن اور ائیزل باتوں میں مشغول ان سے کافی اگے نکل آئے تھے اور ابھی تک بھی اپنی باتوں میں مشغول ہی تھے ویسے زمن جب آپ اداس ہوتے ہیں تو آپ ایسا کیا کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کے چہرے پہ مسکراہٹ آجائے وہ پرکشش نظروں سے اس سے سوال کر رہی تھی۔۔میں جب بھی اداس ہوتا ہوں تو میری ایک محبوبہ ہے جو میرے پاس رہتی ہے میں اس کو لبوں سے لگاتا ہوں اور دنیا کے سارے غم بھول جاتا ہوں زمن نے ایک لمبا سانس ہوا میں چھوڑتے ہوئے بتایا۔۔کیا مطلب آپ کی شادی ہو چکی ہے زمن کے بتانے پر عائزے کی انکھیں حیرانی سے کھلی تھی۔۔نہیں نہیں س جی کیا کمال کرتی ہیں۔۔آپ کیوں غریب کی جان لینے پہ لگی ہوئی ہیں میری کوئی شادی وادی نہیں ہوئی میں نے آپ سے کہا ہے بس میری ایک محبوبہ ہے اب محبوبہ کے لیے شادی کا ہونا تو ضروری نہیں ہے اس نے اپنی کرتے کی جیب میں سے بانسری نکالتے ہوئے ائیزل کے سامنے لہرائی جس کی وجہ سے اس کی آنکھیں مزید پھٹنے لگی۔۔۔ایزل کی آنکھوں کو نظرانداز کیے وہ اپنی بانسری

کولبوں سے لگا چکا تھا جس سے بے شمار سریلے سر نکل رہے تھے اور ائزل کا دل اس کے مٹھی میں آئے جا رہا تھا جس کو وہ روکنے سے بے قاصر تھی اس کی انکھوں میں نمی پھیلنے لگی تھی اس کے جذبات مچل رہے تھے اس کو اسی کی تلاش تھی وہ اسی سر کی تلاش میں تو یہاں جنگل میں آئی تھی۔۔ یہی تو وہ سر تھے جن کو وہ محل میں سنتی تھی جہاں بھی سنتی تھی اس کا دل اس کے آپے سے باہر ہو جاتا تھا اس کے جذبات مچل جاتے تھے اس کو دنیا کا کوئی ہوش نہیں رہتا تھا جہاں سے یہ سر کی آواز آتی تھی وہ اندھا دھن انہی کی طرف چلتی جاتی تھی اور اب وہ بے یقینی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی کہ وہ سر واقعی اس کے سامنے موجود ہیں اس کے پاس موجود ہیں سن سکتی ہے اور جس پر وہ بے یقینی سے یقینی انکھیں نہیں کھول رہی تھی کہ اگر اس نے آنکھیں کھولی تو یہ خواب ہے اور خواب ٹوٹ جائے گا وہ آنکھیں بنا پلکیں جھپکائے اس کو دیکھے جا رہی تھی جس پر زمن نے بانسری رکھتے ہوئے اس کو دیکھا کہ وہ اتنی حیران ہو کر یہ سر کیوں دیکھ رہی ہے کیا اس کو پسند نہیں آیا اس طرح کے سوال ذہن میں لاتے ہوئے اس نے بانسری واپس اپنی جیب کے کرتے پہ رکھ دی۔۔ کیا ہوا آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں کیا میں نے کچھ غلط کر دیا آپ نے مجھ سے پوچھا کہ میری خوشی کا ایک سبب کیا ہے تو وہی میں آپ کو بتا بلکہ دکھا رہا ہوں یہی ہے

بانسری اس کو میں بجاتا ہوں اپنے سر نکالتا ہوں اور میں مدہوش سا ہو جاتا ہوں دنیا کی تکلیفوں کو ذرا کچھ دیر کے لیے بھول جاتا ہوں لیکن آپ تو مجھے ایسے دیکھ رہی ہیں جیسے میں نے کوئی گناہ کر دیا ہے مانا کہ میں اچھی نہیں بجاتا ہوں لیکن اتنی بھی بری نہیں بتاتا جو آپ مجھے ایسے دیکھ رہی ہیں وہ اتنے سارے سوالوں کا بوچھال اس کے اوپر ڈالے جا رہا تھا۔۔ کیا زمن کیا کیا یہ آپ سچ میں یہ بجاتے ہیں وہ الفاظوں کو توڑے ہوئے چہکتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی جبکہ زمن اور حیرت میں ڈوبے جا رہا تھا کہ آخر اس لڑکی کو ہو کیا رہا ہے۔۔؟؟ جی ہاں جی میں ہی بجاتا ہوں لیکن اگر آپ کو کوئی تکلیف ہے اور تو میں آج کے بعد آپ کے سامنے نہیں بجاؤں گا۔۔۔ نہیں نہیں زمن آپ اپ ایسا کیسے کر اسکتے ہیں آپ اسے کیسے نہیں بجائیں گے میرے سامنے آپ اسے ابھی میرے سامنے بجائیں گے وہ اس کے کرتے کی جیب میں سے بانسری کو نکالتے ہوئے زبردستی اس کے ہاتھوں میں تھمانے لگی اور اس کو بجانے کے لیے پوری اصرار کوشش کرنے لگی کہ وہ اس کو اب بھی بجائے اور اس کو یقین دلا دے کہ یہ واقعی وہی آواز ہے جس کو وہ محل کی آواز جو بار بار سننے کو ترس جاتی تھی آج وہ بانسری لیے اس کے سامنے کھڑا تھا اور وہ اس کو بجانے کے لیے کہہ رہی تھی۔۔ وہ ابھی بانسری بجانے ہی والا تھا کہ پیچھے سے دارین اور فرا کو آتے

ہوئے دیکھا فرنے آتے ہی ائزل سے سوال کیا کہ یہ کیا تمہیں یہ بانسری کی سر پسند آئی

نہیں فرا اس میں پوچھنے والی تو کوئی بات ہی نہیں ہے اس کے خوشی سے چہرے کو دیکھ

لو جو چمکے دھمکے جا رہا ہے اسے سے اندازہ لگا لو کہ اس کو بانسری کی آواز کتنی پسند آئی ہے

دارین نے فرا کے ہاتھ کو جو عائزے کے کندھے پہ جا رہا تھا اس کو نیچے کرتے ہوئے اس کی

بات کا جواب دیا۔ کوئی حال نہیں تمہارا ائیزل ان کی شکل دیکھو اتنی پیاری شکل ہے جو

ہمیں بھی پسند ہے وہ شکل تو تمہیں پیاری لگی نہیں اور یہ بانسری جسے جو مجھے تو زہر لگتی

ہے یہ جب بھی بجاتے ہیں ہم ان کو گھر سے باہر نکال دیتے ہیں تو یہ جنگل میں آ کے اپنے

شوق پورے کر کے ہی گھر آتا ہے ہمیں ان کے یہ سر بالکل بھی نہیں اچھے لگتے اور جو

چیزیں ہمیں اچھے نہیں لگتی تو میں وہی اچھے لگتی ہے کمال کرتی ہو کیا حال ہے تمہارا بھی۔۔

نہیں فرا نہیں میری بات کو سمجھیں یہ بانسری کی آواز یہ میں نے بہت پہلے سنی ہے۔ تم

نہیں سمجھو گے لیکن میں اس کی بہت دیوانی ہوں یہ سر میں نے بہت پہلے سے سنے ہیں اور

یہ میرے دماغ میں یہ محفوظ ہیں کبھی غائب نہیں ہوئے میں ان کو سنتی رہتی ہوں آپ

لوگ پتہ نہیں کیا سوچ رہے ہوں گے لیکن میں آپ کو بتا نہیں سکتی کہ میں کتنی خوش

ہوں ان سروں کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ اپنی حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے ان کو بھی حیران

کر رہی تھی کہ کیا ہے ایسا جو اس کو پسند آیا ہوا ہے لیکن اس کی نظریں ابھی بھی بانسری پر مرکوز تھی۔ ایزل تو جیسے خوشی سے اچھلنے لگی اور دل میں کہنے لگی کیا میری تلاش ختم ہوئی زمن عائزے سے کہنے لگا کیا ہوا اسے آپ کو واقعی میں یہ پسند آئی وہ خود بھی حیران تھا کہ اس کی بہنیں اج تک بات شروع کی سر سننا پسند ہی نہیں کرتی تھی اور اس پاگل لڑکی کو اس کے سر اچھے لگے ہوئے ہیں۔ وہ جانے انجانے میں ہی سہی لیکن اس بات کا مکمل اظہار کر چکی تھی کہ وہ زمن کی بانسری کی بالکل دیوانی ہے جسے جان کر زمن کو بہت زیادہ خوشی ہوئی کیونکہ وہ بھی اپنی بانسری سے اتنی ہی محبت کرتا تھا جتنی کہ وہ عایزل کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ زمن دل ہی دل میں عائزے کے لیے بہت خوش تھا کہ اس کو اس کے بانسری پسند آئی جب کہ فرا ابھی تک حیران تھی کہ اس کو اس کے بانسری کی آواز کیسے پسند آسکتی ہے باجی خود تو میری کبھی تعریف کی نہیں اب جو کر رہا ہے تو اس پر بھی آپ لوگوں کو شک ہے باتوں میں مگن تھے جب زمن نے ان کو احساس دلایا کہ وہ اس بات میں خوشی رکھتا ہے کہ اس کی بانسری کی آواز پسند آئی۔ سارے باتوں میں مشغول تھے جب فرا کو اپنے پاؤں پہ کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے زور سے چلانا شروع کر دیا اتنا زور سے چلائی کہ ان وہاں پر کھڑے تین لوگوں نے اپنے

کانوں پر دونوں ہاتھ رکھ دیے ائیزے نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو اس کے پاؤں پر ایک چھپکلی آ چکی تھی جس کو اس نے ڈنڈی سے اٹھاتے ہی ہٹا دیا جبکہ فرا کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی تھی وہ اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھ کر زور زور سے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی جیسے پتہ نہیں اس کے اوپر کتنے سانپوں کا وزن ڈال دیا گیا ہو اور اسے سانس نہ آ رہی ہو ۔۔بہت شکریہ بہت شکریہ بہت مہربانی عائزے آج تم نہ ہوتی تو یہ چھپکلی تو مجھے کھا ہی جاتی میں تو مر ہی جاتی تم نے میری زندگی بچالی یا تمہارا احسان ہے میں تمہاری احسان مند رہوں گی وہ ڈرتے ہوئے ائیزل کا شکریہ ادا کر رہی تھی جبکہ وہ تینوں اس کی بے وقوفی والی باتوں پر ہنس رہے تھے چھپکلی کو چھپکلی تو کبھی کھا ہی نہیں سکتی دارین نے بیچ میں ٹانگ اڑاتے ہوئے اس کی ہی ٹانگ کھینچ دی۔۔ سورج ابھی بھی اپنے زور و شور سے صبح کے مقام کو ڈھلتے ہوئے دوپہر کے مقام پر آ چکا تھا وہ تینوں چاروں کب سے باتوں میں مشغول کتنی ساری انہوں نے باتیں کی بہت مزے کی یہ لیکن اب ان کو بھوک لگی ہوئی تھی تو فرا اور دارین جان بوجھ کر زمن اور ائیزل کو اکیلے چھوڑتے ہوئے درختوں سے پھلوں کی تلاش میں ذرا آگے نکل ائی۔۔ فرا چاہتی تھی کہ اس کے بھائی کو جلد از جلد کسی سے محبت ہو جائے تاکہ وہ اس کے اور عدیل کی محبت کو سمجھیں اگر اس میں محبت جیسا جذبات پیدا

ہوں گے تو وہ اس کی محبت کی بھی قدر کرے گا یہی وجہ تھی کہ وہ ہمیشہ ائیزل سے اپنے بھائی کی تعریفیں کرتی رہتی ہے اور اپنے بھائی کے سامنے ائیزل کے گیت گاتی رہتی ہے تاکہ وہ ان دونوں کو محبت کروا کے اپنا راستہ صاف کر سکیں مطلب سے ہی صحیح لیکن وہ اپنے بھائی کا بھلا چاہ رہی تھی یا صرف اپنا مطلب نکال رہی تھی یہ تو اس کو ہی پتہ۔۔ خوشگوار موسم میں سرد ہوا پھیلنے لگی تھی ہوا کی نمی کے باعث درختوں کے پتے ہوا کے جھونکوں سے زمین بوس ہو رہے تھے وہ دونوں قدم سے قدم ملاتے نظاروں کا مزہ لوٹ رہے تھے کافی دیر خاموشی چھائی رہی پھر سکتا ٹوٹ ہی گیا تمہارے رویے اور اخلاقوں کی کردار سے مجھے لگتا ہے کہ تم کوئی عام نہیں ہو۔ زمن جیسے کچھ سوچتے ہوئے اس کو اپنے طرف متوجہ کرنے لگا۔ نہیں ایسا تو ک کہ کچھ نہیں ہے وہ لفظ توڑتے ہوئے بولنے لگی جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو اچھا ائزے کوئی بات نہیں میں نے تو ایسے ہی انجانے میں کہہ دیا مگر آپ پریشان تو نہ ہو زمن نے تسلی دی نہیں ایسا نہیں ہے مجھے لگتا ہے بلکہ مجھے لگتا ہے مجھے اب یہاں سے چلے جانا چاہیے۔۔ کیا تم میری بات کی وجہ سے یہ فیصلہ کر رہی ہو۔۔

اس نے تصدیق کرنا چاہی۔ ذمہ داری ایک ہلکا سا بوجھ ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہتا ہے اور مجھے اپنے کام وقت پر کرنا پسند ہے اگر اسی طرح یہاں رہی تو میں اپنی زندگی کا ایک سنہرا موقع کھو دوں گی۔ کہتے ہوئے عائزے کی بھی آنکھیں نم ہوئیں۔ ٹھیک ہیں میں آپ کی ہر بات سے اتفاق رکھتا ہوں جیسے آپ کو مناسب لگے گا میں ایک میزبان ہونے کی ذمہ داری کو ضرور نبھاؤں گا ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ یہ بات مکمل کی۔

صرف میزبان، عائزے کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی.. ہاں تو زمن کا وہی سوالیہ انداز تھا.. مگر تم نے کہا تھا میں تمہاری ہر چیز کو اپنا سمجھوں وہ جیسے بچی بنتی جا رہی تھی ہاں تو آپ میری چیزیں اور جگہ سب استعمال کر سکتی ہیں زمن کا لاتعلق سا انداز ابھی بھی جاری تھا ۔زمن کیا تم میرے جذبات سمجھنے سے قاصر ہو۔ اگر تم محبت کی بات کر رہی ہو تو ہاں عائزے کی آنکھیں نم ہوئی تھی پر میں نے تم سے محبت نہیں کی آنسوؤں کا گولا اس کے گلے میں اٹکنے لگا۔ جانتا ہوں زمن نے پھر وہی جواب دیا آگے چلتے ہوئے عائزے کی شکل کو دیکھنا چاہا۔ تو کیا تم نہیں چاہو گے کہ تم اس بانسری کی آواز روز میرے کانوں میں گونجے۔ چاہتا ہوں اس نے دو لفظی جواب دیا۔ پھر،،،، ایک اور سوال زمن کی طرف اچھالا گیا۔ تو تم یہ بانسری اپنے ساتھ لے جانا بانسری کو عائزے کی طرف دیتے ہوئے اس

نے کہا اس سے کیا ہو گا اس نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے زمن سے پھر سوال کیا بانسری کو گھورتے ہوئے جواب دیا گیا۔ تم اس سے سن سکو گی بقول تمہارے۔۔۔ پر وہ تمہاری آواز نہیں ہو گی اس کی آواز میں نمی آتی جا رہی تھی چلتے ہوئے درختوں کے پتے ان کے اوپر گر رہے تھے تم محبت کا اظہار کرنا بند کر دو۔ زمن نے اسے مزید بہکی بہکی باتیں کرنے سے منع کیا کیوں تمہیں دکھ ہو رہا ہے اس نے پھر سے وہی اپنا ضدی سوال دہرایا عائزے کے دل نے ٹھیس مس کی ممممممم!! ایسے ہی سمجھو شاہ زمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر کندھے ہو گئے تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے پھر وجہ۔ وجہ یہ ہے کہ یہ جو تمہاری بھوری آنکھیں ہیں یہ مجھے کشمکش میں ڈال رہی ہیں اور میں ابھی اپنے مقصد سے ہٹ کے اور کسی بھی چیز میں ڈوبنا نہیں چاہتا میں تمہارے جذبات کی قدر کرتا ہوں لیکن فی الحال مجھے اپنے مقصد پر غور کرنا ہے جس کی وجہ سے میں ایسے الٹے کاموں میں نہیں پڑ سکتا۔۔۔ کیا تمہیں محبت جیسے کام الٹے لگتے ہیں اس کی باتوں کو درمیان میں سے ٹکتے ہوئے ایزے نے ایک اور سوال کیا۔۔ تم مجھے الجھا رہے ہو۔۔؟ زمین سے پتہ اٹھا کر اس کا معائنہ کرنے لگی۔ نہیں میں تمہیں سلجھا رہا ہوں۔ عائزے کے ہاتھ سے پتہ لے کر نیچے گرا دیا۔ شاہ زمان عرف زمن عزل حسان تم سے محبت کرتی ہے

تو تم اسے سمجھو نا آواز بلند قدم ساکن ہوئے سانس رکی ہوئی مگر اس کی آنکھیں نم ہوئی تو تمہارا میرا کوئی جوڑ نہیں ہے اور ایسے ہی کسی بھی راہ چلتے سے محبت نہیں کرتے پر شفاق انداز میں سختی آئی میں تمہیں بتا چکی ہوں مجھے تم سے محبت ہوئی ہے تمہاری بانسری کی وجہ سے اس بار عائزے کے انداز میں منت تھی۔۔ دیکھو عائزے یہ میری بات کو سمجھو تم بہت پیاری ہو تمہاری آنکھیں میں ان آنکھوں کا بہت زیادہ ہی قائل ہوں اتنا قائل کہ تم سوچ بھی نہیں سکتی میں نے تمہاری جان بچائی تھی اور بدلے میں تم نے اپنی بھوری آنکھیں دکھا دکھا کر مجھے ہی قتل کر ڈالا ہاں مجھے تم سے محبت نہیں ہے مگر تمہاری آنکھیں سادگی تمہارا کردار اور تمہاری معصومیت میری کمزوری بنتی جا رہی ہے میں نے ایک جنگ لڑنی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میں زندگی کی جنگ میں اپنی کمزوری خود پیدا کروں میں ایک بار اپنے مقصد میں پورا ہو جاؤں پھر تمہارے پاس ضرور لوٹوں گا زمن نے عائزے کے گرتے ہوئے آنسوؤں کو اپنے ہاتھ میں پناہ دی۔۔ بہت خود غرض ہو اپنے مقصد کی خاطر میری جان لے رہے ہو۔۔ تمہیں محفوظ زندگی دینے کے لیے مقصد کا پورا ہونا ضروری ہے۔۔ عائزے کو کندھے سے پکڑ کر سینے میں بھیجا اور اس کی نم آنکھوں میں دیکھا جو وہ رو رو کر برا حال کرنے والی تھی ان دونوں کو کافی عرصے سے ایک ساتھ رہنا

اس کو اپنی بھوری آنکھوں سے قائل کر ناز من کو اس کی بھوری آنکھوں سے محبت ہو چکی تھی اور عائزے کو اس کی بانسری سے محبت ہو چکی تھی ان دونوں کے جذبات آپس میں ملتے جا رہے تھے محبت کا ایک گہرا سا تعلق پیدا ہو چکا تھا جن کو وہ کب سے محسوس کر رہے تھے لیکن عائزے اس سے کبھی بات نہیں کرتی تھی مگر اج جب وہ دل کھول کر اس سے سوال پر سوال کیے جا رہی تھی تو زمن نے بھی اس کو اپنے جذبات سے اگاہ کر دیا۔

اور مسئلہ یہ نہیں کہ ان کو ملنے پر ہی محبت ہوئی یہ محبت کا سلسلہ اس دن سے شروع ہو چکا تھا جب بانسری کی آواز ہزار فاصلوں کو چیرتی ہوئی عائزے کے کانوں تک پہنچی تھی۔ اس دن سے اسے اپنی اس محبت کی تلاش جاری ہو گئی تھی اسے اس چیز کا دیدار کرنا تھا اور وہ پل دور نہیں تھا جب وہ اس چیز کا دیدار کر چکی تھی وہ اپنے محبوب کا دیدار کر چکی تھی دیدار محبوب کی داستان کو وہ مکمل کر چکی تھی۔ بس زندگی کے کچھ اور پہلو تھے جن کو ان لوگوں نے آگے مل کے طے کرنا تھا اور اپنی محبت کی داستان کو خوبصورت سے خوبصورت ترین سفر میں ڈالنا تھا۔

اس جنگل میں میں یہاں دو چیزوں کی تلاش میں آئی تھی ایک میری سہیلی عشاء اور دوسری تم وہ زمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بہکی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ میری تلاش مگر کیسے آپ نے مجھے کہاں دیکھا؟؟۔۔۔عائیزے کے بات سن کر زمن کو حیرانی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا بس سنا ہے تمہاری یہ بانسری کی آواز ہزار مشکلوں کو چیرتی ہوئی میرے کانوں تک پہنچتی ہے۔ ویسے زمن ایک بات بتاؤ کیا تم کبھی محل کے قریب آئے ہو وہ جو اس کے کندھے پر سر رکھے ہوئے اپنی محبت کے اظہار میں گم تھی اس کی طرف نظریں اٹھاتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ہاں گیا تو ہوں مگر آپ کو کیسے معلوم ویسے پچھلے کچھ ہی دنوں میں یہاں کی شہزادی کی سالگرہ تھی اور اسی خوشی میں یہاں کے بادشاہ نے جشن رکھا تھا تو میں عدیل کے ساتھ گیا تھا ویسے تم بھی آئی تھی کیا؟؟؟؟ ایک دم تو ائزے کے دل نے چاہا کہ وہ زمن کو اپنی حقیقت سے آگاہ کر دے لیکن محبت کو کھونے کا ڈر وہ سمجھی شاید شہزادی کی حقیقت جان کر وہ اس سے محبت نہیں کرے گا اسی ڈر نے اس کی اصلیت کو چھپایا ہوا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کو اس کی اصلیت کو مزید چھپا کر رکھے جب تک وہ اپنے محبت کو ایک مضبوط بندھن میں باندھ نہیں لیتی اور یہی سوچتے ہوئے اس نے کہا۔ ظاہر سی بات ہے زمن میں بھی ایک

سلطنت کی عام سی باشندہ ہوں تو مجھے بھی تو بلایا ہو گا میں ویسے ہی گئی تھی اور تمہاری بانسری کی آواز نے مجھے دیوانہ کر دیا اور قسمت مجھے یہاں لے آئی۔ وہ جواب دیتے ہوئے کچھ دیر سکتے میں چلی گئی اور پتہ نہیں کون سے خوابوں میں گم ہو گئی جب زمن نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تو اسے دنیا کا ہوش آیا۔ او شہزادی کون سے خوابوں میں گم ہو عائیزے اپنا شہزادی کا نام سنتے ہی چونک گئی بولی کون شہزادی نہیں زمن نہیں میں شہزادی نہیں ہوں زمن کا قہقہہ فضا میں گونجا جی حضور مجھے معلوم ہے کہ آپ شہزادی نہیں ہے آپ تو ایسے چونکی جیسے میں نے آپ کی کوئی چوری پکڑ لی ہو شہزادی نے ایک لمبا سانس ہوا میں چھوڑا اور شکر ادا کیا نہیں ایسی بات نہیں ہے میں تو ویسے ہی بول رہی تھی ویسے آپ سچ میں بانسری بہت اچھی بجاتے ہیں وہ گھوم پھر کر بات بانسری پر لے آئی تا کہ زمن اس بات سے دھیان ہٹائے کہ میں شہزادی والے نام پر چونکی۔ زمن ذرا پھولے نہ سمائے ہوئے انداز میں تھا بس میری بانسری پسند ہے آپ کو کچھ اور نہیں عایزے یہ سمجھ تو گئی تھی کہ یہ میرے منہ سے اپنی تعریف سننا چاہتا ہے مگر وہ اس کی تعریف نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے نظر انداز کر دیا کہ ہاں مجھے بس بانسری پسند ہے اور کچھ نہیں زمن سر کے پیچھے ہاتھ لگاتے ہوئے رہ گیا میں بھی ویسے ہی بول رہا تھا یہ دونوں ابھی باتوں میں مگن

تھے کہ زمن کی بہنیں پھل توڑ کر لائی فرا بھاگتی ہوئی آئی اور عائزے کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی ہاں محترمہ ہو گیا دیدار عائزے نے مسکراہٹ ضبط کی۔ کس کا دیدار فرا نے جلدی سے دارین کے منہ پر ہاتھ رکھا اور بولا دارین کی جان وہ فرا کو کہہ رہی تھی اور عائزے سے کہنے لگی نہیں ایزے تم نہ اس کی کسی بات کا برا نہ مانو یہ منہ پھٹ لڑکی ہے میں کہاں سے منہ پھٹ لڑکی ہوں کر تو لیا ہے اس نے اپنے محبوب کا دیدار اور محبوب تو سامنے ہی کھڑے ہیں وہ زمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ فرا دوسروں پر کم نظر رکھا کرو اور تم جو بچی ہو نا بچی والی حرکتیں کیا کرو یہ دوسروں کو زیادہ سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے زمن نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے فرا کو خاموش کروا دیا بغیر سوچے سمجھے کچھ ہی بول دیتی ہو بر حال شام ہونے والی ہے شاید اب ہمیں گھر چلنا چاہیے۔۔ بادشاہ سلامت چمن طلت کے راستے میں پڑنے والے جنگل میں ہمیں شہزادی کے قدموں کے نشان ملے ہیں ہمیں پورا یقین ہے کہ وہ شہزادی اس جنگل میں گئی ہو گی ہمیں جلد سے جلد اس جنگل کو چھان بین نہ چاہیے تا کہ ہم شہزادی کو تلاش کر سکے ایک سپاہی بھاگتے دوڑتے آیا اور بادشاہ حسان کو خبر دی بادشاہ حسان کے چہرہ پر دکھ سارے حالات کے اثرات نظر آ رہے تھے وہ جلدی سے اٹھا اور سپاہیوں کی ایک فوج جمع کرنے لگا کہ اسے اپنی بیٹی کو جلد سے

جلد ڈھونڈنا تھا وہ کافی دنوں سے اس کاوشوں میں تھا کہ اپنی بیٹی کو کہیں سے کئی سوراغ
ملے اور وہ اسے ڈھونڈنے کی تلاش کر رہے ہیں آخر کار اس کی دعاؤں نے رنگ لایا اور
اس کی بیٹی کے آثار نظر آئے تو وہ اپنے سپاہیوں کو لے کر جنگل کی طرف روانہ ہوا۔۔آپ
سب جا کر چشمے سے ہاتھ دھوئے تب تک میں کھانا بناتی ہوں سب لوگ گھر پہنچ چکے تھے
تو دارین نے سب کو ہاتھ منہ دھونے کے لیے کہا اور خود کھانے کی تیاری کرنے لگی جبکہ
ائزے چلتے ہوئے دارین کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ دارین آپا آج آپ آرام کریں میں
کھانا بنا کر آپ لوگوں کو کھلاتی ہوں دارین سے کہنے لگی نہیں ائیزے آپ ہماری مہمان
ہیں اور ہم مہمانوں سے کوئی کام نہیں کرواتے بس دارین کر دی نا!!!!!آپ نے غیروں
والی بات وہ مصنوعی غصے والی شکل بناتے ہوئے دارین کو گھور رہی تھی۔تو تم مجھے بتارہی
تھی کہ میں آپ کو اپنا جیسی لگتی ہوں اور اب دیکھو کیا گھر کے فرد گھر کا کام نہیں کر پاتے
عائزے کو دکھ ہوا تھا جو کہ وہ ان کو دکھا بھی رہی تھی اچھا اچھا ٹھیک ہے تم بھی فرا کی طرح
اپنی بات منوالو اسی طرح ضد کر والو کوئی بات نہیں تم بنالو کھانا وہ اس کے گال کو سلاتے
ہوئے اس کی بات مان چکی تھی ائزے نے مسکراتے ہوئے ان لوگوں کو جانے کے لیے کہا
کہ اب آپ لوگ یہاں سے جائیں میں کھانا بناؤں گی سب لوگ وہاں سے چلے گئے مگر

زمن کو لگ رہا تھا کہ عائزے کو کھانا بنانا نہیں آتا کیونکہ وہ جب سے یہاں آئی تھی ہر کام کو الٹے سیدھے طریقے سے کر رہی تھی جیسے اس کام کا اس سے پہلی دفعہ واسطہ پڑا ہو جیسے کہ حقیقت تھا اس لیے وہ چھپ کر عایزے کو دیکھنے لگا پہلے تو اس نے لکڑیاں جمع کی اور آگ جلانے لگی ایک لمبا عرصہ ہو چکا تھا لیکن مجال ہو جو ائزے سے اگ جلی ہو۔۔اس کے آگ جلانے کا طریقہ کچھ ایسا ہی نرالا تھا کہ اگر زمن کے علاوہ کوئی اور دیکھ لیتا تو وہیں پر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتا۔اصل بہادری تو پھر عائزے کی بھی تھی جس نے آج تک یہ کام نہیں کیا تھا لیکن آج اتنی بہادری سے دارین کے ہاتھوں سے کھانا پکانے کی ذمہ داری لے لی جیسے وہ کوئی باورچی کھانے کی خانساماں ہو۔آپ ہٹیں میں جلا کر دکھاتا ہوں زمن جو کب سے ائزے کو دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا پھر آخر کار ائزے کے پاس آیا آکر اس کے ہاتھوں سے لکڑیاں لی اور ان کو ترتیب دی۔۔ نہیں زمن ہم جلا لیں گے زمن مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر ہی دیکھ رہا تھا جی ہمیں معلوم ہے کہ آپ اگ جلا لیں گی مگر کون سی صدی میں یہ نہیں معلوم زمن نے مسکراتے ہوئے اپنی بات مکمل کی جب کہ آئزے صرف شرمندہ ہو کر ہی رہ گئی۔زمن اپنے کام میں مشغول تھا اس نے آگ جلائی آگ جلانے کے بعد دیگچی کو اٹھا کر مٹی کے بنے ہوئے چولہے پر ڈال کر سالن

بنانے کی تیاری کرنے لگا جبکہ عائزے اس کو بغور دیکھے جا رہی تھی کہ ایک لڑکا ہونے کے باوجود بھی سارے کام جانتا ہے اور شرم نہیں آتی مجھے ایک لڑکی ذات ہو کر مجھے ایک سالن تک بنانا نہیں آتا اور وہ اپنے کھانا بنانے میں مگن تھا۔۔ خیر تو ہیں آج تو میں نے تین بار منہ دھویا تھا پھر بھی نہ جانے ایسا کیا لگا ہے جو آپ کب سے ہی ہمیں دیکھے جا رہی ہیں زمن کب سے ائزے کی تپش کی نظریں محسوس کر رہا تھا جو اس کے چہرے پر تھی..وہ میں سوچ رہی تھی کہ آپ اتنی اچھی بانسری کیسے بجا لیتے ہیں؟ عائزے نے اپنا پسندیدہ سوال زمن سے دوبارہ پوچھا۔۔اور اگر یہی سوال میں آپ سے پوچھ لوں کہ آپ کو میری بانسری اتنی اچھی کیوں لگتی ہے تو

۔۔۔ظاہر سی بات ہے آپ اچھی بجاتے ہیں تو مجھے اچھی لگتی ہے ورنہ آپ ایسے بے سری بانسری بجائیں تو کانوں میں کہاں رس گھولے گی اس نے بڑی ہی ایمانداری سے زمن کے سوال کا جواب دیا۔ باتوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد ایک زبردست خوشبو سے مہکتا چہکتا کھانا تیار تھا۔ چلو شاباش اب سب کو بلا کر لائیں اور کھانا کھاتے ہیں آج سارا دن چل چل کے پیٹ کو اچھی خاصی سزا مل گئی۔ زمن اپنے پیٹ کی داستان عائزے کو سنا کر کہہ رہا تھا کہ وہ سب کو بلا کر لے آئے۔۔۔ نہیں زمن جب کھانا آپ نے بنایا ہے تو بلا کر بھی آپ

لائے۔۔ ہونٹوں پہ مسکراہٹ اور چہرے پہ شرارت سوجی ہوئی تھی جو کہ زمن کو صاف صاف نظر آرہی تھی۔ نہیں میں یہیں پر رہ کر اپنے کھانے کی نگرانی کروں گا کہیں تم اس کو سارا کا سارا اکیلے ہی ختم نہ کر جاؤ اور میرے بھوکے پیٹ کو عمر قید کی سزا ہو جائے۔۔زمن کے اس مذاق سے دونوں کی ہنسی کی آواز ہوا میں گونج رہی تھی۔

لگتا ہے ہمیں آج بھوکا مارنے کا ارادہ ہے ہم نے آپ لوگوں کو کھانا بنانے کے لیے کہا تھا اور اپ تو پتہ نہیں کون سی کھلکاریاں مار مار کر لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں فرا نے آتے ہی اپنی شرارتی باتوں سے ٹانگ اڑانی چاہی جو کہ اس کی کتنی لمبی ٹانگ تھی جو ہر کام میں خود ہی جا کے اڑ جاتی تھی۔۔۔ نہیں فرس اور دارین ایسی بات نہیں ہے میں آپ لوگوں کو ہی کھانے کے لیے بلانے کے لیے آرہی تھی آیئے ہم سب کھانا کھا لیتے ہیں۔ واہ عایزے جی آپ تو بڑا ہی زبردست کھانا بناتی ہیں دارین آپی سے بھی زیادہ مزے کا بناتی ہیں فرا نے پہلا نوالہ ہی منہ میں ڈالتے ہوئے اس کے کھانے کی تعریف جاری کر دی ائزے سب کو بتانے والی تھی کہ کھانا اس نے نہیں زمن نے بنایا ہے مگر زمن نے عائزے کو اشارہ سے منع کر دیا کہ وہ نہ بتائے۔ فرا نے لیزیز کھانے کی تعریف کرتے

ہوئے مزے سے کھانا کھا رہی تھی کاش ہم آگے بھی اس طرح عائزے کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھا سکیں وہ سب ابھی کھانا کھا ہی رہے تھے کہ ان کو کسی کے تیز تیز قدموں کی آواز اٹھی زمن نے ان سے کہا کہ تم یہیں ٹھہروں میں دیکھ کر آتا ہوں۔ زمن نے جب گھر سے باہر جا کر دیکھا تو سامنے کچھ سپاہی کھڑے ہوئے تھے جو کہ زمن سے کہنے لگے کہ شہزادی کو باہر بھیجو تو زمن گھبراتے ہوئے کہنے لگا جی معذرت یہاں تو کوئی شہزادی نہیں ہے اتنے میں سپاہیوں کے پیچھے سے بادشاہ نمودار ہوئے اور زمن سے کہنے لگے شہزادی کو بھیجو آواز بہت ہی زیادہ گھمگیر اور بھاری تھی زمن نے بادشاہ کو آداب سے سلام کیا اور کہا کہ یہ آپ کیا بول رہے ہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے یا کوئی شہزادی نہیں رہتی جب فرا اپنی عادت سے مجبور ہو کر جاسوسی کرنے کے لیے آئی تو بادشاہ اور زمن کی گفتگو سن کر بھاگتی بھاگتی گھر کے اندر داخل ہوئی اور کہنے لگی ہاؤ مصیبت سب نے پوچھا کیوں کیا ہو گیا۔۔ تو وہ گھبراتے ہوئے بولی باجیوں باہر کوئی بادشاہ اور سپاہی آئے ہوئے ہیں اور زمن سے بحث کر رہے ہیں کہ شہزادی کو بھیجو بھلا یہاں تو کوئی شہزادی محترمہ ہے ہی نہیں پتہ نہیں وہ کیوں زمن سے ایسے بحث کر رہے ہیں مجھے تو کوئی پاگل لگتے ہیں بات سنتے ہی شہزادی ایزل اندھا دھند بھاگی اور جا کر بادشاہ کے گلے لگی بادشاہ نے اسی وقت سپاہیوں کو

حکم دیا کہ وہ زمن کو گرفتار کر لیں جس نے شہزادی کی موجودگی میں بھی شہزادی کے بارے میں نہیں بتایا تو شہزادی بادشاہ کو روکتے ہوئے بولی کہ ابو جان آپ ایسا نہیں کر سکتے تو بادشاہ غصے میں جواب دیا ہے کہ شہزادی جب اس لڑکے کو معلوم تھا کہ تم یہاں موجود ہو یہ سب جانتے ہوئے بھی یہ ہم سے جھوٹ بول رہا تھا اخر کیوں؟؟ تو شہزادی نے مسکراتے ہوئے بولی کہ ابو جان اس لڑکے کو معلوم نہیں تھا کہ ہم شہزادی ہیں کیونکہ ہم نے ان کو اپنا تعارف نہیں کروایا ویسے ابو جان میں آپ کو اس لڑکے کا تعارف کرواتی ہوں ابو جان اس کا نام شاہ زمان ہے۔ میں جنگل سے راستہ بھٹک گئی تھی اور ایک کھائی سے گر کر بے ہوش ہو چکی تھی بہت ہی بری حالت تھی اتنی کہ اگر اپ ہوتے تو دیکھ کر بے ہوش ہو جاتے۔ ابا حضور اگر زمن موجود اس دن بچا کر نہ لاتا تو شاید آج میں آپ لوگوں کے درمیان نہ ہوتی اس نے مجھے اپنے گھر میں پناہ دی حکیم صاحب سے میرا علاج کروایا اور میرے ساتھ اپنا جیسا سلوک رکھا۔۔ وہ اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھی جب اندر سے فرس اور دارین بھی ائیں تو ان کی طرف ہی اشارہ کرتے ہوئے ایزے نے بادشاہ کو اس کا بھی تعارف کروایا بادشاہ تسلی کا سانس لیتے ہوئے بولے ہاں چندا یہ سب تو ٹھیک ہے خدا کا کرم ہے کہ تم صحیح سلامت ہو شاید اس مصیبت کی حالت میں خدا نے زمن کو

تمہارے لیے مدد گار بنا کر بھیجا ہے۔ زمن آپ نے ہماری بیٹی کی جان بچائی ہے مطلب
کہ ہماری جان بچائی ہے اور میں آپ کے اس بات کو احسان مانتا ہوں اور ہم یہ احسان کبھی
نہیں بلا سکتے یہ باتیں سن کر زمن بادشاہ سے کہنے لگا نہیں بادشاہ سلامت ایسی کوئی بات
نہیں ہے مصیبت کے عالم کسی کی مدد کرنا ہے کہ انسانیت کا فرض ہے اور مجھے خوشی ہے کہ
ہم نے یہ فرض باخوبی نبھایا ہے بادشاہ سلامت کو شاہ زمان اور ان کی بہنوں سے کیا گیا یہ
سلوک بہت پسند آیا عائزے نے بادشاہ سے کہا کہ ابو مجھے نہیں معلوم کہ اگر میری کوئی
بہن ہوتی تو کیسی ہوتی ہے مگر ہوتی تو میری کوئی دعا ہے کہ ایسے ہی ہوتی ابا حضور میں نے
ان جیسے اخلاق سچ میں کہیں نہیں دیکھا میں نے ان کو بتایا بھی نہیں کہ میں ایک شہزادی کی
شہزادی کی حیثیت رکھتی ہوں اس کے باوجود بھی ان لوگوں نے میرے ساتھ ایسا اخلاق
رکھا جس کی تعریف میں آپ کو لفظ میں بیان نہیں کر سکتی ابا جان میں ان لوگوں کو اپنے
ساتھ رکھ سکتی ہوں کیا وہ سوالیہ نظروں سے اپنے ابا حضور کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔
بات سنتے ہی زمن غصے میں آگیا اس کی آنکھیں لال ہو گئی اور اس کی رگیں تننے لگی ماتھے پہ
پسینے کی شکنجی آچکی تھی۔ نہیں ائیزے میرا مطلب شہزادی ائیزل جی ہمارا گھر ہے اور ہم
یہیں رہیں گے جیسے اب تک رہتے آرہے ہیں ہمیں آپ کے احسان مند ہونے کی کوئی

ضرورت نہیں مگر فرا ہمیشہ کی طرح ٹانگ اڑاتے ہوئے کہنے لگے بھائی غصہ کیوں کر رہے ہیں اگر سچ میں شہزادی ایسا چاہ رہی ہے تو ہم سب کو انہیں مایوس نہیں کرنا چاہیے دارین نے فرا کو پاؤں پر ٹانگ مارتے ہوئے خاموش کروایا اور کہا کہ تم تو چپ ہی رہو ایک لفظ بھی اور بولا نہ زمن بھائی تمہارا ایہیں پر گلا دبا دیں گے۔۔ شہزادی معصوم بھری نظروں سے زمن کی طرف دیکھ رہی تھی اگر آپ میرے ساتھ رہیں گے تو مجھے اچھا لگے گا دراصل ہم آپ سے درخواست کر رہے ہیں کہ اپ سب ہمارے ساتھ چلیں مگر زمن نے زمانے کی ٹھوکروں سے ٹھوکر کھا کھا کر اتنا سمجھدار ہو گیا تھا۔ فانی ی دنیا میں موجود کسی کا بھی سہارا زمن کو نہیں چاہیے تھا اور اونچی یہ محلوں کے لوگوں کا تو ہرگز نہیں شہزادی نے بہت منایا مگر زمن نہ مانا بادشاہ شہزادی کو اور بحث کرنے سے روکتے ہوئے وہاں سے جانے کے لیے کہنے لگا چندا اگر وہ نہیں مان رہے تو ہم ان کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے اور اب ہمیں چلنا چاہیے آپ کے امی نے بھی رورو کے گھر پر برا حال کیا ہوا ہے وہ آپ کا انتظار کر رہی ہیں عائزے کی آنکھوں سے آنسو تو جاری تھے مگر وہ مسکراتے ہوئے بولی زمن آپ کی بہنیں میری بہت اچھی سہیلیاں بن چکی ہیں جن کو میں تو پوری زندگی نہیں بھلا سکتی آپ لوگ جب چاہیں میرے گھر آ سکتے ہیں میرے گھر کے دروازے آپ

لوگوں کے لیے ہمیشہ کھلے رہیں گے زمن نے کہا جی شہزادی شکریہ ان سب کے بعد بادشاہ شہزادی کو لے کر وہاں سے روانہ ہوئے ادھر جب شہزادی گھر کو روانہ ہوئی تو پیچھے سے زمن کی دونوں بہنیں زمن سے ناراض ہو گئیں۔۔اب اپ دونوں منہ بنا کر کیوں بیٹھ گئی ہیں کیا آپ کے اس حالت کا مطلب میں یہ سمجھوں کہ آپ محل میں جا کر عیاشی کی زندگی گزارنے کی امید رکھتی تھی کہ آپ ماضی کا حال بھول چکی تھی دارین آپی آپ تو سمجھدار ہیں آپ کیوں اس طرح سے منہ لٹکا کر بیٹھ گئی ہیں کیا آپ نہیں جانتی کہ ماضی کی تلخیاں ہم لوگوں نے کس طرح سے برداشت کی وہ اگ وہ دھکے وہ ہماری ماں کے تکلیف ان کے آنسو آپ سب چاہے بھول جائیں لیکن میں ایسا نہیں ہونے دے سکتا میں اگر کچھ کروں گا تو اپنے دم پہ کروں گا میں آپ لوگوں کو شہزادی جیسی زندگی دوں گا آپ مجھ پر یقین رکھیں صبر کریں آپ کا بھائی آپ کو شہزادیوں جیسے ہی زندگی دے گا مگر آپ اس طرح سے ناراض ہو کر نہ بیٹھیں زمن نے اندر داخل ہوتے ہوئے اپنی بہنوں کو کہا تھا۔ نہیں بھائی جان ہمارا وہ مطلب نہیں تھا ہم تو اسی لیے اداس تھے کہ عائزے ہمیں چھوڑ کے چلی گئی اور آپ نے سنا نہیں وہ ایک شہزادی ہے ایک شہزادی ہونے کے باوجود بھی وہ ہمارے ساتھ کیسے ایک عام لڑکی بن کے رہ رہی تھی اور اب پتہ نہیں ہماری اس

سے ملاقات ہو گی بھی یا نہیں ہم اسی لیے تھوڑا سا گھبرا کر ناراض ہو کر اندر آ گئے تھے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم محل میں جانا چاہتے تھے وہ دونوں بہنیں زمن کے گلے لگ کر اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔ہاں جی میری بہنیں تو سمجھدار ہیں وہ جانتی ہیں کہ پہلے ہی کسی بادشاہ کی وجہ سے ہماری زندگی خراب ہو چکی تھی ہے اور اس کے باوجود بھی ہم پھر ایک بادشاہ کے محل میں رہے میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی۔۔زمن نے بھی مسکراتے ہوئے ان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت بھرا بوسہ دیا اور ان کو سونے کے لیے بھیج دیا۔فرا اور دارین سونے کے لیے جا چکی تھی جبکہ زمن ابھی بھی شہزادی کے خیالوں میں گم سم بیٹھا درختوں کے پتے گرا رہا تھا اور تاروں کی بھی گنتی کر رہا تھا رات کے اندھیرے میں۔ادھر جب شہزادی محل میں داخل ہوئی تو شہزادی کا خوب استقبال کیا گیا پورا خزانستان خوشی سے جھوم اٹھا مگر عائزے کو گھر آنے کی کوئی خوشی نہیں تھی ملکہ عالیہ بھاگتی ہوئی آئی عائزے کے گلے لگی اور کہنے لگی چندا تم کہاں چلی گئی تھی تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ ہم سب کتنے پریشان ہو گئے تھے ہمیں کھانا سونا پینا سب بھول گیا تھا مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم مل گئی ورنہ پتہ نہیں ہمارا کیا ہوتا ملکہ عالیہ شہزادی سے اتنا کچھ بول رہی تھی مگر شہزادی چپکی چپ کھڑی تھی ملکہ عالیہ پریشان ہو گئی اور بادشاہ سے پوچھنے لگی کہ

کچھ ہوا ہے کیا جو شہزادی اتنی مایوس ہیں آپ نے شہزادی کو ڈانٹا ہے کیا؟؟؟ بادشاہ اپنے چہرے پر معمولی سے تنازعات لاتے ہوئے بولا میرا دماغ نہیں خراب جو میں اپنے پھول جیسی بیٹی کو کچھ کہوں اس وقت شہزادی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ان کو کمرے میں بھیج دیں اور اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے یہ سب کہتے ہوئے بادشاہ بھی اپنے کمرے کی طرف جا چکا تھا ملکہ عالیہ بھی ان کے پیچھے پیچھے کمرے میں آگئی اور بادشاہ سے کہنے لگی بادشاہ سلامت مجھے بتائیں کہ کیا بات ہے شہزادی بھی اتنی مایوس ہیں آپ بھی پریشان ہیں کہ کیا ماجرہ ہے مجھے بتائیں۔۔ تو بادشاہ سلامت غصے سے ملکہ پر ٹوٹ پڑا آپ کو اس سے کیا مطلب چاہے وہ جیے مرے یا میں جیوں یا مروں آپ تو جتنی پریشان تھی اس کے لیے یہ سب تو ہمیں نظر آئی ہی رہا تھا۔۔ نئیں بادشاہ سلامت آپ غلط سوچ رہے ہیں مجھے بہت زیادہ گھبراہٹ ہو رہی ہے یہ سب سوچ سوچ کے پھر بادشاہ نے ملکہ عالیہ کو سارا قصہ بتایا معاملہ سن کے ملکہ عالیہ تھوڑا غصے میں آئی اور بادشاہ سے کہنے لگی اچھا ہوا جو وہ خود نہیں مانے ورنہ اگر وہ آ بھی جاتے تو ہم ان کو واپس بھیج دیتے آخری شہزادی کو ہو کیا گیا ہے کسی بھی راہ چلتے کو اٹھا کے لے آئیں گی۔۔ بدقسمتی سے شہزادی دروازے سے باہر سب جاتے سن رہی تھی شہزادی نے زور سے دروازہ کھولا ملک عالیہ نے جیسے ہی عائزے

کو دیکھا تو ان کے تو ہوش حواس اڑ گئے جیسے ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل چکی ہو

ائزے پہلے تو ملکہ کو غصے سے دیکھتی رہی اور پھر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی حسان ملکہ

سے کہنے لگا بس کر لی جلد بازی ہو گئی تسلی اب خود ہی سنبھالنا اس کو۔۔۔ دوسری جانب

زمن ابھی تک بے چین تھا رات کو جب سونے لگا تو اس کو نیند آنے کی بجائے عائزے کی

باتیں یاد آ رہی تھی اور اس کو ائزے پر تھوڑا سا مصنوعی غصہ بھی تھا کہ اس نے کیوں اپنی

حقیقت چھپائی اتنا عرصہ رہنے کے باوجود بھی کیا اس کو اتنا یقین نہیں آیا کہ وہ شہزادی

ہونے کے باوجود بھی اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کریں یہ ان کے سامنے شہزادی کا بھی

یہی حال تھا۔ فرا کب سے زمن کی چاہت پہل دیکھ رہی تھی آخر کار اپنے ضبط کو توڑتی

ہوئی زمن کے پاس آئی آپ پریشان نہیں ہو مجھے پتہ ہے آپ کو کون سی بیماری لگ گئی

ہے زمن نے مسکراتے ہوئے فرا کی طرف دیکھا اور پوچھا اچھا حکیم صاحبہ بتائیں مجھے کون

سی بیماری لگ گئی ہے میں تو تندرست بیٹھا ہوں۔۔ فرا کہنے لگی اچھا جی بتاؤں میں آپ کو

اگر آپ ٹھیک ہیں تو پھر بے چین کیوں ہیں دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو محبت ہو گئی ہے

زمن ہنستے ہوئے کہنے لگا نہیں فرا تم اس بارے میں کچھ نہیں جانتی تم ابھی بچی ہو میں

تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ تم بچی والی باتیں کیا کرو اور محبت نام کی بیماری مجھے نہیں لگ

سکتی وہ آپس میں باتیں کر رہی تھی کہ دارین بھی وہاں پر پہنچے اور اس سے کہنے لگی کہ زمن بھائی آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ فرا بچی ہے اور یہ بچوں والی بات کہہ رہی ہے یہ بھی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے اور آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس کو ابھی ان باتوں کے بارے میں نہیں پتہ اس معاملے میں سب سے زیادہ علم تو فرا کو ہے زمن حیرانی سے پوچھنے لگا مطلب کیا ہے ان باتوں کا مجھے کچھ سمجھ نہیں ائی دارین جواب زمن سے کہنے لگی بھائی مطلب یہ ہے کہ فرا بھی کسی سے سچی محبت کرتی ہے۔ سچی نہیں بلکہ پاگلوں والی۔۔ کب کیسے اور کس سے زمن کی آنکھیں کھلی تھی اور اس نے تین چار سوال ایک ساتھ کیے تو فرا کا رنگ تو کالا ہی پڑ گیا وہ بھی بہت سہم گئی اور ڈر گئی زمن نے جب پوچھا کہ کس سے محبت ہے فرا اور دارین دونوں کو ہی چپ لگ گئی یہ بات تو آپ خود فرا سے ہی پوچھ لیں دارین نے جان چھڑوائی اور وہ فرا سے مخاطب ہو کر پوچھنے لگا۔۔ فرا سچ سچ بتاؤ کیا دارین آپا سب کچھ درست بول رہی ہیں تو فرا نے ڈرتے ہوئے کہا بھائی اگر آپ کو پسند نہیں تو میں یہ حرکتیں چھوڑ دوں گی پکا۔۔۔ زمن مسکراتے ہوئے بولا نہیں فرا مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے پر بتاؤ تو صحیح آپ کو محبت ہوئی کس سے کون اس مصیبت کو اپنے گلے میں ڈالنا چاہتا ہے فرا خوش ہو کر کہنے لگی بھائی آپ مجھ کو مصیبت تو نا بولے ویسے آپ کا دوست ہے نا جو وہ بس

وہی وہی۔۔۔۔زمن کو سمجھ تو آگئی تھی مگر جان بوجھ کر فرا کو تنگ کرنے کے لیے اس کے منہ سے نام اگلوانا چاہا میرے دوست کا کوئی نام بھی ہوگا تو فرا مسکراہٹ ضبط کرتے ہی رہ گئی بھائی وہ میں آپ کے دوست حکیم عدیل بس سمجھ جائیں نا بھائی۔۔۔۔یہ سب باتیں سننے کے بعد زمن فرا سے کہنے لگا فرا کیا عدیل کو بھی معلوم ہے کہ تم اس سے محبت کرتی ہو تو فرح کہنے لگی جی جی بھائی جان بلکہ محبت کا اظہار تو پہلے خود عدیل نہیں کیا تھا۔۔۔۔ مطلب کہ سارے منصوبے پہلے ہی بن چکے ہیں چلو کوئی بات نہیں ابھی چلے گا بھائی کو تم لوگوں نے بعد میں یاد کیا مگر میں خود بھی عدیل سے اس بارے میں بات کروں گا اس کے بعد زمن حکیم عدیل سے ملنے چلا گیا جب زمن حکیم کے پاس پہنچا تو حکیم عدیل زمن کے گلے لگ کر ملا۔اس کے بعد ایک دوسرے کی خیریت دریافت کی تو پہلے عدیل نے اپنا سوال کیا بتاؤ زمن وہ لڑکی ٹھیک ہو گئی ہے کیا اس کے گھر کا کوئی پتہ چلا؟؟؟تو زمن نے عدیل کو سب کچھ بتادیا کہ وہ کوئی معمولی لڑکے نہیں بلکہ ائیزل تھی شہزادی ائیزل عدیل حیرانی سے بولنے لگا کیا بات کر رہے ہو بھائی؟؟؟ایک شہزادی تھی کیا سچ میں یقین نہ کرنے والے بات ہے..ویسے اچھا ہوا چلو گھر تو چلی گئی مگر تم مایوس کیوں لگ رہے ہو؟ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ ایک شہزادی تمہاری دوستی ہو گئی تو زمن دل میں ہی

کہنے لگادوستی نہیں بلکہ اس سے بھی پھر وہ خاموش رہ گیا!!!زمن پھر عدیل سے مخاطب ہو کر بولا میری مایوسی کو رکھو ایک طرف پہلے تم مجھے جواب دو عدیل حیران ہو کر پوچھنے لگا کس کا جواب کوئی غلطی ہوئی ہے کیا توزمن غصے سے بولنے لگا غلطی نہیں گناہ کیا ہے تم نے آخر تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ بات چھپانے کی عدیل کے توطوطے شاطے تو تش ہوتے سب کچھ اڑ گیا عدیل مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی تم نے سمجھ کیا لیا ہے خود کو کہ مجھے کچھ پتہ نہیں چلے گا عدیل کی تو رونے والی صورت ہوگئی تھی جبکہ اندر ہی اندر زمن کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔بتاؤ بھائی آپ ایسی کیا بات ہے میری جان لے کے بتاؤ گے کیا؟توزمن ہنسنے لگااور کہنے لگا نہیں نہیں گھبراؤ نہیں بس اتنا بتادو کہ کسی سے محبت کرتے ہو اور مجھے بتایا بھی نہیں تو عدیل رکتے ہوئے بولا جی زمن بھائی وہ میں میں تو ...زمن کہنے لگا میں میں کرنا بند کرو مجھے پتہ ہے اپ کو فرا سے محبت ہے مجھے سن کر خوشی ہوئی ہے فرا نام جیسی مصیبت کو تم نے دل سے قبول کیا اور وہ تم جیسے لنگور پر اپنا دل ہار بیٹھی تو عدیل بھی کہنے لگا یہ تم خوشی کا اظہار کر رہے ہو یا ہماری بے عزتی توزمن کہنے لگا نہیں بھائی بس فرا تمہارے ساتھ خوش رہے گی مجھے پورا یقین ہے۔۔۔۔

\-------------------------

شہزادی جی دروازہ کھول دیں حسان صاحب کھانے پہ آپ کاانتظار کررہے ہیں کنیز کب سے عائزے کے کمرے کادروازہ بجارہی تھی مگراندر سے کوئی جواب موصول نہیں ہورہا تھاملکہ بھی کافی دیر سے ائزے کے کمرے کادروازہ بجابجاکرآئی ہوں مگروہ دروازہ نہیں کھول رہی پریشانی کی حالت میں کنیز نے آکر ملکہ کو بتایا۔حسان سے اس کے متعلق کوئی بات نہیں کرنا اگر پوچھے تو کہنا انہوں نے کمرے میں ناشتہ کردیاہے آواز کو کم رکھتے ہوئے ملکہ نے کنیز کو ہدایت دی چنددروازہ کھولیں!!!!!عائزے میری بچی دروازہ کھول دومجھے پریشانی ہورہی ہے ملکہ کی ہزارآوازوں کے بعد بھی دروازہ نہیں کھلا ملکہ کو جب گڑبڑکااحساس ہواتو تیز تیز قدموں کے ساتھ حسان کے پاس آئی یہ حسان بات سنے اوپرآئیں جلدی ملکہ سیڑھیاں اترتے ہوئے حسان کو مخاطب کرنے لگی آپ جلدی اوپر چلیں عائزے کب سے دروازہ نہیں کھول رہی مجھے بہت عجیب محسوس ہورہاہے آپ میرے ساتھ چل کردیکھیں ملکہ کی ساسوں کی رفتار تیز تیز ہونے لگی تھی کیامطلب عائزے دروازہ نہیں کھول رہی صبح سے۔۔۔ابھی تو مجھے کنیز نے بتایا کہ وہ اپنے کمرے میں ہی ناشتہ کرچکی ہیں پھر یہ سب کب ہوا؟؟؟؟بادشاہ تیز قدموں کے ساتھ ائزے کے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے حیرانی کااظہار کررہاتھاوہ میں نہیں ایسا کرنے کو بولا تھا

تاکہ آپ کو کوئی پریشانی نہ ہو ملکہ نے سہمتے ہوئے کہا ملکہ آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کی رات والی حرکت کے باعث اگر شہزادی کو کچھ ہوا تو آپ میرا جلالی روپ دیکھیں گی میں مزید اپ کی ایسی حرکتیں برداشت نہیں کروں گا مت بھولیں کہ آپ کی ہر غلطی کو معاف کیا ہے میں نے۔۔۔

پریشانی کی حالت میں حسان کے صبر کا پیمانہ ٹوٹ چکا تھا سپاہیوں کے دروازہ کو توڑنے پر حسان اور ملکہ کمرے میں داخل ہوئیں تو ان کے ہواس جاتے رہے۔ائیزے بیڈ کے پاس زمین پر اوندھے منہ گری ہوئی تھی ہاتھ کانچ کا گلاس پانی سے بھرا ہوا تھا جو کہ گرنے کی وجہ سے کانچ ٹوٹ کر ائیزے کہ ہاتھ میں کٹ لگا چکا تھا اور خون کی دھاریں بہہ تھی عائیزل ل ل ل۔۔۔۔۔۔۔حسان صاحب نے ائیزے کو مخاطب کرتے ہوئے اس کو زمین سے اٹھایا اور اس لمحے میں ان کے ہاتھ میں بھی کانچ کا ٹکڑا الگ چکا تھا جس کی حسان کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔اب کیا سارے اپنے موت کا انتظار کر رہے ہیں یا پھر یہاں دعوت کا انتظار ہے۔۔۔جاؤ جا کر حکیم کو لے کر آؤ اس سے پہلے میں تم سب کے ٹکڑے

کر ڈالوں حسان نے ملکہ کی طرف دیکھتے ہوئے گھراتے ہوئے کہا۔۔ج۔ جی جی میں ابھی بندوبست کرتی ہوں ملکہ حسان کا یہ روپ دیکھ کر خوف زدہ ہو گئی۔

کچھ دن بعد :

کچھ دن بیت چکے تھے عائزے کی طبیعت دن بدن خراب ہوتی جارہی تھی حسان کی پریشانی میں اضافہ ہوتا رہا ہوتا جارہا تھا جس کے باعث وہ ملکہ سے بہت سخت برتاؤ پر اترے ہوئے تھے شاید ان کو لگ رہا تھا کہ ان سب کی ذمہ دار صرف ملکہ ہے البتہ ان سب معاملات میں زینت بیگم عائزے کا خاص خیال رکھ رہی تھی دن رات ان کے پاس رہ کر ہر غذا سے لے کر دوا تک کا مکمل خیال رکھتی حسان زینت بیگم سے ہمیشہ کی طرح بہت مطمئن تھا۔عالیہ آپ عائزے کے سامنے مت آیا کریں آپ کو دیکھ کر ہی شاید اس کی طبیعت سنور نہیں رہی میں مزید اس کو ایسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ہاتھوں کی انگلیوں کو اپس میں مسلتے ہوئے حسان ملکہ سے گفتگو کر رہا تھا۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ کیا۔۔۔آپ کیا سمجھنے لگے ہیں کہ میں اس کی دشمن ہوں کیا میں اس کو ٹھیک ہوتا نہیں دیکھنا چاہتی۔ملکہ کو حسان کی باتوں سے شدید دھچکا لگا تھا۔سر اثبات میں ہلاتے ہوئے حسان وہاں سے چلے گئے انہوں نے ملکہ کی ساری بات کو جیسے نظر انداز کر دیا۔

کیا میں اندر آجاؤں،؟؟؟ ملکہ عایزے کے کمرے کا دروازہ بجاتے ہوئے پوچھنے لگی۔جی امی جان اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے؟ عائزے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی ملکہ کی آواز پر اٹھ بیٹھی زینت بیگم جو کہ اہزے کا سر دبا رہی تھی۔ملکہ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے باہر بھیج دیا۔عائزے تمہیں کیا پریشانی ہے چندہ ایسا کیا غم ہے جو تمہاری صحت کا دشمن بن چکا ہے چندا مجھے بتائیں۔۔۔۔آپ کی یہ حالت ہم سب کے لیے بغاوت بنتی جا رہی ہے آپ کے ابا حضور کو لگتا ہے کہ آپ کی طبیعت کی ذمہ دار میں ہوں اگر آپ میری اس رات کی بات سے ابھی تک ناراض ہے تو ہم آپ سے معافی مانگتے ہیں آپ ہمیں معاف کر دیں ملکہ نے عائزے کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔عائزے نے جھٹ سے ملکہ کے گلے لگی اور بھوری آنکھوں سے ابشار بہانہ شروع کر دیے۔۔چندا کیا ہو گیا ہے رو کیوں رہی ہیں اپ مجھے بتائیں میری جان نکلی جا رہی ہے؟؟؟, ملکہ نے عائزے کی کمر سلاتے ہوئے اس کے آنسو صاف کئے۔یہ امی مجھے زمن سے ملنا ہے آپ مجھے ان سے ملوادیں میں نے ابو سے کافی بار کہا ہے مجھے ان کے پاس لے جائیں مگر امی حضور وہ ان کو میرے پاس لے کر نہیں آتے آپ ان کو منایئے نا امی جان میں مر جاؤں گی ایسے۔۔

۔۔وہ ہچکیوں سے بھرے بھرے آبشارا بھی بھی رواں دواں کیے ہوئے تھی ہم ایسا نہیں کر سکتے ایزل ائزل۔۔۔۔اگر میں نے آپ کی ملاقات ان سے کروائی تو آپ کے ابا حضور بھی میری بھی جان لے لیں گے وہ ہر گز نہیں چاہتے کہ آپ ان سے کسی بھی ہمدردی کا کوئی تعلق رکھے اور اسی میں آپ کی بھی بہتری ہے جانتی ہوں امی جان وہ نہیں چاہتے کہ ان کی بیٹی خوش رہے کیونکہ ان میں ان کی عزت نفس مجروح ہو گی کہ ان کی صاحبزادی ایک عام باشندے سے کسی بھی تعلق میں رہے۔۔۔ایک دن ان کے دکھاوے کی وجہ سے وہ مجھے کھو دیں گے۔

آیئے شاہ زمان صاحب اتنے دنوں بعد آج غریبوں کے آشیانے میں قدم رکھے ہیں ہم جیسے تو ترس جاتے ہیں آپ جیسوں سے ملنے کے لیے زمن کو دواخانے میں داخل ہوتے دیکھ کر عدیل نے مسکراہٹ دباتے طنز اچھالے۔۔تو تمہیں بھی چاہیے کہ میری آمد پر پھولوں کے فرش بچھا دو جواب دیتے ہوئے وہ عین اس کے سامنے ایک کرسی پر براجمان ہو گیا۔۔تمیں پھولوں کی کیا ضرورت ہے زمن تمہارے قبضے میں تو پورا چمن آنے والا

ہے کرسی پر ٹیک لگاتے ہوئے عدیل کا انداز شرارتی تھا وہ کیسے میں کچھ سمجھا نہیں۔؟؟؟
درمیان میں پڑی میز پر دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے ٹکاتے ہوئے ابرو اچکائے۔ مطلب
صاف ہے شاہ زمان کے وہ ائزے مطلب شہزادی ائیزل تمہاری محبت میں گرفتار تھی
مجھے فرا نے بتایا تھا وہ تمہیں پسند کرتی ہے دماغ خراب ہے فرا کا اور رہی بات عائزے کی وہ
بس کچھ دن کے لیے ہماری مہمان تھی اور ان کو یہ بانسری کی آواز پسند تھی محض اور کچھ
نہیں اور کیا تمہیں لگتا ہے کہ کوئی شہزادی مجھ سے محبت کر سکتی ہے؟؟؟ زمن کیا تم نے
خود پر کبھی غور نہیں کیا.. کیا تمہاری کالی آنکھیں تم ان کالی آنکھوں میں نہیں دیکھتے
تمہاری کالی سی آنکھیں ہر لڑکی کو اپنا دیوانہ بنا سکتی ہیں عدیل نے زمن کو ائزے کی محبت کا
احساس دلانا چاہا۔ کیا تم شہزادی ائیزل سے محبت نہیں کر سکتے۔ ہاں کر سکتا ہوں میں بھی
کر سکتا ہوں عدیل نے جب زمن کے ارادوں کو جانچنا چاہا تو اس نے جواب دیا مگر میں
عائزے سے عشق کر سکتا ہوں شہزادی ایزل سے نہیں۔۔ کیا آپ حکیم عدیل ہیں دو
سپاہی اس دواخانہ میں داخل ہوئے ہوتے ہوئے ان کی گفتگو میں خلل ڈالی۔ جی میں
ہوں۔،، عدیل اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے ان کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اپ کو
ہمارے ساتھ محل میں چلنا ہے ان میں سے ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر بات کی۔۔ مگر

کس لئے ؟؟میں نے کیا کیا ہے ؟؟؟عدیل پریشان ہوا.. جبکہ زمن اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے بغور ان کی باتیں سن رہا تھا حکیم صاحب آپ کے پاس آئے ہیں تو کسی کا علاج ہی کروانا ہو گا اس میں کچھ کرنے کرانے والی تو کوئی بات نہیں۔۔عدیل کی جان میں جان آئی سپاہی کی بات سن کے جبکہ زمن نے اس کی بے وقوفی پر مسکراہٹ ضبط کی زمن تم بھی چلو میرے ساتھ عدیل نے دوائیوں کا تھیلا اٹھاتے ہوئے کہا۔۔جاؤ تم۔۔۔تمہیں بلایا ہے میرا کیا کام ؟؟؟زمن نے صاف صاف انکار کیا۔ نہیں،،،،اتنے دنوں کے بعد تو تم آئے ہو ہم ٹھیک سے ملے بھی نہیں ابھی تو تم چلو میرے ساتھ کچھ وقت گزار لیں گے ایک ساتھ انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے ضد کی وجہ سے وہ دونوں ایک ساتھ سپاہیوں کے ساتھ سفر پر نکلے زمن تم تو شہزادی سے مل چکے ہو بلکہ رہ چکے ہو۔میری بھی خواہش ہے کہ میں محل میں کسی شہزادی سے مل سکوں دعا کرنا یہ خواہش پوری ہو جائے عدیل نے زمن کو چپ بیٹھے دیکھ کر مذاق کرنا چاہا۔۔اگر فرا کو پتہ لگا تو تمہاری خواہش کے ساتھ ساتھ تمہاری سانسیں بھی ختم کر دے گی زمن نے اس کے ارادوں پر صاف صاف پانی پھیر دیا۔۔۔

سپاہی گھوڑوں کے ساتھ ہی محل کے دروازوں پر رکے زمن اور عدیل بھی اترے اور محل پر نظر ڈالی سپاہیوں نے ان کو اندر آنے کو کہا۔دروازے سے داخل ہوتے ہی وہ لوگ باغیچے میں داخل ہوئے وہاں کالے سے لے کر سرخ رنگ تک کے سارے پھول ایک دوسرے کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے تھے باغیچہ کے درمیان میں سے قالین شدہ فرش تھا جس پر چلتے وہ محل کے صحن میں آ پہنچے اتنا بڑا محل ل ل۔۔۔مجھے تو لگتا ہے یہاں پر پورا خزانستان رہائش کر سکتا ہے اور دیکھو نہ زمن کتنا حسین ہے یہ۔۔۔۔کیا تمہیں پسند نہیں آیا۔عدیل ہر ایک چیز کا بغور معائنہ کر رہا تھا جبکہ زمن کو ایک جگہ بت کھڑا پایا بڑے صرف محل ہوتے ہیں ان میں رہنے والی شخصیات کے دل اور سوچ اتنی ہی چھوٹی ہوتی ہے انسان کے لیے خوش رہنا ضروری ہے خوش رہنے کے لیے محل نہیں خیر تم جس کام کے لیے آئے ہو وہ کرو اور چلتے ہیں۔زمن کے بات سن کر عدیل بس منہ بسور کر رہ گیا۔ملکہ ہم نے آپ کو جس حکیم کے بارے میں بتایا تھا ہم اس کو لے آئے ہیں ایک سپاہی نے جا کر ملکہ عالیہ کو اطلاع دی۔اچھا آپ ان کو لے کر آئیں اندر میں تب تک ایزل کو اٹھاتی ہوں۔۔۔ائزل اٹھو میرا بچہ باہر حکیم صاحب آئے ہیں آپ ان سے دوائی لے لیں ملکہ نے عائزے کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے صدا لگائی۔مجھے کسی سے کوئی علاج نہیں

کروانا ایک ہفتے سے میں روز بروز حکیموں سے ہی مل رہی ہوں اور وہ کیا کرتے ہیں امی جان کچھ بھی نہیں کرتے بس چار چار دوائیوں کے تھیلے تھما کر چلے جاتے ہیں جن سے میرے منہ میں زہر بنتا جا رہا ہے مگر اب نہیں اگر ٹھیک ہونا ہو گا تو میں ایسے ہی ہو جاؤں گی ائزے بستر پر واپس لیٹی اور اپنے اوپر کمبل ڈال لیا۔۔ کیا آپ چاہتی ہیں میں روز روز آپ کے ابا حضور سے ذلیل ہوتی پھروں۔ اگر ایسا نہیں چاہتی تو حسان کے آنے سے پہلے پہلے اس حکیم سے اپنا علاج کروالیں بس یہ آخری بار ہے اس کے بعد آپ جلد صحت یاب ہو جائیں گی ملکہ نے عائزے کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا عائزے نے بس اثبات میں سر ہلا دیا ملکہ کمرے سے نکل کر باہر آگئی۔ ملک عالیہ آپ سے کوئی ملنے آیا ہے جلد از جلد آپ کو اطلاع دینے کے لیے کہا ہے۔ سپاہی نے اطلاع دی اچھا آپ جائیں میں آرہی ہوں اور ہاں بات سنو حکیم کو عائزے کے کمرے میں بھیج دو تب تک ہم بات سن کر آتے ہیں۔۔ اور بادشاہ کے آنے پر کوئی ضرورت نہیں ہے ان کو بتانے کی کہ ہم سے کوئی ملنے آیا تھا اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو،،،،،،،جی ملکہ جیسا آپ چاہے۔ سپاہی نے گردن جھکا کر منظوریت اپنائی ملکہ سیڑھیاں اترتی ہوئی صحن کی طرف بڑھتی چلی گئی زمان اور عدیل عائزے کے کمرے میں پہنچے عائزے مخالف سمت میں منہ پر کمبل ڈالے نیم بے ہوش

حالت میں سو رہی تھی عجیب ملکہ ہے یہاں کی ہمیں یہاں بھیج کر خود غائب ہوگئی یہ تو یہاں جن کا علاج کرنا ہے وہ آرام فرما رہی ہیں عدیل منہ بس اڑتے ہوئے زمن کے کان میں سرگوشی کی اچھا عدیل صاحب اب وقت برباد نہ کریں مریض کا معائنہ کریں اور گھر کی راہ لیتے ہیں مجھے نہیں لگتا ہمیں زیادہ دیر یہاں رہنا چاہیے عدیل نے اگے بڑھ کر عائیزے کہ منہ سے کمبل ہٹایا۔ انکھیں کھلی کی کھلی ہی رہ گئی جیسے کسی نے جمل کر دی ہو ہوا کی لہروں نے ایزل کے چہرے کو چھوا تو آنکھوں کی پلکے ایک دوسرے سے جدا ہوئی اور نیند کا دامن چھوڑا۔ عدیل نے چھوٹے چھوٹے قدم گھسیٹتے ایک فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا عائزے کی نظر عدیل سے ہوتی ہوئی اپنے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے براجمان شخص پر پڑی ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری دل جھوم جھوم اٹھا تھا اور آنکھوں میں بے یقینی تھی عائزے کے ساتھ ساتھ سامنے والے شخص کے بھی ہوش اڑ چکے تھے وہ ہواؤں میں اڑتی ہوئی بیڈ سے تیز ہوکے کی طرح اتری کچھ قدموں کا فاصلہ تیزی سے ختم کیا اور سامنے کھڑی شخصیت کے گلے جا لگی۔ زمن یہ یہ سچ سچ میں تم ہو نا نئ نئ میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں ایسے کیسے ہو سکتا ہے وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں سے چھو رہی تھی عایزے کی آنکھیں نم ہوئیں وہ زمن کے چہرے کو ہاتھوں کے بنے پیالے میں قید کیے ہوئے تھی

میں نے تمہیں بہت کیا یاد کیا کیا تمہارا دل نہیں کیا مجھ سے ملنے کو زمن خاموش کھڑا تھا مگر وہ جذبات میں بہتی چلی جارہی تھی ۔۔وہ بھول چکی تھی کہ ان دونوں کے علاوہ وہاں پر کوئی تیسرا ابھی موجود ہے جو بیچارا صدمے کا شکار بنا ہوا ہے ایک وقت تک سب رک چکا تھا عائزے کی پلکیں جھپکنا بند ہو چکی تھی اگر یہ خواب ہے تو ٹوٹ نہ جائے اس کو اس چیز کا خطرہ لاحق تھا۔اس ساکن وقت میں دروازے پر آہٹ ہوئی اور آنے والے شخص کو دیکھ کر زمن کے کالے سیاہ آنکھیں لال ہوئی جسم میں غصے کی ایک لہر گونجی گلے لگی ہوئی آئیزے کو ایک جھٹکے میں خود سے دور کیا لڑکھڑاتے ہوئے اس غیر ارادی حرکت پر سنبھل نہ سکی اور دور جا گری۔گستاخ خخخخخخ۔۔۔غدارررددر ہماری غیر موجودگی میں یہ حرکت کرتے ہو۔اور وہ بھی ہمارے ہی محل میں۔۔

کافی بہادر رکھتے ہو زندگی سے تنگ تھے تو کیا یہی راستہ ملا تھا بادشاہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے غصے سے غرایا۔۔زمن ابھی تک اپنی مٹھیاں بیچے کھڑا تھا ابا حضور یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ابو یہ تو شاہ زمان ہیں آپ مل چکے ہیں اس سے۔۔ائزے سوچ میں وہ اترا تھی کہ بادشاہ نے یہ کیسے لفظوں کا استعمال کیا ہے۔۔ یہی تو مسئلہ ہے چندا کہ میں اس سے پہلے مل چکا ہوں اگر یہ مجھے اس ملاقات سے پہلے ملا ہوتا تو کب تک اپنے باپ کے پاس ہوتا

غدار کا بیٹا کبھی وفادار نہیں ہو سکتا۔۔۔اور بتاؤ مجھے کن ارادوں سے آئے ہو محل میں ۔کیوں میری صاحبزادی کو استعمال میں لا رہے ہو بادشاہ کے آخری فقرات میں زمن کے صبر کا پیمانہ توڑا اس کے غصے میں بھینچی ہوئی مٹھیاں کھل گئی۔زبان کو لگام دے بادشاہ حسان!!!!آپ کے سر د بد نما محل میں کھڑا ہوں آپ کے دسترس میں نہیں ہوں میں ۔اور آپ کیا مجھے مارتے آپ کا تو شاید پیشہ ہی یہی ہے قتل کرنا قاتل ہے آپ قاتل،،،، اور آپ جیسوں تک پہنچنے کے لیے مجھے کسی عورت ذات کی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی اور توجہ دیں اپنی صاحبزادی پر میرے عشق میں گرفتار لڑکی کہیں آپ کا قتل ہی نہ کر ڈالے اور،،،،،،،،،،زمن کے فقرات ابھی مکمل نہیں ہوئے تھے جب ائیزے نے آگے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑ سے زمن کا چہرہ روشن کر دیا۔کتنی پاگل ہوں میں جو تم سے محبت کرنے لگی ہوں اور تم تم بھی تو کرتے تھے نا تو کیا تمہارا یہاں محبت کو اس طرح ذلیل کیا جاتا ہے بتاؤ زمن جواب چاہیے مجھے اور تم کس حق سے میرے ابا حضور کو قاتل کہہ رہے ہو وہاں پر موجود ملکہ اور حسان نے ائزے کو اس طرح کے غصے میں آج سے پہلے کبھی کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔ قاتل کو قاتل ہی کہوں گا شہزادی ایزل۔۔ایک ایک لفظ پر جو دیتے ہوئے اس کی آواز محل کی دیواروں کے آر پار ہو رہی تھی۔آواز نیچے رکھو شاہ زمان

!!ایک لفظ بھی اگر اور کہا تو حلق سے زبان کھینچ لوں گی تمہاری اور کس گمان میں ہو تم میری جان بچا کر ہم پر حکومت کر سکو گے ہر گز نہیں اگر تم یہی سمجھتے ہو تو مجھے اسی حالت میں ڈال کر وہیں پر چھوڑ کر آ سکتے ہو میں مزید تمہاری احسان مند نہیں رہنا چاہتی اپنے ہاتھوں سے زمن کے گریبان کو پکڑتے ہوئے وہ سخت غصے میں تھی۔ حسان مجھے یہ لڑکا بہت جنونی لگ رہا ہے اگر ہم نے اس کو ایسے آزاد چھوڑ دیا تو یہ بغاوت پر اتر آئے گا سلطنت میں دہشت پھیلائے گا ہمیں اس کو لگام ڈالنی چاہیے ملکہ کی باتوں میں آ کر حسان نے سپاہیوں کو بلا کر زمن کو گرفتار کروا کر قید خانے میں ڈلوا دیا۔۔

نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ ہمارے بھائی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں نہیں نہیں عدیل تم جھوٹ بول رہے ہو سچ سچ بتاؤ کہاں ہے بھائی بتاؤ عدیل عدیل کو چونکے محل سے واپس بھیج دیا گیا تھا اس نے واپس سے سیدھا زمن کے گھر والوں کو اطلاع دینا ضروری سمجھا مگر فرا تو کسی صورت میں ماننے کے لیے تیار نہیں تھی دوسری جانب دارین بھی پریشانی سے براحال کیے ہوئے تھے مگر پھر بھی عدیل نے ان سب کو سنبھال لیا تھا۔۔

آبدار تمہیں ماموں کی بات مان لینی چاہیے تم کب تک ان کے بغاوت کرتے رہو گے اور تمہاری یہ حالت دیکھ کر مجھے تم پر ترس آنے لگا ہے۔ آبدار جعفر شاہ کا بیٹا تھا جعفر شاہ خزانستان کی شمالی جانب بسنے والی سلطنت پر حکمرانی کرنے والا مافیہ بادشاہ تھا اسے انگریزوں کے ایک ایک ملک کے جدید اسلحہ چاہیے تھا جو چاہتا تھا کہ یہ کام اس کا بہادر بیٹا آبدار کریں مگر جب سے اسے اپنے باپ کی اصلیت پتہ لگی تھی وہ اس کے خلاف کھڑا تھا وہ اس کے ہر کام کو خراب کرتا آرہا تھا جب جعفر کے صبر کا امتحان ختم ہوا تو اس نے اپنے بیٹے کو آبدار کو ہی قید خانے میں ڈال دیا تا کہ اپنے کاموں میں اور مقصد میں کامیاب ہو سکے۔

عشاء تم نہیں جانتی نہ کہ میں یہاں کس جرم میں قید ہوں

۔ہاں میں نہیں جانتی مگر ماموں ٹھیک کام ہی کہہ رہے ہوں گے ضرور تمہاری ہی کوئی فالتو ضد ہے لگی ہو گی بہتر ہو گا کہ تم ان کی بات مان لو ورنہ ساری زندگی یہی غلطے سڑتے رہو گے۔ عشاء ابھی ان سب باتوں سے انجان تھی مگر جانے انجانے میں آبدار کو منانے آئی تھی کہ وہ جعفر کی بات مان لے۔ تم جاؤ یہاں سے جو کرنا ہو گا میں خود کر دوں گا اور تم بار

بار قید خانے میں مت آیا کرو یہ نہ ہو وہ میرے ساتھ تمہیں بھی اسی قید خانے میں ایک دن بند کردیں۔ عجیب کوئی پاگل بندے ہو تم، میں تو یہاں تمہاری عیادت اورافسوس کرنے آئی تھی معصوم سی شکل بناتے ہوئے عشاء نے ابدار کو اپنی صفائی دی۔ قید خانے کے دیواروں میں آبدار کا زوردار کے قہقہہ گونجا۔ کیا ہوا ہنس کیوں رہے ہو عشاء نے آنکھ کے ایک ابرو کو اچکاتے ہوئے پوچھا۔ عشاء اب تم بتاؤ ہنسو نہ تو اور کیا کروں وہ جو ہنس کر لوٹ پھوٹ ہو رہا تھا سیدھا ہو کر اس کے سامنے کھڑا ہوا کیوں اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے عجیب کوئی پاگل انسان ہو تم۔۔۔

ماموکی صاحبزادی تو بن گئی ہو کاش اتنا تیز دماغ بھی لے آتی۔ عیادت ہمیشہ بیمار لوگوں کی جاتی ہے اور افسوس مرے ہوئے لوگوں کا اور میں تو خدا کے کرم سے صحیح سلامت ہوں ۔نا بیمار ہوں اور نہ ہی مرا ہوں کیوں مارنے پہ لگی ہو۔۔۔اواچھا معذرت مجھے نہیں پتہ تھا عشاء اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے شرمندہ ہوئی تھی۔۔اچھا چلو شاباش جاؤ یہاں سے تمہارے ماموں نے دیکھ لیا تو کہے گے کہ میں ان کی بھانجی کو خراب کر رہا ہوں۔ آبدار نے ایک آنکھ دباتے ہوئے اسے جانے کے لیے کندھوں سے پکڑ کر موڑا تم بھی کوئی عجیب پاگ۔۔۔۔۔ہاں ہاں میں جانتا ہوں کہ میں بھی کوئی عجیب پاگل انسان

ہوں۔۔۔آپ جاؤ یہاں سے آبدار نے عشاء کے فقرات کو مکمل کیا اور وہ پیر پٹکتے وہاں سے چلی گئی۔اف یہ لڑکی کتنی معصوم ہے عشاء کے جاتے ہی اس نے اپنے آپ سے کلام کیا۔

کیا کرنے آئی ہو اب یہاں قدموں کے آہٹ محسوس کرتے اس نے تلخ لہجے میں پیچھے مڑ کر کہا۔دیکھنے آئی ہوں کہ محبت کی سزا تم کس کس صورت میں دیتے ہو عائزے کی آنکھوں میں نمی تھی شاید اس کا سارا غصہ تھم چکا تھا۔تو آپ کیا چاہتی ہیں شہزادی عائزل کہ آپ کی محبت میں غرق ہو کر میں اپنے برسوں پرانے مقصد کو ضائع جانے دوں زمن کا لہجہ سخت سے سخت ہوتا چلا جا رہا تھا کیا تمہارا مقصد ہمارے محل میں آکر ہمارے ابو کی بے عزتی کرنا تھا چند قدموں کے فاصلے کو سمیٹتی ہوئی وہ مزید اس کے قریب آئی۔میرے خیال میں شاید تم نے اس وقت سنا نہیں تھا کہ وہ ایک قاتل ہے میرے باپ کا قاتل۔ عائزے کے بازو کو پکڑتے ہوئے وہ زوردار آواز میں غرایا۔اگر یہ بات ہے تو تم بھی سن لو کہ ایک غدار کو مارنے والے کبھی بھی قاتل نہیں ہوتے بھوری آنکھوں سے گھورتے ہوئے وہ بھی تیش میں آئی۔زمن نے اس کے بازو کو پکڑتے بالکل اپنے سینے سے لگاتے

ہوئے اس کے بالوں کو اپنے ہاتھ کی مٹھی میں بھینچ لیا اور اس کے بالوں پر اپنی پکڑ سخت کرتا گیا یہاں تک کہ وہ درد سے کراہ اٹھی اگر تم نے ایک بھی بار اور غدار کا لفظ استعمال کیا تو میرا ہاتھ تمہارے بالوں سے ہوتا ہوا گردن تک پہنچنے میں دیر نہیں لگائے گا۔ زمن چھوڑو مجھے تکلیف ہو رہی ہے عائزے اس کے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھ کے دور ہونے کی ناکام کوشش کی۔ محبت کرتی ہوں نا مجھ سے پھر ایسے کیسے چھوڑ دوں اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتے ہوئے کہا۔ ہاں کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی ائیزل حسان کبھی اپنی پسند نہیں بدلتی چاہے اس کی پسند ہزار رنگ بدلے۔ وہ سر اٹھاتے زمن کی آنکھوں میں دیکھتی رہی اور اگر میں کہوں کہ میں نہیں کرتا تو۔۔۔۔۔۔ زمن نے سوال کیا۔ تو میری بد دعا ہے کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے ایک لفظ پر زور دیتے عائزے نے اپنی ہاتھ سے اس کے جبڑے پھر چے تو ٹھیک ہے میں تمہاری بد دعا کو قبول کرتا ہوں عائزے کو خود سے دور کرتے دھکہ دیا۔

ائزے کی بھری آنکھوں سے آبشار بہنا شروع ہوئے اور وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے محل کی طرف چلی آئی۔ دل نہیں مان رہا ورنہ میں تجھے بھولنے کے حق میں تھا۔ بالوں میں سے نکلی پن کو دیکھتے ہوئے زمن نے خود سے کلام کیا جو اس نے عائزے کے بال دبوچتے

ہوئے بڑی چالاک سے نکال لی تھی تاکہ وہ قید خانے کے دروازے کا تالا کھول سکے کچھ دیر گزرے تو سب سپاہی نیند کی وادیوں میں ڈوب چکے تھے۔ زمن نے اپنے کوٹ کی جیب سے پن نکالی اور تالے کی طرف قدم بڑھایا جب اسے کسی اور کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تو اس نے وہ پن واپس کوٹ کی جیب میں رکھ دی

زمن نے نظرے اٹھا کر دیکھی تو سامنے ایک شخصیت کھڑی تھی جو سر سے لے کر پاؤں تک کالے لباس میں مزین تھی پورا جسم اس لباس سے ڈھکا ہوا تھا یہاں تک کہ ہاتھوں پر بھی کالے دستانے پہنے ہوئے تھے مگر شاید وہ آنکھوں کو چھپانا بھول چکا تھا زمن اس کی آنکھوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔ جب اس نے اپنی بات شروع کی۔ زمن ہم جانتے ہیں تو مشکل میں ہو اپنے باپ کے قاتل کو سامنے پا کر بھی تم اس کا کچھ نہیں کر سکے تمہاری تکلیف کو میں ہم سمجھتے ہیں ہم یہاں سے نکلنے میں تمہاری مدد کریں گے تاکہ تم بادشاہ حسان کو مار کر اپنا بدلہ پورا کر سکو اور تمہیں ایسا کرنا ہوگا تمہیں اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینا ہوگا تاکہ ان کی روح کو سکون ملے اس نقاب پوش شخصیت کی آواز سے اتنا تو اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ بادشاہ کو زندہ نہیں دیکھنا چاہتا جو کہ صاف ظاہر تھا۔ مجھے جو کرنا ہوگا میں اپنے دم پر کرلوں گا آپ کے احسان تلے دبنے کی میں ہمت نہیں رکھتا اور اگر آپ کو ان سے

کوئی تکلیف ہے تو جا کر منصوبے بنائے میں آپ کے استعمال میں ہر گز نہیں آؤں گا زمن نے سامنے کھڑی شخصیت کی مدد کو ٹھکرا دی۔ نقاب ہونے کے باوجود بھی اس کی سکورتی آنکھوں سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ شخص اندر سے تنزیہ ہنس چکا ہے۔ دیکھو اپنا مقصد تو ہم خود ہی پورا کر دیں گے مگر تم نے ہم سے ہاتھ نہ ملا کر غلطی کر دی۔۔۔ ابھی بھی وقت ہے غلطی کو سدھار لو۔ نقاب پوش زمن کو چکانا چاہا۔ اگر تم اکیلے ہی کچھ کر سکتے ہو تو اسی محل کے قید کھانے میں رہ کر اپنا بدلہ پورا کر کے دکھاؤ نقاب پوش نے زمن کو غصہ دلانا چاہا مگر شاید وہ پر سکون تھا میں اپنا کام اکیلے ہی کر لوں گا اور میرے اس کام کے ختم ہونے تک تمہارے پاس مہلت ہے میں مقصد پورا کرنے کے بعد تمہارے چہرے کا نقاب ضرور ہٹاؤں گا کیونکہ تم جیسے غداروں کی وجہ سے کچھ لوگوں کو بغیر قصور قتل ہونا پڑتا ہے اور اب جاؤ یہاں سے پہلے میں اس سے پہلے کہ میں سپاہیوں کو جگہ دو رزمن نے نقاب پوش کو دھمکی دی کہ وہ قید خانہ چھوڑ کر جائے اور وہ اپنا کام کر سکے اس کی کوشش کامیاب ہوئی اور اس کے جاتے ہی زمن نے پن سے تالا کھولنا شروع کر دیا کچھ دیر میں تالا کھل چکا تھا زمن دبے ہوئے قدموں کے ساتھ سپاہیوں کی موجودگی میں بھی بڑی

ہوشیاری سے محل میں داخل ہو چکا تھا اور اب اس کا رکھ رخ بادشاہ حسان کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔۔

زمن بادشاہ کے کمرے کے قریب پہنچا ہی تھا۔جب اسے اپنے سر پر ایک بھاری شے بجتی ہوئی محسوس ہوئی سر کے پیچھے ہاتھ لگا کر دیکھا تو خون نکل رہا تھا۔اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور اگلے کچھ لمحوں میں وہ بے ہوش ہو چکا تھا جب اس کی آنکھ کھلی تو کچھ نقاب پوش لوگ اسے لوہے کی کڑیوں میں قید کیے ہوئے ایک بگی میں لیے جا رہے تھے سر پر گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں کھل نہیں رہی تھی سامنے کا منظر اسے ابھی بھی اندھیرے میں ڈوبتا ہوا نظر آ رہا تھا اسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ ان لوگوں سے منہ ماری کر کے خود کو آزاد کر کے وہاں سے بھاگ سکے۔آدمیوں نے اسے سہارا دیتے ہوئے ایک زمین کی تہہ کے نیچے بنے ہوئے کالی دیواروں کے کمرے میں لے کر ڈال دی جہاں پر ایک سیاہ تخت پر ادھیڑ عمر کا شخص تخت کی سائیڈ پر بنی جگہ پر انگلیوں کو حرکت دے رہا تھا۔نقاب پوش لوگوں نے زمن کو اس کے آگے پھینک دیا وہ جو ابھی ہوش میں بھی نہیں آیا تھا لڑ کھڑاتا ہوا اس کے تخت میں جا بجا اور اس کے منہ سے بھی خون نکلنے لگا۔تخت پر براجمان ہوئے آدمی نے زمن پر گرم پانی ڈالنے کا حکم دیا کچھ ہی دیر

میں وہی نقاب پوش ایک کڑاہی میں تیز ابلتا ہوا پانی لے کر آئے اور اسے زمن کے اوپر ڈال دیا زمن درد سے کرا اٹھا اس کی ہڈیاں پگھل کر ایک دوسرے میں پھوس تو ہو رہی تھی جسم سے دھوئیں نکل رہے تھے۔ تخت پر بیٹھا آدمی اتر کر زمن کی طرف بڑھنے لگا میں نے سنا ہے بہت گرمی بھری ہے تیرے اندر جو تو بادشاہ کے سامنے بھی نہیں گھبرایا ۔۔۔وہ کیا کہا تھا،،،ہاں شاہ زمان!!!!! شاہ زمان ہو نا تم مجھے ایسے ہی نوجوانوں کی ضرورت ہے اگر تم عیش سے زندہ رہنا چاہتے ہو تو تمہیں میرا ہر وہ کام کرنا ہو گا جو میں کہوں گا زمین پر اپنے پنجوں کے بل بیٹھے زمن کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑے وہ اس سے مخظ گفتگو تھا۔اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری ہر بات مانوں گا تو یہ غلط فہمی دور کر دو۔ میں تمہارا اغلام نہیں ہوں۔زمن نے صاف صاف انکار کر دیا۔میں جانتا تھا تم ایسے نہیں مانو گے اس لیے اس کا بھی بندوبست میں نے کر دیا ہے وہ سامنے تالاب دیکھ رہے ہو جو مگر مچھوں سے بھرا ہوا ہے اور صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ ایک لمبے عرصے سے بھوکے ہیں زمن کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے تالاب کی طرف چہرے کا رخ کیا تم جو مرضی کر لو میں تمہارا اغلام نہیں بنوں گا میں موت سے نہیں ڈرتا زمن کی آنکھیں سرخ ہوتی جا رہی تھی۔غصے اور درد کے سبب اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔شاہ زمان میری بات ابھی

مکمل نہیں ہوئی زمن جو اس کی بات کے درمیان بولا تھا اسے روکا۔میں جانتا ہوں تم اپنی موت سے نہیں ڈرو گے اس لیے تالاب سے اوپر نظریں اٹھا کر دیکھو زمن نظریں اوپر اٹھائیں تو اس کو سارا آسمان اپنے اوپر گرتا ہوا محسوس ہوا اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل چکی تھی دارین ن ن ن ن ن۔۔۔زمن جو کب سے زمین بوس پڑا تھا دنیا جہاں کے طاقتیں سمیٹتے ایک زوردار مکہ سامنے بیٹھے آدمی کے پیش نظر کر دیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنے کام نکلوانے کے لیے میری بہن کا استعمال کرنے کی۔۔ زمن غصے سے غرایا۔زبان کو لگام دو شاہ زمان!!! تمہارے حلق سے نکلنے والا ایک بھی اور لفظ تمہاری بہن کی زندگی کی ڈور کاٹ دے گا اور تمہیں اب صرف میرا کام کرنا ہے کیونکہ اس کے علاوہ تمہارے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے....جب تم میرے نقش قدم پر چلو گے تمہاری بہن کی سانس چلتی رہے گی۔ صبح تک تمہیں کام سے آگاہ کر دیا جائے گا اور ہاں میرا نام جعفر شاہ ہے ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو سب سے ہاتھ دھو بیٹھو گے جافر کا نام سنتے ہی اس کے کان تنے بچپن میں اس نے یہ نام اپنے والد سے کئی بار سنا تھا لیکن وہ شخص کیا کرتا تھا اس سے زمن ابھی تک نہ واقف تھا جفر سب کچھ وہاں سے کہنے کے بعد یہ لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے غائب ہو گیا پھر وہی دو نقاب پوش لوگ آئے اور

زمن کو وہاں سے لے کر اس کی دائیں جانب والے کمرے میں بند کر کے سلاخوں سے بنے دروازے پر دوبارہ تالا لگا دیا کیا بات ہے لگتا ہے آج پھر کسی نے جعفر صاحب کی بات نہیں مانی جو وہ لوگ تمہیں بھی یہاں بند کر کے گئے ہیں زمن سلاخوں کو پکڑے باہر دیکھ رہا تھا جب اسے آواز آئی۔ گردن گھما کر دیکھا تو زمن کے سامنے ہی ایک لڑکا کھڑا تھا جو اس کا ہم عمر ہی معلوم ہو رہا تھا اس کو بغور دیکھنے لگا۔ایسے مت دیکھو مجھے میری کزن مجھے کہتی ہے میں بہت حسین ہوں کہیں تم مجھے نظر ہی نہ لگا دو۔۔۔

ویسے میرا نام آبدار ہے میں یہاں کے مافیہ دہشت گرد جعفر شاہ کا بیٹا ہوں جس کو لوگ عابث شاہ کے نام سے جانتے ہیں۔اب اس کا مطلب تو جانتے ہو گے نا تم۔زمن حیرت سے ابدار کو دیکھیں جا رہا تھا جو کہ بغیر پوچھے اپنا تعارف کروانے میں مگن تھا۔تمہیں کہاں سے پتہ ہو گا تم تو شکل سے ہی شریف لگتے ہو۔میں بتاتا ہوں۔اس کا مطلب ہوتا ہے خبیث کام کرنے والا اور مجھے یہ کہتے ہوئے ذرا بھی شرم نہیں آتی کہ میرا باپ ایک خبیث انسان ہے ویسے تمہارا نام کیا ہے؟؟اور تم نے ایسا کیا کیا کر دیا جو تمہیں میرے ساتھ یہاں قید کیا ہے؟؟؟زمن کو کافی دیر تک خاموش پا کر اس سے خود ہی سوال کیا میں شاہ زمان

ہوں خزانستان کے جنگلوں میں رہنے والا ایک عام سا باشندہ تمہیں خبیث میرا مطلب

جعفر باپ نے اپنے کسی کام کے لیے یہاں اغوا کیا ہے۔ اچھا تو میری جگہ وہ تمہیں استعمال

کرے گا اور تم کیا اس کا کام کرو گے ؟؟ ابدار نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔ میری

بہن کی جان تمہارے باپ کے قبضے میں ہے تو اس کے علاوہ میرے پاس کوئی راستہ نہیں

بولتے ہوئے زمن کا سانس پھول رہا تھا ابدار نے زمن کو پکڑ کر وہاں پر قالین پر بٹھایا

کونے میں پڑے ہوئے گھڑے سے پانی کا یہ گلاس لیا اور زمن کے سامنے پیش کیا۔ تو اس

کا مطلب تم اپنی بہن کی جان بچانے کے لیے ہزار بے قصور لوگوں کی جان کو داؤ پر لگا دو

گے۔ پانی کا گلاس زمن کو دیتے ہوئے کہا۔ زمن جو پانی پینے لگا تھا اس کا ہاتھ وہی ساکن ہو

گیا اور وہ آبدار کو دیکھنے لگا۔ جیسے اسے دھچکا لگا ہو۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہو ایک دہشت گرد

یہی کام ہی کروائے گا نا اب کھانا تو بنوانے سے نہ رہا زمن کو حیرت میں دیکھ کر خود ہی

جواب دیا۔ دیکھو بھائی صاحب چاہے میں دہشت گرد کا بیٹا ہوں مگر بہت معصوم ہوں میں

نے آج تک اپنے باپ کے کسی بھی برے کام میں اس کی کوئی مدد نہیں کی یہی وجہ ہے کہ

میں پچھلے پانچ برس سے یہاں قید ہوں۔ آبدار نے بہت سنجیدہ انداز میں اپنا دکھ زمن کو

سنایا۔ دیکھو آبدار مجھے اس بارے میں ذرا علم نہیں اور مجھے اپنی بہن کی جان بھی بچانی ہے میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں جو میں اپنا سکوں زمن نے جیسے ہار مانی ہوئی تھی۔۔۔ اگر تم میرے بتائے ہوئے راستے پر چلو تو میں تمہاری ضرور مدد کروں گا۔ جس سے تم اپنی بہن کو صحیح سلامت یہاں سے لے کر جا سکو گے اور میں اس سلطنت میں امن قائم کروا سکوں گا۔ زمن نے اثبات میں سر ہلاتے اس سے ہاتھ ملایا دونوں میں گفتگو جاری تھی ۔جب سلاخوں کے پیچھے سے کسی کا سایہ دکھا۔ زمن چونک گیا،،، گھبراؤ نہیں میری کزن آئی ہے آؤ میں تمہیں اپنی آفت سے ملواتا ہوں زمن کا ہاتھ پکڑے اسے کھڑا کیا اور قید خانے کے دروازے تک لے آیا۔ کیا کرنے آئی ہو روز تمہیں منع کرتا ہوں اور تم روز چلی آتی ہو کیا سوچیں گے لوگ کہ معصوم دکھنے والی لڑکی روز ایک مجرم سے ملنے چلی جاتی ہے دونوں ہاتھ سلاخوں سے باہر نکالے وہ عشاء کو طنز مار رہا تھا۔۔۔ ہو گیا مذاق اب بکواس بند کرو اور مجھے بتاؤ کب تک ایسے قید رہو گے ماموں کی بات کیوں نہیں مان لیتے۔۔ ابدار کے ہاتھوں کو تھامتے جیسے وہ التجا کرنے آئی تھی۔ جب اس کی نظر زمن پر پڑی۔۔۔ یہ کیا لگتا ہے اپنے ساتھ کسی اور کو بھی ماموں کے خلاف کر چکے ہو زمن کی طرف دیکھتے ہوئے عشاء کو حیرت ہوئی۔ اوہ وہ تو اس کی بات کر رہی ہو عشاء یہ زمان ہے آج سے میرا دوست

ہے اور ہم دونوں مل کر کام کرنے والے ہیں اپ کے ماموں جان کے خلاف زمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تعارف کروایا۔ مطلب اپنے ساتھ اب اس بیچارے کو بھی مرواؤگے عشاء اتنی معصوم کیوں ہو تم ادھر آؤ آج میں تمہاری ساری معصومیت دور کرتا ہوں۔ سلاخوں میں سے ہاتھ نکال کر قید خانے کا دروازہ کھولا جو شاید پہلے سے ہی کھلا تھا اور عشاء کو بازو سے پکڑتے قید خانے کے اندر کھینچا۔ عشاء ادھر بیٹھو میرے سامنے اب قالین پر وہ تو تینوں ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے تھے آبدار نے شروع سے لے کر اب تک کے اپنے باپ کے کالے کارناموں کے بارے میں دونوں کو تفصیلاً بتایا عشاء کی تو آنکھیں کھلی تھی لب بھی ایک دوسرے سے جدا تھے اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہی اٹک چکا تھا۔۔

اب ان تینوں نے مل کر اپنے ملک کے دفاع کے لیے ایک جنگ لڑنی تھی صبح کو اجالا پھیلنے لگا تھا اندھیرا ختم ہو چکا تھا عشاء محل کو جا چکی تھی اور وہ دونوں نیند کا بہانہ کیے زمین پر لیٹے ہوئے تھے۔۔ نقاب پوش وہاں آئے اور زمن کو اٹھا کر جانے لگے جب پیچھے سے ابدار نے روکا سنو مجھے بھی لے کر جاؤ اپنے عابث کے پاس میں تیار ہوں۔ اس کا کام کرنے کے لیے ان دونوں نے اس بات پر بہت حیرت ہوئی۔ مگر دونوں کو وہ جافر کے پاس لے آئے جعفر

دونوں کو سامنے پا کر بہت خوش ہوا اس کو اپنی ترقی دور دور تک نظر آنے لگی تھی۔۔ یہ خزانستان کا مشہور قلعہ ہے ہر سال کی طرح آج کے دن بھی یہاں میلہ منعقد کیا گیا ہے۔ جہاں پر پورا خزانستان جمع ہو گا تم لوگوں کو وہاں پر یہ بم دفن کرنے ہیں جن کو دفن کرنے کے بعد یہ کچھ ہی دیر میں وہاں کے لوگوں کے جسموں کو بوٹیوں میں تقسیم کر دیں گے خزانستان کا نقشہ ان کے سامنے رکھتے ہوئے جعفر ان کو سمجھا رہا تھا دروازے کے پیچھے کھڑی عشاء کے جسم میں خوف کی لہریں پھیل رہی تھی اور اس کا جسم خوف سے کانپنے لگا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ ہتھیاروں سے بھرے صندوقچوں کے ساتھ کالے لباسوں میں مزین تھے۔ جب جعفر نے زمن کو اپنے پاس بلا کر اس کو ایک باصری جتنی لمبی بندوق دی زمن نے آج سے پہلے اس کا نہ تو کبھی استعمال کیا تھا اور نہ ہی دیکھا تھا البتہ آبدار اس ہتھیار سے اچھی طرح واقف تھا زمن کو حیرت میں دیکھ کر جعفر نے اس کا استعمال کرنا سمجھایا ۔ جس کو زمان اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ وہ ایک لشکر کی صورت میں کالے لباسوں میں مزین ہو کر وہاں سے خزانستان کے درباری قلعے تک پہنچے جہاں پر آج میلا منعقد ہونے والا تھا۔ وہاں پر پہنچ کر ابدار کے مشورے کے مطابق انہوں نے اس جگہ دھماکہ کرنے کو سوچا جہاں پر لوگ موجود نہ ہوں تاکہ بم دھماکے کے باعث ان کو کوئی نقصان نہ ہو اور

لوگ بھی وہاں سے چلے جائیں جگہ کا معائنہ کرنے کے بعد قلعے کی پچھلی جانب انہوں نے بم نصب کرنے کا سوچا۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ بم نصب کر چکے تھے جو کہ اگلے لمحے میں پھٹنے والے تھے اگلا لمحہ گزرا ہی تھا کہ جب وہاں تیز دھار دھماکہ ہوا۔ ہر طرف افرا تفری کا عالم مچ گیا سب لوگوں کی چیخ و پکار سے خزانستان کی فضا گونج اٹھی۔۔ امداد کے لیے محل میں سے سپاہیوں کے لشکر روانہ ہو چکے تھے ائزے کو جب معلوم ہوا تو وہ بھی بغیر کسی کو اطلاع کیے۔۔ اپنے کالے لباس میں مزین ہو کر وہاں آ پہنچی۔ سب لوگ قلعے کے سامنے بھاگ رہے تھے کیونکہ دھماکے کی وجہ سے قلعے کی پچھلی جانب آگ لگ چکی تھی جو بہت تیزی سے پھیل رہی تھی۔۔ اور سپاہی اس کو بجھانے کی کاوشوں میں مگن تھے ۔ عائزے دکھ بھری آنکھوں سے معائنہ کر رہی تھی جب اسے ایک عورت کی آواز آئی ۔ کوئی میرے بچے کو بچاؤ کوئی میرے بچے کو بچاؤوووو۔ آگ اس کی طرف بڑھ رہی تھی وہ مر جائے گا چھوڑو مجھے مجھے جانے دو میں نے اپنے بچے کو بچانا ہے وہ عورت چیختے چیلاتے صدائیں لگا رہی تھی اور اسے دو عورتوں نے پکڑے رکھا تھا۔ کیونکہ آگ میں کودنے کے لیے وہ پاگل ہوئے جا رہی تھی۔ ائزے جو اس کو تسلی دیتے ہوئے آگ کی طرف بڑھنے لگی کچھ قدم پیچھے ہوتے ہوئے اس نے ہوا میں ایک زوردار چھلانگ لگا کر آگ سے بنی

دیوار کو پار کیا اپنے پنجوں کے بل وہ زمین پر جا گری۔ جب اس نے بچے کو اوپر اٹھتے دیکھا۔ ائزے سے پہلے ہی ایک کالے لباس میں بند شخص وہاں اسے بچے کو اٹھا کر سینے سے لگائے کھڑا تھا۔ کالی اور بھوری آنکھیں ایک دوسرے میں جذب ہونے لگی تھی عائیزے کو معلوم نہیں تھا کہ سامنے کون ہے جبکہ سامنے کھڑا شخص عائزے کی آنکھیں دیکھتے ہی پہچان چکا تھا آسمان پر کالے بادل امنڈ آئے تھے۔۔ دن کا اجالا رات کے گھپ اندھیرے میں بدل گیا تھا اگلے ہی لمحے میں تیز دھار بارش ہونے لگے جس کے باعث ساری آگ بجھ چکی تھی عورت اپنے بچے کو لے کر جا چکی تھی۔ جبکہ وہ دونوں ابھی بھی ایک دوسرے کی آنکھوں میں غرق ہوئے کھڑے تھے عائزے آگے بڑھ کر زمن کے چہرے سے اس کی پوشاک کو الگ کرتے ہوئے ایک تھپڑ اس کے چہرے پر دے مارا۔

تمہیں شرم نہیں آتی شاہ زمان!!!!! ہم سے لے گئی دشمنی کا بدلہ تم اس معصوم عوام سے لیتے پھروگے. تمہیں تو قاتل کے نام سے نفرت تھی نہ اور تم ان معصوم لوگوں کی جان لینے چلے آئے ہو۔ کیا انسانیت ختم ہو گئی ہے تمہارے اندر زمن کے گریبان میں ہاتھ ڈالے وہ اس پر شدید غصہ ہو رہی تھی۔

مجھے کیا کرنا چاہیے کیا نہیں یہ میں خود سوچوں گا مگر تم ادھر کیوں آئی ہو زیادہ شوق چڑھا ہے مرنے کا زمن نے اپنا گریبان چھڑواتے ہوئے اس کے بازو کو مروڑتے ہوئے اپنے اندر بھیچا۔۔۔عائزے کا رخ دوسری جانب مگر اس کی کمر زمن کے سینے میں قید تھی ہاں ہے مجھے مرنے کا شوق عائزے نے جواب دیا۔

ایک کام کرو پھر۔۔۔۔۔

اپنے چہرے کو ائزے کے کان کے قریب لے جاتے ہوئے کہا۔۔کیا؟؟؟؟

ائیزے نے دوبارہ سوال کیا۔۔

میری آنکھوں میں ڈوب جاؤ اس کے بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے رخ اپنی جانب کر لیا۔۔

ائزل حسان کو آنکھوں میں قید کرنا عام بات نہیں اس کے لیے تمہیں مرنا ہو گا آنکھوں میں غصہ محبت نمی لیے زمن کی کالی آنکھوں کو گھورا۔

کون مارے گا مجھے ؟؟؟ایک آئی بروا چکائی زمن نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی۔۔۔

یہ نیک کام میں خود کروں گی۔۔۔اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ الگ کرتے ہوئے ائیزل پیچھے ہوئی۔

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے لیکن جب تمہیں مرنا ہو تو میری آنکھوں میں ہی ڈوب کر مرنا تمہیں چھونے کا حق نہ تو میں ہوا کو دوں گا اور نہ ہی زمین کو گری ہوئی پوشاک سے منہ ڈھاپتے ہوئے زمن نے بات کی تھی۔ کس چیز کا حق جتا رہے ہو مجھ پر؟؟؟؟

تم نے ہی مجھے بد عادی تھی کہ تم سے مجھے محبت ہو جائے اب محبت کروائی ہے تو انجام بھی بھگتنا پڑے گا ائزالحسان۔۔۔

واہ جی یہاں تو محبت کے گیت گائے جا رہے ہیں ان دونوں کی گفتگو جاری تھی کہ جب وہاں پر ابدار نے اکر رنگ میں بھنگ ڈالے۔عائزے جو زمن کے سینے سے کھڑی تھی آبدار کے آواز پر پیچھے ہونا چاہی مگر زمن نے اس کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے واپس اپنے سینے سے لگایا کیا کر رہے ہیں زمن لحاظ کریں کچھ۔۔۔عائزے شرمندہ ہوئی۔

تمہارے لاکھ سپاہیوں کے لشکر کے آگے بھی میں بس اپنے ارادوں سے ڈرتا ہوں یا تو پھر میرا اپنا ایک دوست کھڑا ہے۔اپنے لبوں سے عائزے کی کان کی لو کو چومتے ہوئے شدت بھرا لمس چھوڑا۔ جس سے ائزے کو پورے جسم میں تھرتھراہٹ اٹھی۔اچھا اچھا یہ سب چھوڑو اور زمن جلدی یہاں سے چلو میرے خبیث باپ کو کسی اور سے خبر ملے اس سے

پہلے ہی ہم نے اس تک پہنچنا ہوگا اور امید ہے کہ عشاء بھی اپنا کام کر چکی ہو گی۔عشاء کے نام پر عائزے نے چونک کر آبدار کو دیکھا تم دونوں عشاء کو کیسے جانتے ہو۔؟؟؟؟ائزے آبدار اور زمن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔لو جی کر لو بات میری کزن ہیں میں کیسے نہیں جانوں گا بھلا ابدار نے ہوا میں ہاتھ لہراتے ہوئے ائزے کو آنکھ اٹھا کر دیکھا۔جہاں تک عائزے کو پتہ تھا عشاء کا کوئی کزن نہیں تھا اس لیے وہ سر جھٹک کر رہ گئی کہ یہ کوئی اور ہو گا عائزے سوچ میں گم ہو کر ساکن کھڑی تھی ابدار اور زمن ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جب ابدار نے کہا ہوش میں آؤ اے شہزادی اور ہمارے شاہ زمان کا ہاتھ چھوڑو ہم نے اور کام بھی کرنے ہیں۔۔زمن اور ائزے جو ابھی تک ہاتھ پکڑے کھڑے تھے ابدار کے یاد دلانے پر چھوڑا۔

کیوں تم لوگوں کو تم لوگوں نے کیا کام کرنا ہے آگے اور کہاں پر بم دھماکے کرنے ہیں اور کتنے معصوموں کی جان لینے کا سوچا ہے؟؟؟

عائزے ابھی بات کر رہی تھی جب زمن نے اپنے لشکر کے دو نقاب پوش لوگوں کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔

عائزے تم جاؤ یہاں سے زمن اسکا ہاتھ پکڑے اسے بھیج رہا تھا۔

نہیں زمن پہلے تم مجھے بتاؤ گے کہ تم یہ سب کیوں کر رہے ہو جہاں تک میں جانتی ہوں تم ایسا نہیں کر سکتے تم میں تو انسانیت تھی نہ پھر تم کیوں لوگوں میں دہشت پھیلا رہے ہو؟؟

عائزے ابھی ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے تم جاؤ یہاں سے۔۔۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی ائزے ضد پر اڑی ہوئی تھی تمہیں میری قسم!!!!!! تم جاؤ یہاں سے زمن نے قسم کا سہارا لیتے ہوئے اسے وہاں سے بھیج دیا زمن اور آبدار نے دو الگ الگ راستوں سے بھاگنے کا فیصلہ کیا۔۔

زمن ایک گلی میں تیز دوڑ لگاتے بھاگ رہا تھا جب اس کے سامنے میں ایک شخصیات آئی یہ وہی شخصیت تھی جو محل میں زمن کے پاس آیا تھا۔ جب وہ قید خانے میں تھا اور اب وہی اس کا راستہ روکے کھڑا تھا۔ میں نے تمہیں کہا تھا شاہ زمان۔۔۔ کہ میرے ساتھ ہاتھ ملا لو اگر اس دن تم نے میری بات مانی ہوتی تو اب تک تم بادشاہ کو مار کر اپنا بدلہ پورا کر چکے ہوتے اور خزانے میں سے مالا مال ہو چکے ہوتے مگر نہیں تم نے میری بات سے نہیں مانی اور سوچو اگر میں یہاں سپاہیوں کو بلا کر تمہیں قید کروا دوں تو کچھ لمحے میں تم پھانسی کے پھندے پر ہو گے۔ نقاب پوش نے شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے زمن کو دھمکی دی۔۔ اور آپ کیا سمجھتی ہیں ملکہ عالیہ!!!!! کہ میں چپ چاپ پھانسی کے پھندے پر

چڑھ جاؤں گا.....زمن نے ایک ایک لفظ پر زور دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔جب کہ سامنے والے شخص اس کو حیرت بھری آنکھوں سے دیکھ رہا تھا حیرت سے مت دیکھے ملکہ میں انسان کو ایک نظر میں پہچان لینے والا انسان ہوں اور آپ کو کیا لگتا ہے کہ آواز اور حلیا بدل کر آپ مجھے دھوکہ دیں گی نہیں ہر گز نہیں میں تو اسی دن آپ کی آنکھوں سے پہچان گیا تھا۔اگر میں چاہتا تو اسی دن آپ کو بے نقاب کر سکتا تھا۔زمن بولے جا رہا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ ملکہ کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ چکا ہے۔

اگر ایسا تھا تو پھر کیا کیوں نہیں ملکہ نے اپنے چہرے سے نقاب کھینچ کر اتار دیا۔

کیونکہ میں جاننا چاہتا تھا کہ میرے باپ کا اصل قاتل کون ہے کیونکہ جس شخص کی آستین میں تم جیسے سانپ پلتے ہوں وہ شخص خود اتنا زہریلا کبھی نہیں ہو سکتا اور میں بہت جلد اس بات کی تہہ تک پہنچ جاؤں گا یا شاید پہنچ چکا ہوں۔

میں نے تو تمہیں بہت بے وقوف سمجھا تھا شاہ زمان!!!مگر تم تو بہت چال باز نکلے لیکن اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم نے یہ سب کر کے بادشاہ کی جان بچالی تو غلط اب بادشاہ کے ساتھ ائزے کا بھی صفایا ہو گا آنکھیں سکھیڑتے ملکہ نے زمن کو عائزے کے نام پر غصہ دلا یا اگر تم نے ائزے کو آنکھ اٹھا کر دیکھا تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے تمہاری آنکھیں نکال دوں

گا اور ایسی موت ماروں گا کہ موت بھی پناہ مانگے گی بندوق کو اپنے کوٹ کی جیب سے نکالتے ہوئے ملکہ کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔

تیر کمان اور تلواروں سے کھیلنے والوں کے پاس بندوق کب سے آئی۔۔؟؟؟ ملکہ کو زمن کے ہاتھ میں بندوق دیکھ کر حیرانی ہوئی تھی کیونکہ خزانہستان میں بندوق صرف اسی کے پاس پائی جاتی تھی جو جافر شاہ کا خاص آدمی ہوتا تھا۔

خیر مرنا تو اسے ہوگا!!!!!

بندوق کو پیچھے ہٹاتے ملکہ عالیہ نے اپنی گھبراہٹ کو غائب کرنا چاہا۔

بھول ہے آپ کی ملکہ عالیہ بادام کھایا کریں ایک تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ۔۔

اگر وقت کی بات ہے تو تمہاری مہلت ختم ہوئی زمن نے اس کو یاد دلایا کہ وہ اسے جلد بے نقاب کرنے والا ہے میں نے تم سے کہا تھا قید خانے میں رہ کر میرا مقابلہ کرو مگر تم وہاں سے فرار ہو گئے اور میدان چھوڑ کر بھاگ گئے اور میدان چھوڑ کر بھاگنے والے کبھی مہلت نہیں دیتے۔۔۔ ملکہ کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ تھی۔

بھیڑیے کی کھال اور تمہاری چال کبھی بھی شاہ زمان پر بھاری نہیں پڑ سکتی۔اور!!!!!

زمن کے بات ادھوری ہی رہ گئی جب اسے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔اس نے

گردن گھما کر پیچھے کی جانب دیکھا۔ ملکہ موقع پاتے ہی اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہی وہاں سے فرار ہو گئی جبکہ زمان اس طرف بڑھ رہا تھا جہاں سے اسے آواز آئی تھی۔۔

میں نے تمہیں وہاں سے جانے کے لیے کہا تھا یہاں تک کہ اپنی قسم بھی دی تھی کیا میں تمہارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا جو تم نے میری بات نہیں مانی زمن نے وہاں جا کر دیکھا تو ائیزے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کے آنکھوں سے ابشار بہا رہی تھی اس کی حالت دیکھ کر صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس نے وہاں پر موجود سب گفتگو سنی ہے۔ ائیزل پر بہت غصہ آ رہا تھا زمن کو۔ مگر اس کی تکلیف کو سمجھتے ہوئے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں سے تھامتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا۔

زمن ایسے کیسے ہو سکتا ہے وہ ایسی ایسا کیسے کر سکتی ہیں زمن وہ وہ تو میری ماں ہے ناوہ ہمیں اتنا بڑا دھوکہ کیسے دے سکتی ہیں صدمے سے روتی ہوئی اس کی آواز بھی اس کا ساتھ چھوڑے جا رہی تھی زمن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ بے تحاشہ رو رہی تھی۔

زمن مجھے بابا کے پاس جانا ہے وہ ان کو نقصان پہنچانے گئی ہوں گی مجھے جانا ہو گا

ائیزے زمن کا ہاتھ چھڑاتے ہوئے وہاں سے جانے کے لیے مڑ رہی تھی۔ کہیں نہیں جائیں گی آپ؟؟؟ کچھ نہیں ہو گا آپ کے ابا حضور کو اور آپ رونا بند کریں جس عورت

کے لیے آپ آج رو رہی ہیں وہ کچھ نہیں لگتی آپ کی نہ وہ آپ کی ماں ہے وہ بس ایک ناگن ہے جو اب تک تم لوگوں کے آستین میں پل رہی تھی تاکہ وقت آنے پر اپنی حکومت کر سکے عائزے کی پہلے ہی اتنی بری حالت ہو رہی تھی جب زمن نے اس پر ایک اور دھماکہ کر دیا تھا۔۔

ایک رات پہلے:

نہیں آبدار تم جانتے ہو میری بہن کی جان تمہارے باپ کے قبضے پہ ہے میں کوئی ایسی حرکت نہیں کروں گا جس سے اس کی جان جائے زمن ابدار کو انکار کر رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ مل کر جفر شاہ کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ابھی آدھی رات سے بھی زیادہ وقت ہے کیوں نہ ہم پہلے شاہ زمان کی بہن کو ہی ڈھونڈ لیں۔۔دونوں کو پریشانی میں مسترب دیکھ کر عشاء نے ان کا مسئلہ سنبھالا وہ تینوں اس پر رضامند ہو کر قید خانے سے باہر نکلے اور ایک سرنگ میں بنے کمروں کی طرف بڑھنے لگے سرنگ بہت لمبی تھی جس میں بے شمار کمرے بنے ہوئے تھے وہ تینوں دبے دبے قدموں سے راستہ طے کر رہے تھے۔۔ابدار یہاں تو بہت زیادہ اندھیرا ہے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔عشاء آبدار کو مخاطب کر رہی تھی

جس کی آواز بھی کانپ رہی تھی۔میں ہوں نہ تمہارے ساتھ تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔عشاء کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامتے ہوئے آبدار نے عشاء کو اپنے قریب کیا گھپ اندھیرے کی وجہ سے وہ آبدار کے بغل میں اپنا سر ٹکائے آگے بڑھ رہی تھی۔پانی پانی پانی وہ اگے بڑھ رہے تھے جب ان کو کسی کے سسکیوں کی آواز آئی۔اور جو کہ پانی مانگ رہے تھے کچھ فاصلے پر ایک کمرے سے دیے کی روشنی بھی ظاہر ہوئی شاید وہاں کوئی موجود تھا وہ تینوں دبے ہوئے قدموں کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ایک بوڑھی عورت زمین پر اوندھے منہ گرے ہوئی تھی اور پانی مانگ رہی تھی زمن نے پاس پڑے گھڑے میں سے پانی نکال کر اس بوڑھی عورت کے سر کو اپنے گود میں رکھتے ہوئے اس کو پانی پلایا۔اس عورت کی سانسوں کی آواز پوری سرنگ میں گونج رہی تھی۔عجیب کوئی پاگل انسان ہے۔۔۔میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ماموں اس قدر بے رحم اور ظالم انسان ہیں وہ ایسے کیسے کسی کو قید میں رکھ سکتے ہیں عشاء اس عورت کے پاس بیٹھتے ہوئے مخاطب ہوئی۔عورت ان کے پاس ہو کر کافی پر سکون ہوئی تھی۔عشاء آپ ان کو لے کر ہمارے قید خانے میں جائیں اور شاہ زمان ان کو لے کر کچھ دیر میں وہاں پہنچتے ہیں مجھے یقین ہے وہ بھی یہیں ہو گی ابدار نے عشاء کو مخاطب کرتے

ہوئے تلقین کی۔عشاءاور عشاءاس عورت کو سہارا دے کر وہاں لیتی قید خانے میں آ گئی

۔شاہ زمان اور آبدار آگے کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔پانچ کمروں کے فاصلے پر ان کو

تھوڑی سی روشنی دکھائی دی۔زمن نے تالا توڑ کر اندر قدم رکھے تو پہلے گھٹنوں پر

سر ٹکائے دارین رو رہی تھی زمن کی آواز پر دارین دوڑتے ہوئے زمن کے گلے آ لگی

۔روئے نہیں میں آ گیا ہوں آپ کو صحیح سلامت یہاں سے لے کر جاؤں گا اور جن

ہاتھوں سے وہ آپ کو یہاں اٹھا کر لایا ہے ان ہاتھوں کو میں کاٹ کر پھینک دوں گا۔۔فرا

کہاں ہے وہ ٹھیک ہے مطلب اس کو کہاں کیا زمن کو بات کرنے کے درمیان فرح کا

خیال ایا کیونکہ دارین وہاں پر اکیلی تھی فرح موجود نہیں تھے تو اس کو گھبراہٹ ہونے لگی

۔۔بھائی وہ عدیل کے ساتھ جنگل میں گئی تھی اور اس کے بعد کچھ لوگ ہماری خفیہ گھر میں

آ پہنچے مجھے مطلب دارین کو یہاں لے آئے بھائی یہ لوگ بہت برے ہیں ہمیں مگر

مچھ کے آگے ڈالنے کا بولتے ہیں دارین روتے ہوئے زبن کو بتا رہی تھی جبکہ زمن کے

غصے سے بازو کے مسلز پھوڑے جا رہے تھے جبکہ رگیں تنی جا رہی تھی شاہ زمان اب

جلدی کریں میں اس عورت کی بھی جانچ پڑتال کرنی ہو گی ہاں تم نے صحیح کہا آبدار ہمیں

یہاں سے جلدی سے جلدی نکلنا چاہیے۔زمن اپنی بہن کو ساتھ لیا آبدار کے ساتھ واپس

قید خانے میں آئے روشنی میں آنے کے بعد اس بوڑھی عورت کا چہرہ چمک دمک رہا تھا بوڑھی ہونے کے باوجود بھی وہ بہت ہی حسین معلوم ہو رہی تھی اس کے بال سرخ لال اور آنکھوں کا رنگ ہلکا بھورا تھا جن کو زمن بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

دیکھیے آپ کو ہم سے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیا آپ ہمیں بتا سکتی ہیں کہ آپ یہاں کیوں قید ہیں ابدار کے پوچھنے پر اس عورت نے اسبات میں سر ہلا یا۔

)ماضی(،،،،،،،،،،،

دیکھیں بھائی صاحب ہم آپ کی ساری زندگی اس چھوٹی سی سلطنت پر راج کریں گے مجھے ایک بہت بڑی سلطنت چاہیے بھائی جان اس کے بعد ہم آہستہ آہستہ باقی سلطنتوں پر بھی قبضہ کر لیں گے۔ جعفر شاہ ایک تخت پر بیٹھا انگوروں کا مزہ لوٹ رہا تھا جب وہاں عالیہ تشریف لائی اور ہمیشہ کی طرح ضد کرنے لگی مجھے ابھی اور بہت کام ہیں مجھے انگریز ملک میں ایک بڑی تعداد میں اسلحہ جات بھجوانا ہے جو کہ پہلے ہی بہت مشکل کام ہے اور اوپر سے حارب شاہ میرے لیے راستہ کا کانٹا بن چکا ہے سب سے پہلے اسے راستے سے ہٹانا ہو گا انگوروں کے گچھے کو پلیٹ میں رکھتے ہوئے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

ایک رات پہلے:

نہیں آبدار تم جانتے ہو میری بہن کی جان تمہارے باپ کے قبضے پہ ہے میں کوئی ایسی حرکت نہیں کروں گا جس سے اس کی جان جائے زمن ابدار کو انکار کر رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ مل کر جفر شاہ کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ابھی آدھی رات سے بھی زیادہ وقت ہے کیوں نہ ہم پہلے شاہ زمان کی بہن کو ہی ڈھونڈ لیں۔۔دونوں کو پریشانی میں مسترب دیکھ کر عشاء نے ان کا مسئلہ سنبھالا وہ تینوں اس پر رضامند ہو کر قید خانے سے باہر نکلے اور ایک سرنگ میں بنے کمروں کی طرف بڑھنے لگے سرنگ بہت لمبی تھی جس میں بے شمار کمرے بنے ہوئے تھے وہ تینوں دبے دبے قدموں سے راستہ طے کر رہے تھے۔۔ابدار یہاں تو بہت زیادہ اندھیرا ہے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔عشاء آبدار کو مخاطب کر رہی تھی جس کی آواز بھی کانپ رہی تھی۔میں ہوں نہ تمہارے ساتھ تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔عشاء کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامتے ہوئے آبدار نے عشاء کو اپنے قریب کیا گھپ اندھیرے کی وجہ سے وہ آبدار کے بغل میں اپنا سر ٹکائے آگے بڑھ رہی تھی۔پانی پانی پانی وہ اگے بڑھ رہے تھے جب ان کو کسی کے

سسکیوں کی آواز آئی۔اور جو کہ پانی مانگ رہے تھے کچھ فاصلے پر ایک کمرے سے دیے کی روشنی بھی ظاہر ہوئی شاید وہاں کوئی موجود تھا وہ تینوں دبے ہوئے قدموں کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ایک بوڑھی عورت زمین پر اوندھے منہ گرے ہوئی تھی اور پانی مانگ رہی تھی زمن نے پاس پڑے گھڑے میں سے پانی نکال کر اس بوڑھی عورت کے سر کو اپنے گود میں رکھتے ہوئے اس کو پانی پلایا۔اس عورت کی سانسوں کی آواز پوری سرنگ میں گونج رہی تھی۔ عجیب کوئی پاگل انسان ہے۔۔۔میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ماموں اس قدر بے رحم اور ظالم انسان ہیں وہ ایسے کیسے کسی کو قید میں رکھ سکتے ہیں عشاء اس عورت کے پاس بیٹھتے ہوئے مخاطب ہوئی۔عورت ان کے پاس ہو کر کافی پر سکون ہوئی تھی۔عشاء آپ ان کو لے کر ہمارے قید خانے میں جائیں اور شاہ زمان ان کو لے کر کچھ دیر میں وہاں پہنچتے ہیں مجھے یقین ہے وہ بھی یہیں ہو گی ابدار نے عشاء کو مخاطب کرتے ہوئے تلقین کی۔عشاء اور عشاء اس عورت کو سہارا دے کر وہاں لیتی قید خانے میں آگئی ۔شاہ زمان اور آبدار آگے کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔پانچ کمروں کے فاصلے پر ان کو تھوڑی سی روشنی دکھائی دی۔زمن نے تالا توڑ کر اندر قدم رکھے تو پہلے گھٹنوں پر سر ٹکائے دارین رو رہی تھی زمن کی آواز پر دارین دوڑتے ہوئے زمن کے گلے آ لگی

۔روئے نہیں میں آگیا ہوں آپ کو صحیح سلامت یہاں سے لے کر جاؤں گا اور جن ہاتھوں سے وہ آپ کو یہاں اٹھا کر لایا ہے ان ہاتھوں کو میں کاٹ کر پھینک دوں گا۔۔فرا کہاں ہے وہ ٹھیک ہے مطلب اس کو کہاں کیا زمن کو بات کرنے کے درمیان فرح کا خیال ایا کیونکہ دارین وہاں پر اکیلی تھی فرح موجود نہیں تھے تو اس کو گھبراہٹ ہونے لگی ۔۔بھائی وہ عدیل کے ساتھ جنگل میں گئی تھی اور اس کے بعد کچھ لوگ ہماری خفیہ گھر میں آ پہنچے مجھے مطلب دارین کو یہاں لے آئے بھائی یہ لوگ بہت برے ہیں ہمیں مگر مچھ کے آگے ڈالنے کا بولتے ہیں دارین روتے ہوئے زبن کو بتا رہی تھی جبکہ زمن کے غصے سے بازو کے مسلز پھوڑے جا رہے تھے جبکہ رگیں تنی جا رہی تھی شاہ زمان اب جلدی کریں میں اس عورت کی بھی جانچ پڑتال کرنی ہو گی ہاں تم نے صحیح کہا آبدار ہمیں یہاں سے جلدی سے جلدی نکلنا چاہیے۔زمن اپنی بہن کو ساتھ لیا آبدار کے ساتھ واپس قید خانے میں آئے روشنی میں آنے کے بعد اس بوڑھی عورت کا چہرہ چمک دمک رہا تھا بوڑھی ہونے کے باوجود بھی وہ بہت ہی حسین معلوم ہو رہی تھی اس کے بال سرخ لال اور آنکھوں کا رنگ ہلکا بھورا تھا جن کو زمن بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

دیکھیے آپ کو ہم سے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیا آپ ہمیں بتا سکتی ہیں کہ آپ یہاں کیوں قید ہیں ابدار کے پوچھنے پر اس عورت نے اسبات میں سر ہلا یا۔

(ماضی)،،،،،،،،،،

دیکھیں بھائی صاحب ہم آپ کی ساری زندگی اس چھوٹی سی سلطنت پر راج کریں گے مجھے ایک بہت بڑی سلطنت چاہیے بھائی جان اس کے بعد ہم آہستہ آہستہ باقی سلطنتوں پر بھی قبضہ کر لیں گے۔ جعفر شاہ ایک تخت پر بیٹھا انگوروں کا مزہ لوٹ رہا تھا جب وہاں عالیہ تشریف لائی اور ہمیشہ کی طرح ضد کرنے لگی مجھے ابھی اور بہت کام ہیں مجھے انگریز ملک میں ایک بڑی تعداد میں اسلحہ جات بھجوانا ہے جو کہ پہلے ہی بہت مشکل کام ہے اور اوپر سے حارب شاہ میرے لیے راستہ کا کانٹا بن چکا ہے سب سے پہلے اسے راستے سے ہٹانا ہو گا انگوروں کے گچھے کو پلیٹ میں رکھتے ہوئے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ تو بھائی اس میں سوچنے والی کیا بات ہے۔ یہ آپ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے چٹکی بجاتے ہی آپ اسے مار سکتے ہیں عالیہ اپنے ہاتھوں کو ہوا میں لہراتے ہوئے اپنے عابث بھائی کو مشورہ دے رہی تھی ۔اگر حارب شاہ ایک عام باشندہ ہوتا تو کب کا مار چکا ہوتا مگر وہ بادشاہ حسان کا اکلوتا بھائی ہے

وہ اتنی آسانی سے اپنے بھائی کے قاتل کو نہیں چھوڑے گا اور پورے خزانستان میں تہس نہس کر دے گا۔ عالیہ کچھ دیر خاموش ہو گئی جس کا مطلب تھا کہ اس کے دماغ میں کوئی شیطانی خیال جنم لے رہا ہے بھائی کیوں نہ ہم بادشاہ حسان کی بیوی ملکہ تعظمین کو اغوا کر کے قتل کر دیں اور کسی طرح الزام حارب شاہ پر ڈال دیں تو بادشاہ حسان خود ہی اسے قتل کر دے گا۔ دوسرے تخت سے اٹھتے ہوئے وہ جعفر کے روبرو کھڑی تھی۔ تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کرنا اتنا آسان ہے۔۔ہاں بھائی صاحب آپ میری بات پر عمل کر کے دیکھیں یہ بہت آسان ہے عالیہ جعفر کی چھوٹی بہن تھی جو کہ اس کے ہر غلط کام ہے اس کا ساتھ دیتی تھی اور وہ دماغ کی جگہ شیطانیت رکھتی تھی اسے کسی سے کوئی سروکار نہیں تھا اسے بس دنیا پر حکومت کرنی تھی جس کے لیے وہ دن رات جافر کا دماغ چاٹتی تھی ملکہ تعظمین عالیہ کی بہت اچھی سہیلی رہ چکی تھی عالیہ کے کہنے پر وہ آج درباری قلعے میں اس سے ملنے آنے والی تھی۔ ائیزل تعظمین کی ننھی سی پری تھی جو صرف کچھ ماہ کی تھی۔ جس کو تعظمین بیگم نے زینت بیگم کے پاس چھوڑ آئی تھی ایک کنیز کو ساتھ لیے تعظمین بیگم قلعے میں آ پہنچی دوسری طرف سے جعفر نے حارب شاہ کو خود سے ملنے کے لیے قلعے میں بلایا تعظمین قلعے میں داخل ہو رہی تھی۔ جب ایک کنیز نے جان بوجھ کر ان کے اوپر

شیرنی گرادی۔ پاگل ہو کر کام کرتی ہو نظر نہیں آتا کچھ ہماری مہمان کا اتنا اچھا لباس خراب کر دیا۔ تعظمین وہیں کھڑی تھی جب عالیہ نے آکر کنیز کو ڈانٹنا شروع کر دیا۔ کوئی بات نہیں عالیہ غلطی انسان سے ہوتی ہے میں جا کر تبدیل کر لیتی ہوں تعظمین نے عالیہ کو پیار سے سمجھایا۔ ملکہ نے تعظمین کو غسل کھانے کی طرف بھیج دیا عالیہ نے ملکہ کو اور کپڑے لے کر دیے ملکہ نے جب کپڑے تبدیل کرنے کے بعد دروازہ کھولنا چاہا تو وہ بند تھا۔

وہ چلاتی رہی مگر ہزار کاوشوں کے بعد بھی دروازہ نہ کھل سکا۔ جب اس نے روشندان کی طرف منہ کیا تو وہاں سے اس کے کپڑے بھی غائب تھے۔۔

آیئے جناب آخر آج بڑی بڑی ہستیوں کو یہاں آنا پڑا حارب شاہ کو داخل ہوتے دیکھ کر جفر نے تنزیہ مسکراہٹ اچھالی بکواس بند کرو تم اور بتاؤ مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔ اگر کوئی فالتو بات ہوئی تو یہی زندہ گاڑ دوں گا۔ جعفر کا گریبان پکڑے وہ غصے میں غرا رہا تھا۔ اتنی بھی جلدی کیا ہے حارب شاہ ابھی تو کھیل شروع بھی نہیں ہوا۔ آپ نے کورٹ کی جیب سے بندوق نکالتے ہوئے جعفر نے حارب شاہ کے منہ کھولتے ہوئے اس کی حلق میں پانچ سے چھ گولیاں اتار دی۔ منھ سے خون کی ندی بہنے لگی اور وہ زمین پر ڈھیر پڑا رہ گیا

جعفر نے حارب شاہ کے کپڑے اتروا کر اپنے ایک ادمی کو پہنوا دیئے اور حارب شاہ کی مردہ لاش کو ایک طرف چھپا کر زمین سے خون صاف کروا دیا دوسری طرف محل میں بادشاہ حسان پاگلوں کی طرح تعظمین بیگم کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

جب اسے زینت بیگم سے معلوم ہوا کہ وہ اپنی سہیلی سے ملنے درباری قلعے میں موجود ہیں بادشاہ کو تعجب ہوا تو وہ ملکہ کو لینے خود ہی قلعے کی جانب چلے آئے عالیہ کے شیطانی چال کے مطابق سب کچھ اس کے مطابق چل رہا تھا۔عالیہ نے ملکہ کے کپڑے کنیز کو پہنا دی مطلب صاف ظاہر تھا کہ دو بحروبیوں کو حارب شاہ اور ملکہ تازمین کے روپ میں لایا گیا تھا جن کو بادشاہ حسان کے منظر کے سامنے ایک گھٹیا صورت میں لانا تھا حسان کو قلعے میں داخل ہوتا دیکھ کر وہ دونوں بہروبئے ایک دوسرے کے قریب آئے اور منصوبے کے مطابق ایک گھٹیا ترین منظر بادشاہ کو دکھانے لگے ان سب کے دوران بادشاہ کی طرف ان دونوں بہروبیوں کے پشت تھی حسان کی غیرت نے مزید گوارا نہ کیا کہ وہ اور یہ منظر برداشت کر سکے۔اپنے پاس کھڑے سپاہی کے کندھے پر لٹکتے ہوئے تیر کو فضا میں بلند

کرتے ان دونوں کی طرف اچھالا جو کہ سید ھانشانے پر جالگا ان دونوں کے جسموں کو آر پار کر چکا تھا۔

ان دونوں کی لاشوں کو جاکر کسی جنگل میں ڈال دو جہاں پر کتے اور بھیڑیے ان کی ایک ایک رگ کو چیر پھاڑ دیں۔

سپاہیوں کو حکم دیتا وہ وہاں سے تن فن کرتا چلا گیا اس کو کاش اس وقت اتنی عقل آجاتی کہ وہ جا کر ان کا چہرہ ہی دیکھ لیتا مگر جوش میں ہوش کھودینا انسان کا ہی کام ہے اور بادشاہ حسان نے وہ کام بخوبی نبھایا بادشاہ کے وہاں سے جانے کے بعد جعفر نے ان دونوں بہروبیوں سمیت حارب شاہ کی لاش کو بھی دور سنسان کھنڈروں میں دفن کروادیا جب یہ سارا معاملہ تعظمین کے پیش نظر آیا تو وہ صدمے میں چلی گئی اور ایک لمبے عرصے تک کوما میں رہی جب ان کو ہوش ہے آیا تو خود کو ایک کال کوٹھری میں پایا جہاں سے وہ کبھی نکل نہ سکی۔ پورے خزانستان میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل چکی تھی کہ حسان نے اپنے بھائی حارب شاہ کی غداری پر اسے قتل کر ڈالا ہے جعفر نے موقع دیکھتے ہی حارب کے گھر آگ لگوادی جس دوران شہناز بیگم اپنے بچوں کو لے کر ایک جنگل میں آبسی جہاں کوئی بشر نہیں رہتا تھا اور اس گھر میں آگ لگنے کا ذمہ دار بھی بادشاہ کو ٹھہرایا گیا۔ جعفر نے بادشاہ کو

بہلا پھسلا کر یقین دلایا کہ ان کو عالیہ سے شادی کرنی چاہیے تا کہ ائزل ماں کی شفقت سے محروم نہ رہ سکے باتوں میں آکر بادشاہ حسان نے عالیہ سے شادی تو کرلی مگر وہ اسے کبھی تازمین کا درجہ نہیں دے سکا کیونکہ تازمین اس کی محبت کی اکلوتی وارث تھی اور اس سے دھوکے کی امید حسان کو ہرگز نہیں تھی اور عالیہ کو بھی اس سے کوئی سروکار نہیں تھا اسے بس صحیح وقت آنے پر حسان کی سلطنت پر قبضہ کرنا تھا۔

حال (گزشتہ رات)۔۔۔۔

سرنگ میں سے نکلنے والی وہ حسین آنکھوں والی عورت تازمین بیگم تھی جس نے روتے ہوئے شاہ زمان کو سارا ماضی بتایا سب کچھ شاہ زمان کے سامنے آچکا تھا کہ کون اصل مجرم ہے آپ فکر نہ کریں ملکہ میں اپنے والد کے قتل کا بدلہ اور آپ پر لگے الزام کا بدلہ چن چن کر لوں گا۔ میں جعفر شاہ اور اس کی شیطانی بہن کو کہیں نہیں چھوڑوں گا میں آپ کو ضرور انصاف دلاؤں گا۔ تازمین بیگم کا ہاتھ تھام زمن نے ان سے عہد کیا۔ نہیں شاہ زمان بیٹا تم عالیہ کو نہیں مار سکتے اگر تم نے ایسا کیا تو تم اس کی بیٹی جیتے جی مر جائے گی۔

تازمین نے عشاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زمن کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ اٹھایا ایک اور راز

ان پر فاش ہو چکا تھا جس کو سنتے ہی عشاء صدمے سے لڑکھڑاتے ہوئے دیوار میں جا لگی تب یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ عشاء ملکہ عالیہ کی بیٹی ہے جب ملکہ عالیہ کے کالے کارناموں سے اس کا شوہر جابر برہان واقف ہوا اور اسے روکنا چاہا تو اس نے اپنے ہی شوہر کو قتل کر ڈالا اور عشاء کو لاوارثوں کی طرح اپنے بھائی کے پاس چھوڑ دیا تاکہ حسان کو شادی کے لیے راضی کر سکے۔

آپ فکر نہ کریں ملکہ میں کسی کے ساتھ نہ انصافی نہیں ہونے دوں گا عشاء کی طرف نظریں گھمائے زمن نے خود سے عہد کیا۔

موجودہ حال۔۔۔۔۔۔۔۔

زمن نے ائزے کو ماضی سے لے کر گزشتہ رات تک کے سارے حالات سے آگاہ کر دیا ایزے کی حالت بری سے بری ہوتی گئی۔اس کا دل کر رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے اور وہ زمن کے گلے سے لگے ہوئے زار و قطار رونے میں مگن تھی۔

شاہ زمان تم ابھی یہیں کھڑے ہو یار ہمارے پاس مزید وقت نہیں ہے میں نے عالیہ کو عابث حویلی جاتے دیکھا ہے اس سے پہلے کہ وہ کوئی نقصان کرے ابدار نے آکر شاہ زمان

اور ایزل کو اطلاع دی تو وہ تینوں اندھا دھن جعفر کی حویلی کی طرف دوڑے۔ کیونکہ اب ان کے پاس وقت بہت کم تھا سب لوگوں کو آبدار نے وہی چھپایا ہوا تھا اگلے ہی لمحے وہ سب جعفر کی حویلی آچکے تھے جہاں پر جعفر اور ملکہ نے سب کو سب کے ہاتھوں کو ہاتھ کڑیوں میں جکڑے ہوئے اپنے سامنے ایک دیوار کے ساتھ باندھا ہوا تھا جس کے بالکل سامنے ہی انگنت مگرمچھ منہ کھولے اپنے شکار کا انتظار کر رہے تھے۔ انسان کتنا ہی خود غرض کیوں نہ ہو مگر اپنی اولاد کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ملکہ عالیہ نے بھی وہی کیا۔ عشاء کو آزاد چھوڑے اس نے سب کو قید کر رکھا تھا۔

اگیا ہے شاہ زمان اور تمہارا غدار بیٹا۔۔

عالیہ نے جعفر کو مخاطب کرتے ہوئے ابدار کی طرف اشارہ کیا۔

عجیب کوئی پاگل عورت ہو تم عالیہ۔۔ میں کہاں سے غدار ہو گیا میں تو تمہارے ذلیل بھائی کا خلیل بیٹا ہوں۔ دو قدم آگے بڑھائے دونوں مٹھیاں ابدار نے دیوار پر ماری۔

اگر ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو مگرمچھ میں ان سب کے درمیان سے وہ دیوار ہٹا دی جائے گی جعفر نے شاہ زمان کے اگے بڑھتے ہوئے قدموں کو روکا۔

جعفر ابھی جیتنے کی خوشی میں اوپر کی طرف دیکھ رہا تھا جب ائزے نے اپنے بے کار نشانہ بازی سے تیر کو فضا میں اچھالا جو فضا میں چلتا ہوا دیوار کے پاس کھڑے نقاب پوش کے نقاب پوش آدمی کے ہاتھ پر جا لگا خوش قسمتی سے وہ نشانہ صحیح جگہ پر جا لگا۔ جس سے دیوار کو ہٹانے کی چابی موجود تھی وہ آدمی سنبل بھی نہ سکا اور تالاب میں گر گیا اور جبکہ عالیہ منہ کھولتی دیکھتی رہ گئی۔ عدیل فرا بھی وہاں پہنچ چکے تھے انہوں نے اگلے ہی لمحوں میں بادشاہ اور تازمین سمیت سب کو آزاد کروایا حسان تو شرم کے مارے ملکہ سے نظریں بھی نہیں ملا پا رہا تھا۔

شاہ زمان نے ایک ٹانگ فضا میں لہراتے ہوئے جعفر کے منہ پر دے ماری جس سے وہ زمین بوس ہوا۔ بالوں سے دبوچتے ہوئے اسے کھڑا کیا شاہ زمان نے اپنے کوٹ کی جیب سے بندوق نکالتے ٹریگر پر ہاتھ رکھے اس میں سے جتنی گولیاں موجود تھیں ساری کی ساری جعفر کے حلق میں اتار دی وہ لڑکھڑاتا ہوا گر ہی راتھا جب زمن نے اسے ٹانگ مارتے ہوئے تالاب میں دھکا دے دیا اور اگلے ہی لمحے تالاب کا پانی سرخ ہو چکا تھا۔

جب ملکہ عالیہ کو اپنے بچنے کی کوئی آثار نظر نہ آئے تو وہ روتے ہوئے سب سے معافی مانگنے لگی سب خاموش کھڑے تھے صرف اور صرف وجہ عشاء کی وجہ سے کہ وہ عشاء کی ماں ہے۔۔۔

نہیں امی جان ہزاروں زندگیوں کو برباد کر کے میں آپ کو جینے کا حق نہیں دے سکتی ۔۔عشاء کی آواز میں نمی کے ساتھ عالیہ کی طرف بڑی آرہی تھی عالیہ اس کے آگے بڑھنے پر پیچھے کی طرف قدم سرکا رہی تھی شاید وہ بھول چکی تھی کہ پیچھے مگرمچوں سے گرا ہوا تالاب موجود ہے تالاب اور عالیہ کے درمیان دو قدم کا فاصلہ موجود تھا جب عشاء نے زمین پر گری ہوئی بندوق اٹھا کر گولی چلا دی اور گولی سیدھا عالیہ کے سینے پر جا لگی اور وہ بھی تالاب نے گرتی ہوئی اپنے انجام کو پہنچ چکی تھی جبکہ عشاء بے ہوش ہو چکی تھی۔

کچھ دن بعد۔۔۔۔۔۔۔

۔سب کچھ بہتر ہو چکا تھا آبدار بھی عشاء کو لے کر محل میں رہائش پذیر تھا اور اس کا خاص خیال رکھتا تھا۔ بادشاہ حسان اور ملکہ تعظمین کے محبت کے تعلقات پہلے سے کافی زیادہ مضبوط ہو چکے تھے بادشاہ نے تعظمین سے رو رو کر معافی مانگی تھی جس کے تحت اس کو

معاف کر دیا گیا تھا۔ زمن کی دونوں بہنوں کی شادی ہو چکی تھی اور شاہ زمان کی شادی کی بھی دھوم مچی ہوئی تھی خزانستان ایک بار پھر سے مہک اٹھا تھا۔

آج ہماری محبت کے داستان مکمل ہوئی عائزل حسان !!! آپ عائیزل حسان سے عائیزل شاہ زمان بن چکی ہیں۔

شاہ زمان زمین پر گھٹنے ٹکا یا ائیزل سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ عائیزل نے اس کے ہاتھ تھام کر اس کو اٹھایا اور محل میں موجود بھری محفل کے سامنے زمن کے سینے میں اپنا سر جھک پاتے ہوئے اوپر منہ اٹھا کر اس کے گالوں پر اپنے لب رکھے۔

ہم آپ کی امانت تھے زمن اور اب آپ کو مل چکے ہیں اور اگر ہماری محبت کے درمیان کوئی آئے گا تو اپنا انجام خود بھی طے نہیں کر پائے گا ہمارے لیے ایک دوسرے کا دیدار کرتے رہنا ضروری ہے وہ دونوں گلے لگے محبت کے گیت گا رہے تھے جبکہ فضا تالیوں سے گونج اٹھی تھی۔۔۔۔۔

تیری صورت کو دیکھتا ہوں میں

داغ دہلوی

تیری صورت کو دیکھتا ہوں میں

اس کی قدرت کو دیکھتا ہوں میں

جب ہوئی صبح آگئے ناصح

انہیں حضرت کو دیکھتا ہوں میں

وہ مصیبت سنی نہیں جاتی

جس مصیبت کو دیکھتا ہوں میں

دیکھنے آئے ہیں جو میری نبض

ان کی صورت کو دیکھتا ہوں میں

موت مجھ کو دکھائی دیتی ہے

جب طبیعت کو دیکھتا ہوں میں

شب فرقت اٹھا اٹھا کر سر

صبح عشرت کو دیکھتا ہوں میں

دور بیٹھا ہوا سر محفل

رنگ صحبت کو دیکھتا ہوں میں

ہر مصیبت ہے بے مزا شب غم

آفت آفت کو دیکھتا ہوں میں

نہ محبت کو جانتے ہو تم

نہ مروت کو دیکھتا ہوں میں

کوئی دشمن کو یوں نہ دیکھے گا

جیسے قسمت کو دیکھتا ہوں میں

حشر میں داغؔ کوئی دوست نہیں

ساری خلقت کو دیکھتا ہوں میں

(ختم شد......)

OWC NHN OWC NHN
NHN
OWC NHN OWC NHN
NovelHiNovel.Com
OWC
OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

خُتم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959